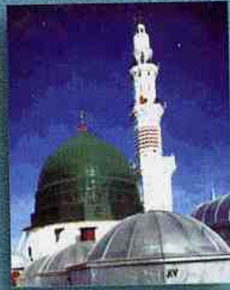
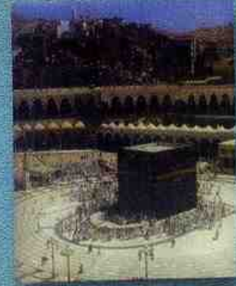






شمس الخیرات

گلدستۂ درود شریف

ترتیب کار

پروفیسر حکیم و ڈاکٹر

سید شاہ محمد غوث محی الدین قادری شرفی

زیر اہتمام حضرت شاہ شرفی ایجوکیشنل سوسائٹی رجسٹرڈ نمبر 1660
حسینی علم بازار کوکہ حضرت سیف الدین شرفی روڈ حیدرآباد۔آندھراپردیش۔انڈیا

نام کتاب : شمس الخیرات

نام مرتب : پروفیسر حکیم وڈاکٹر سید شاہ محمد غوث محی الدین قادری شرفی عرف سادات مرشد
ایم۔اے (عثمانیہ) بی۔یو۔یم۔ایس (علیگڈھ) جی۔سی۔یو۔یم۔جی۔سی۔آئی۔یم (حیدرآباد)
پروفیسر گورنمنٹ نظامیہ طبی کالج (حیدرآباد) ریڈر وصدر شعبۂ فارماکالوجی پوسٹ گریجویٹ اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ (موظف)
وممبر ڈرگس سلکشن کمیٹی انڈین میڈیسن ڈپارٹمنٹ
سجادہ نشین:
اہلیہ محترمہ حضرت سید شاہ شرف الدین قادری (شاہ شرفیؒ)
و
شمس العارفین حضرت سید شاہ شمس الدین حسینی قادری شرفی رحمۃ اللہ علیہ
شرفی چمن سبزی منڈی حیدرآباد

اضافہ شدہ اشاعت دوم: ۱۴۲۴ھ م ۲۰۰۳ء
تعداد اشاعت: تین ہزار
کتابت وطباعت: ایس ایس ایس کمپیوٹر گرافکس 21-1-285 رکاب گنج حیدرآباد فون نمبر 24562636
ہدیہ : تیس روپے (Rs.30/-)

کتاب ملنے کے پتے:
۱ درود شریف ریسرچ سنٹر وقادری کتب خانہ 20-1-350/A بازار کوکہ
حیدرآباد۔آندھراپردیش۔انڈیا پن کوڈ 500064 فون نمبر 24578840
۲ شرفی دواخانہ۔بازار کوکہ۔حیدرآباد۔ آندھراپردیش۔انڈیا۔

ناشرین : حکیم وڈاکٹر سید محمد عبدالرزاق قادری شرفی ریسرچ اسکالر (عثمانیہ)
سید محمد عبدالستار قادری شرفی جنرل منیجر شرفی فارمیسی
حافظ وقاری سید شاہ عبدالصمد قادری شرفی ایم۔اے (عثمانیہ) مولوی فاضل جامعہ نظامیہ واستاذ جامعہ نظامیہ

فہرست مضامین

تقریظ

حضرت علامہ محمد عظیم الدین مدظلہ صدر مفتی جامعۂ نظامیہ

نحمده نصلى و نسلم على رسوله الكريم الامين

وآله الطيبين الطاهرين واصحابه الاكرمين اجمعين

امابعد

اسلامی اعمال حسنہ میں صلاۃ وسلام بحضور خیر الانام علیہ التحیۃ والسلام عظیم نعمت غیر مترقبہ عطیۂ رب ذوالرحمۃ والاکرام ہے کہ خود وحدہ لاشریک لہ اس عمل میں قدسیوں ومؤمنوں کے ساتھ شریک ہے۔ نیز ابتداء اسلام سے ہی اہل دل و اہل قلم اصحاب سینکڑوں صحیفہائے درود وسلام کی تصنیف وتالیف کے ذریعہ سعادت وفیوض سے بہرور ہوئے اور ہورہے ہیں' اس کا سلسلہ تاقیامت جاری رہے گا۔

میری خوش بختی ہے کہ اسی نورانی سلسلہ کی زرین کڑی کا بالاستیعاب مطالعہ کیا جس کو معظمی ومکرمی مولانا حکیم سید شاہ غوث محی الدین قادری شرفی مدظلہ نے بڑی عرق ریزی اور عقیدت ومحبت سے (شمس الخیرات) مشہور و معروف کتب سے یکجا کرکے شائع فرمارہے ہیں۔

بارگاہ ایزدی میں دست بہ دعا ہوں کہ مؤلف کی اس سعی جمیل کو شرف قبولیت عطا فرمائے' آقائے دوجہاں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں منظور ہوکر اس سے استفادہ کرنے والوں کے دارین میں فوز وفلاح کا مژدہ ثابت ہو۔ آمین بحرمۃ سید الانبیاء والمرسلین والحمدللہ رب العالمین۔ فقط

(حضرت) مفتی عظیم الدین (مدظلہ)

مفتی جامعہ نظامیہ

تقریظ

استاذ العلماء حضرت مفتی خلیل احمد، شیخ الجامعہ جامعۂ نظامیہ

مولانا حکیم سید غوث محی الدین حسینی شرفی صاحب نے درود شریف پر "شمس الخیرات" کے نام سے جو کتاب لکھی ہے اس کا مطالعہ کرنے اور اس پر اپنی رائے لکھنے کی مصنف محترم نے خواہش کی ہے عام طور پر فضائل و آداب کی حد تک تفصیل بیان کی جاتی ہے لیکن موصوف نے بڑی محنت، جستجو اور نہایت عقیدت و محبت سے اپنی تصنیف کو تحقیقی مواد تاریخی شواہد اولیاء اللہ کے مجربات سے مزین کیا ہے۔ علاج جسمانی و علاج روحانی دونوں کو جمع کر دیا ہے۔ عربی فارسی کی بیشتر کتابوں سے استفادہ کیا ہے اردو زبان میں یہ کتاب اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے اس کے مطالعہ سے قاری کو اس موضوع سے متعلق تشفی بخش معلومات حاصل ہو جاتی ہیں۔ نہ صرف معلومات حاصل ہوتی ہیں بلکہ کثرت درود شریف کی طرف رغبت پیدا ہوتی ہے یہ مصنف کی حسن نیت و اخلاص کا نتیجہ ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف کو جزاء خیر اور تصنیف کو قبول دوام عطا فرمائے آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

(مولانا) مفتی خلیل احمد
شیخ الجامعہ نظامیہ
۳؍شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ م ۱۰؍اکتوبر ۲۰۰۲ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

استاذ العلماء حضرت علامہ محمد خواجہ شریف صاحب مدظلہ العالی
شیخ الحدیث جامعۂ نظامیہ حیدرآباد (آندھراپردیش)

الحمد لله رب الغلمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيد المرسلين وآله واصحابه واتباعهم اجمعين
امابعد! کتاب مستطاب ''شمس الخیرات'' منتخب درود کا مجموعہ ہے اور اپنی ظاہری و معنوی حیثیت سے بابرکت اور مفید خلائق ہے۔
ایک مسلمان کا انتہائی مقصود اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب اور ان کی محبوبیت ہے اور اس قرب کا قریب ترین راستہ درود شریف ہے جیسا کہ حدیث میں ہے ان اولىٰ الناس بى يوم القيمة اكثرهم على صلوٰة (ترمذی) مشکلات کا حل اور دارین کی کامیابی بھی درود شریف میں ہے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اذاً يكفى همك ويكفرلك ذنبك (مشکوٰۃ) درود شریف کا بھیجنا اللہ کی صفت ہے اور فرشتوں نے بھی اس کو اپنایا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس کو اپنی صفت بنانے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کا بھی حکم فرمایا۔
مبارک ہیں وہ حضرات واصحاب جو درود شریف کو اپنا وظیفہ بنائے ہیں درود شریف کا اہتمام اور اس کے لئے وقت وقف کرنا۔ اس کو لکھنا، اس کی نشر واشاعت کرنا اور اس کو کسی بھی طرح عام کرنا یقیناً کار خیر اور موجب اجر وبرکت ہے سچ ہے دنیا جہاں کی ساری مہک اور ساری بہار اسی درود شریف سے ہے۔
فاضل مولف مولانا حکیم سید شاہ غوث محی الدین قادری شرفی سجادہ نشین آستانۂ شمسیہ حفظہ اللہ قابل مبارکباد ہیں کہ موصوف نے درود شریف کی معروف کتابوں مثلاً حصن حصین، دلائل الخیرات، بشائر الخیرات، اوائل الخیرات، جذب القلوب، القول البدیع، سعادۃ الدارین، سے انتخاب کرکے ''شمس الخیرات'' کے نام سے درود شریف کا بہترین مجموعہ مرتب کیا ہے۔ موجودہ دور میں نوجوان اور آنے والی نسل کو دینی تربیت، اتباع سنت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحبہ وسلم کی محبت سے سرشار کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ کتاب اسضرورت کو پورا کرنے میں ان شاء اللہ ممد ومعاون ہوگی۔ اللہ تعالیٰ مولف ممدوح کو جزاء خیر عطا کرے اور اس کو تمام مسلمانوں کے لئے مفید عام اور اس کو دواماً پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین وصلی اللہ علی محمد وآلہ وصحبہ وسلم اجمعین والحمد للہ رب العالمین۔

خیر طلب
(مولانا) محمد خواجہ شریف
شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ

تقریظ

اعلیٰحضرت شیخ العارفین پیر طریقت حضرت سید شاہ جمیل الدین قادری شرفی
سجادہ نشین بارگاہ شرفی چمن

ان الله وملٰئكته يصلون على النبى يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

درود شریف کی افادیت اور بزرگی کے اظہار کے لئے خود کلامِ الٰہی زبان حال سے رطب اللسان ہے رب تبارک وتعالیٰ اپنے ملائکہ کے ساتھ جہاں محو درود ہے وہیں اپنے بندوں پر حکم لاگو فرماتا ہے وہ بھی محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ درود پیش کریں۔

درود پاک کی عظمت وفضیلت کے لئے اس سے بڑی کوئی تفصیل وتوجیہ ہو ہی نہیں سکتی۔سونے پر سہاگہ احادیث مبارک خود زبان محبوب ربانی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درود پاک کی عظمت وفضیلت کی مدح خواں ہے۔ اللھم صل علی محمد وبارک وسلم مزید برآں اصحاب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولیاء علمائے ملت بہ نفس نفیس اس مشغلہ میں محو ہو کر اپنے ذاتی تجربات سے دنیوی واخروی افادیت سے مستفیض ومستفید ہوئے ہیں انہیں برکاۃ سے آشنا اور خبر دار ہو کر برادرِ عم زاد بزرگوار حضرت الحاج مولانا سید شاہ محمد غوث محی الدین قادری شرفی مد ظلہ عالی نے افادہ عام کیلئے بڑی تحقیق اور جستجو کے ساتھ انبیاء اولیاء واصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علماء ومشائخین اور عشاقانِ رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معمولات درودِ شریف اور اُسکے کوائف کو یکجا کر کے کتاب کی صورت میں پیش فرمایا ہے۔

برادر محترم کے عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جذبے کا یہ بین کارنامہ ہے کہ کتاب جو شمس الخیرات کے نام سے موسوم ہے وہ ایک کوزے میں سمندر کی حیثیت رکھتی ہے قرآن پاک احادیث مبارکہ سے اصحاب کرام و اولیاء عظام علمائے ذیشان کے تقریباً تمام حوالوں کو یکجا فرمادیا ہے اور خصوصیت یہ ہے کہ حوالہ جات کے ماخذ اور

صاحب کتاب مولف حضرات کا تعارف بھی تفصیل سے زیب کتاب فرمایا ہے جس سے درود پاک لکھنے والے کی حیثیت بھی ثابت ہوتی ہے اور اُس کی بلندی کا بھی اندازہ ہو جاتا ہے اور قاری کو درود شریف پڑھنے میں یکسوئی اور خشوع وخضوع بھی میسر آتا ہے جو قرب حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ضامن ہے۔

سلسلہ شرفیہ کے ہمارے بزرگ برادر عم زاد مولف کتاب ہٰذا حضرت سید غوث محی الدین حسینی الرضوی شرفی مدظلہ العالی خود ایک شمع ہدایت ہیں زہد وتقویٰ اور سادگی کا آئینہ دار ہیں۔ آپ اس شخصیت کے حامل ہیں کہ آپ پر درود پاک کے اسرار منکشف ہونا آپ کا حصہ ہے خدائے لم یزل ولایزال سے التجا ہے کہ حضرت المحترم کی کاوش مقبول بارگاہ سبحانی ہو اور بارگاہ رحمت للعٰلمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تقرب کا سبب بنے اس کا فیضان اہل سلسلہ شرفیہ کے علاوہ تمام عالم عشقا قان سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نصیب ہو۔ حضرت قبلہ محترم کی عمر واقبال میں اضافہ ہو اور تادیر آپ کے فیض سے عوام الناس معمور رہیں۔ آمین۔

فقیر بارگاہ شرفی چمن
سید شاہ جمیل الدین شرفی قادری

ھوالمعز

تقریظ

مصباح المفسرین حضرت العلامہ قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی قادری
جانشین حضرت سید الصوفیہ"صدر کل ہند جمعیۃ المشائخ

الحمد لله وكفى والصلوة والسلام على رسوله وحبيبه محمد ن المصطفىٰ وعلىٰ اٰله سفينة النجاة واصحابه نجوم الهدىٰ

امابعد ! خداوندقدوس نے اپنے ارشاد "**وان تعدوا نعمت الله لا تحصوها** (ابراھیم۔۳۴) کے ذریعہ انسان کوعطا کردہ بے شمار نعمتوں میں سے اکثر کا قرآن پاک میں جا بجا ذکر فرمایا مگر کسی بھی نعمت کا احسان نہیں جتایا۔ لیکن سورۂ اٰل عمران کی آیت (۱۶۴) میں بعثت مصطفیٰ جیسی نعمت عظمیٰ کا جب ذکر آیا"**لقد من الله على المؤمنين اذ بعث فيهم رسولا** "تو حق تعالیٰ نے مومنوں پر اپنے عظیم احسان کا خصوصی تذکرہ فرمایا کیونکہ اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی سب سے بڑی نعمت بلکہ جان وسرچشمۂ ہر نعمت ہیں۔قرآنی کلیہ ہے"**جزاء الاحسان الا الاحسان** "یعنی احسان کا بدلہ یا جواب احسان ہی کے ذریعہ ادا کیا جاتا ہے۔لیکن ہم بندوں کی بھلا کیا بساط کہ خدا کے کسی احسان کا بدلہ چکا سکیں۔البتہ ہم اظہار تشکر ضرور کر سکتے ہیں۔سورۂ احزاب کی مشہور آیت (۵۶)"**یآ یھا الذین اٰمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما** "میں اسی مقصد اعلیٰ کی تکمیل کا قرینہ بدرجہ اتم موجود ہے۔یہی وجہ ہے کہ عجز وانکسار،اشتیاق وافتخار اور عقیدت ومحبت کے جذبات سے سرشار مومن صلوٰہ وسلام کا خراج بارگاہ رسالت میں پیش کرتا ہے۔جس کا کم سے کم ثمرہ یہ ملتا ہے کہ ایک ہی بار درود شریف پڑھنے والا مومن دس گناہوں کی معافی،دس نیکیوں کا اضافہ اور دس درجات کی بلندی سے نوازا جاتا ہے۔بقول ناچیز ؎

عمل کام آیا محشر میں نہ تقوٰی اپنا کام آیا ۔۔۔ اگر کچھ کام آیا تو درود آیا سلام آیا
درود ایسا وظیفہ ہے کہ ہر مقصد بر آ جائے ۔۔۔ یہ سودا نقد گھر بیٹھے ہمیں کیا سستے دام آیا

صلوٰۃ وسلام کے عنوان سے عربی، فارسی اور اردو وغیرہ متعدد زبانوں میں علماء و مشائخ کی تصنیفات و تالیفات کا گراں مایہ ذخیرہ موجود ہے جس سے آئے دن صاحبان علم استفادہ کرتے رہتے ہیں۔ محترم حضرت مولانا حکیم سید شاہ محمد غوث محی الدین حسینی رضوی قادری شرفی سجادہ نشین آستانہ شمسیہ شرفی چمن کی تالیف کردہ کتاب موسوم بہ "شمس الخیرات" اسی نورانی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس کو آپ نے اپنے پدر بزرگوار حضرت سید شاہ محمد شمس الدین حسینی رضوی قادری شرفی علیہ الرحمہ کے نام نامی سے معنون فرمایا ہے۔

فقیر کی حالیہ علالت کے دوران حضرت حکیم شرفی صاحب تصوف منزل تشریف لائے تھے تو اپنی اس تالیف کے پس منظر اور اپنے پر گزرے چند ایمان افروز واقعات کا تذکرہ کرنے کے بعد آپ نے از راہ کرم اس فقیر سے خواہش فرمائی کہ "شمس الخیرات" پر اپنے کچھ تاثرات قلمبند کروں جسے اپنے لئے ایک سعادت سمجھتے ہوئے یہ چند سطور سپرد قرطاس کررہا ہوں۔

فاضل مولف کی محترم شخصیت علمی حلقوں اور مشائخ طبقہ میں محتاج تعارف نہیں۔ قدیم وجدید فنون میں اعلیٰ تعلیم یافتہ، نہایت خوش اخلاق، منکسر المزاج، شریعت وطریقت کے جامع العلوم ہونے کے علاوہ طبیب حاذق کی حیثیت سے بفحوائے ارشاد نبوی "خیر الناس من ینفع الناس" خدمت خلق آپ کا طرۂ امتیاز ہے۔

طریقت بجز خدمت خلق نیست زتسبیح وسجادہ ودلق نیست

ان سارے اوصاف حسنہ پر نور علی نور، آپ ایک سچے عاشق رسول ہیں جس کا اندازہ کتاب میں موجود موصوف کے پیش لفظ "عرض حال" پڑھنے سے ہوجائیگا کہ آپ کو ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس قدر تقرب خاص کا شرف حاصل ہے اور کتنی عنایات رسول سے آپ مالا مال ہیں۔

صلوٰۃ وسلام کے موضوع پر علمائے متقدمین ومتاخرین نے اپنی کتب میں علمی نکات اور تحقیقی معلومات کا جو انبار لگادیا ہے ان سب کا مطالعہ کرنا اور ان کی خوشہ چینی کرنا ہر کس وناکس کے بس کی بات نہیں۔ اس کام کو سہل بناتے ہوئے فاضل مولف نے اکثر مستند ومعتبر کتب کا شخصی طور پر مطالعہ واستفادہ کرتے ہوئے نیز ان کے مضامین و اقتباسات کی بڑی جانفشانی سے کشید کرتے ہوئے اپنی کتاب "شمس الخیرات" کو گویا ان سب کا عطر مجموعہ بنادیا

ہے۔ بلاشبہ میری یہ خوش نصیبی ہے کہ ''فضائل درود شریف'' کے نام سے لکھی گئی میری کتاب کو بھی موصوف نے اپنی منتخبہ کتب کی فہرست میں شامل کرتے ہوئے عزت بخشی ہے۔ دیگر کتب سے قطع نظر ''شمس الخیرات'' کی ترتیب میں یہ ندرت بھی قاری کی دلچسپی کا باعث ہے کہ شروع میں مشہور ومعروف مولفین ومصنفین کا مختصر تعارف بھی پیش کیا گیا ہے۔

المختصر ''شمس الخیرات'' اسم بامسمّٰی بڑی مفید وعمدہ کتاب ہے جس سے اساتذہ اور طلبہ دونوں برابر برابر استفادہ کرسکتے ہیں جس کی اشاعت کیلئے فاضل مولف قابل مبارکباد ہیں۔ بارگاہ رب العزت میں دلی دعا ہے کہ زیادہ سے زیادہ صاحبان علم اس کے فیوض سے سیراب خصوصاً عاشقان رسول اس کی برکات سے فیضیاب ہوں اور حضرت مولف موصوف کی یہ علمی کاوش مقبول وکامیاب ثابت ہو۔ آمین بجاہ اشرف الانبیاء والمرسلین سیدنا محمد ن الروف الامین صلی اللہ علیہ وعلٰی الہ الطاھرین واصحابہ اجمعین والحمدللہ رب العلمین۔ فقط

مرقوم ۱۰ر شعبان المعظم ۱۴۲۳ھم ۱۷ر اکٹوبر ۲۰۰۲ء پنجشنبہ

تصوف منزل قریب ہائی کورٹ۔ حیدرآباد۔ انڈیا   درویش خیراندیش

(حضرت مولانا) قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی قادری (مدظلہ)

جانشین حضرت سید الصوفیہؒ وصدر کل ہند جمعیۃ المشائخ

تقریظ

فخر المشائخ علامہ حضرت ڈاکٹر سید شاہ محمد ظہور الحق بخاری جاوید مجیبی ومخدومی
سجادہ نشین حضرت سید شاہ مجیب الدین قادری مخدومیؒ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قال اللہ تعالیٰ فی شان حبیبہ ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ اللھم صلی علیٰ سیدنا محمدن النبی الامی وعلیٰ اٰلہ واصحابہ وسلم۔

جس کتاب کے تعلق سے مجھے لکھنے کا شرف حاصل ہورہا ہے اس مبارک کتاب کا نام شمس الخیرات رکھا گیا ہے اور یہ نام صاحب تالیف منیف سراج الاطباء حضرت الحاج سید شاہ غوث محی الدین صاحب قادری شرفی حفظہ اللہ نے اپنے والد بزرگوار حضرت سید شاہ شمس الدین صاحب قبلہ قادری شرفیؒ کے نام کی مناسبت سے شمس الخیرات رکھا ہے اس مبارک کتاب کے موضوع کے متعلق خود خالق کائنات کا ارشاد میں نے اپنی تحریر کے آغاز میں نقل کیا ہے جس سے اس موضوع کی قدر و منزلت کا اندازہ ہوجائیگا۔ علاوہ ازیں اس مبارک کتاب کے جلیل القدر مولف نے اپنی اس تالیف میں درود شریف کے فضائل اور اس سے متعلق بہت ہی مفید اور کارآمد معلومات نقل کی ہیں اور کئی مداحانِ رسول اور نعت گو شعراء کے حوالوں سے مزین کیا ہے۔ جن میں حضرت یوسف النبہانیؒ کا بھی ذکر کیا گیا ہے جو عربی نعت گو شعراء متاخرین کے سرتاج ہیں۔ یہ وہ خوش نصیب نعت گو شاعر تھے جن کے متعلق ''المدائح النبویۃ'' کے مقدمے میں لکھا ہے کہ مدینہ منورہ کے کسی بزرگ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں فرماتے سنا ''النبھانی حسانی''یعنی یوسف نبہانی میرا احسان ہے۔ المختصر اس کتاب شمس الخیرات میں مختلف درودوں کے ساتھ ساتھ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جذبات درجۂ کمال تک پہونچانے والے روایات و واقعات سپرد قلم کئے گئے ہیں۔ کتاب کی طرز تحریر اور اسلوب اظہار انتہائی سادہ ہونے کے باوجود مولف کتاب کا آقائے نامدار سے عشق کا بے ساختہ انداز ہر لفظ سے چھلکتا نظر آتا ہے، کیوں نہو مولف کتاب حضرت الحاج حکیم

سید شاہ غوث محی الدین صاحب شرفی حفظہ اللہ نے تقریباً اپنی ساری زندگی تحصیل علم کیلئے وقف کر دی کسب معاش اور فکر معیشت کو ہمیشہ ثانوی حیثیت دی۔ طبیب یونانی کی خدمت پر مامور ہوئے تو اس میں بھی شعبۂ ریسرچ (تحقیق) سے آخر تک وابستہ رہے اور بحیثیت طبیب کافی نام مشہور ہوا۔ ادویہ کی تیاری میں بھی بڑی مہارت رکھتے ہیں اور اس کام میں آپ کے ایک فرزندار جمند حکیم سید شاہ عبدالرزاق صاحب قادری شرفی ہیں یہ اپنے والد محترم کے ساتھ بحیثیت طبیب مددگار اپنی خدمات دیتے ہیں اور ایک ماہر طبیب کی طرح ابھر رہے ہیں اور اپنے والد کے بہت مطیع وفرمانبردار ہیں اللھم زد فزد۔ مولف کتاب شمس الخیرات حضرت الحاج حکیم سید شاہ غوث محی الدین صاحب شرفی حفظہ اللہ کا خاندانی تعلق حیدرآباد کے ایک ایسے مشہور قادری گھرانے سے ہے جو توکل اور فقیری میں قد آور حیثیت کا حامل ہے اور قادری شرفی سلسلے کے نام سے معروف ہے۔ مولف کتاب ہٰذا کے والد بزرگوار حضرت سید شاہ شمس الدین صاحب رضوی شرفی قبلہؒ میرے نانا حضرت مفتی شریعت مہدی طریقت حضرت ابوالفضل سید شاہ مخدوم حسینی قبلہؒ (استراحت فرمائے خیابان مخدومی بہادر پورہ) کے رشتے میں ہمشیرزادہ ہوتے ہیں اس طرح شمس الخیرات کے لائق مولف میرے ماموں زاد بھائی ہیں۔ اس رشتہ کے قطع نظر مولف موصوف کے فقیرانہ اوصاف اور اپنے خاندانی خصوصیات کی جھلکیاں اُن کی شخصیت کے ذریعے ہمیشہ مجھے متاثر کرتی ہیں۔ باوجود عقل و دانش، علم وفن کے حامل ہونے کے عجز وانکساری، تواضع واخلاص کا ایک ایسا پیکر ہیں کہ مولف موصوف پر تلاش حق کی نظر ٹھہرنے پر مجبور ہوجاتی ہے۔ آج کے اس قحط الرجال کے دور میں یہ بہت بڑی بات ہے کہ آدمی اپنے علم وفن کی نمائش سے اپنے دامن کردار کو محفوظ رکھے اور اپنے اعمال صالحہ اور اشغال حسنہ کو منظر عام کی سطح سے بچائے رکھے۔ غالباً ایسے ہی خاص اور مخلص شخصیتوں کے لئے صلحائے سابقین نے کہا ہے۔ ترك العمل من اجل الناس رياء ' العمل من اجل الناس شرك ' والاخلاص ان يعافيك الله منهما۔ مولف موصوف کا وہ جذبۂ عشق رسول ہی تھا جو برسوں سینے میں کروٹیں لیتا رہا اور بالآخر کتاب شمس الخیرات کی صورت سے عالم شہود میں جلوہ گر ہوا۔ میری دعاء ہے کہ اس کتاب کو مولف موصوف کی نجات اور بلندی مراتب روحانی کا اللہ تعالیٰ وسیلۂ جلیلہ بنائے اس کتاب شمس الخیرات کو بارگاہ رسالت پناہی میں مقبولیت حاصل ہو۔ آمین ثم آمین

کتبہ

فقیر الی اللہ الغنی سید شاہ محمد ظہور الحق حسینی بخاری جاوید سجیبی ومخدومی

تمہیں دیکھنے کے بعد

شہزادۂ شاہ شرفی سید عبدالحفیظ مدنی قادری

آنکھیں ہیں پُر جمال تمہیں دیکھنے کے بعد
دل کا عجب ہے حال تمہیں دیکھنے کے بعد

حُسنِ ازل کے سامنے ہر حُسن ماند ہے
یوسف کا کیا سوال تمہیں دیکھنے کے بعد

آیا نظر نہ کوئی بھی اس شان کا حضور
میں کس کی دوں مثال تمہیں دیکھنے کے بعد

قدموں تلک میں پہنچا ہوں معراج ہے میری
کامل ہوا کمال تمہیں دیکھنے کے بعد

دل میں تمہاری یاد ہے لب پر درود ہے
یہ ہوگیا ہے حال تمہیں دیکھنے کے بعد

لوٹوں میں گمراہی کی طرف تمکو چھوڑ کر
یہ امر ہے محال تمہیں دیکھنے کے بعد

رگ رگ میں میری پہنچی ہے ایماں کی روشنی
خوش خوش ہیں بال بال تمہیں دیکھنے کے بعد

اب تک حفیظِ قادری یادوں میں مست ہے
اتنا ہوا نہال تمہیں دیکھنے کے بعد

دنیا سے دل اُچاٹ ہے آقا حفیظ کا
اس کا ہوا یہ حال تمہیں دیکھنے کے بعد

عرضِ حال

سب سے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا کرتا ہوں اور لاکھ لاکھ شکر بھی ادا کرتا ہوں کہ اُس کی توفیق وہدایت کی بناء پر مجھے درود شریف کے ورد کا شوق پیدا ہوا اور اس قابل ہوا کہ درود شریف کی کتاب لکھوں۔ اس کے بعد سرکار دوعالم رحمۃ للعالمین (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی توصیف بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں کہ جن کی نظر رحمت کی وجہ سے یہ درود کی کتاب مکمل ہوئی۔

اس میں میرے والدین (حضرت سید شاہ محمد شمس الدین حسینی رضوی قادری شرفی رحمۃ اللہ علیہ ووالدۂ محترمہ سیدہ سراج النساء صاحبہ لاﺅبالیہ رحمۃ اللہ علیہا) خسرِ محترم اور تایا حضرت ومرشد ثانی حضرت تاج العرفاء سید شاہ محمد سیف الدین قادری حسینی رضوی شرفی رحمۃ اللہ علیہ واستاذِ محترم تاج العارفین سید شاہ محمد تاج الدین حسینی رضوی قادری شرفی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم وتربیتِ مشفقانہ کا بھی دخل ہے۔ ان حضرات کے علاوہ میرے بڑے ماموں حضرت سید شاہ عبدالحق قادری رحمۃ اللہ علیہ گورنمنٹ قاضی کرنول اور حضرت حکیم سید شاہ حبیب اللہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ میری تربیت میں معاون رہے ہیں۔ یہ دونوں حضرت سید محمد بخاری شاہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ کے پڑپوتے ہوتے ہیں اور حضرت سید عبداللطیف لاﺅبالی کرنولی رحمۃ اللہ علیہ آٹھویں پشت میں اِن کے دادا ہیں۔

اس عاجز کو بچپن ہی سے درود شریف پڑھنے کا شوق رہا ہے چنانچہ سونے سے قبل درود شریف پڑھ کر آرام کرتا تھا۔ اس کے علاوہ نمازوں کے بعد بھی درود کا مختصر سی تعداد میں درود جاری رہا کرتا تھا۔ اس طرح کالج اور یونیورسٹیوں (عثمانیہ وعلیگڈھ) کی تعلیم کا دور ختم ہوا۔

اپنی ملازمت کے ابتدائی دور میں جب میں اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر نظامیہ جنرل ہاسپٹل کے عہدہ پر فائز تھا

اتفاق سے مولانا قاری روشن علی صاحب اسراری وشرفی داعی مجالس درود شریف سے ملاقات ہوئی۔ موصوف مرحوم نے اپنے کئی مطبوعہ کاغذاتِ درود شریف اور ایک کتابچہ بھی عطا کیا جو کئی درودوں پر مشتمل تھا۔ موصوف مرحوم مکہ مسجد میں بعد نماز جمعہ اپنے وعظ میں نماز اور درود کے فضائل بیان کرتے تھے اور مابعد درود شریف کی مجلس منعقد کرتے تھے۔ موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے دلائل الخیرات کی تعلیم بھی دی۔ میری اس درود کی کتاب میں محترم قاری صاحب مرحوم کے بہت سے درود شامل ہیں یہ ۱۹۵۸ء کے حالات ہیں۔ اس کے بعد عاجز نے ایک معزز محترم اور صاحب برکات شخصیت محمد معز الدین شرفی موظف جج حکومت آندھرا پردیش سے بھی دلائل الخیرات پڑھ کر اجازت وسند حاصل کی۔ یہ اپنے خاندانی اجازتوں کے علاوہ ہے۔ موظف جج صاحب برسوں سے روزانہ ایک مکمل یا زیادہ بھی دلائل الخیرات کا ورد کرتے ہیں موظف صاحب کے بڑے صاحبزادے مظفر الدین محمود خود بھی ایک صالح نوجوان ہیں اُن میں بھی درود شریف کی برکت دیکھی گئی کہ انہوں نے اپنے خواب میں سرکار کا بچپن، آپ کی جوانی کا زمانہ بھی دیکھا اور آخر میں آپ کے آخری دور کی شباہت بھی ملاحظہ کی۔ موصوف صاحبزادہ بھی دلائل الخیرات کو بہت پڑھا کرتے ہیں۔

نظامیہ طبی کالج کے ایک کلرک صاحب مولوی رحمٰن علی مرحوم نے اپنے حج سے واپسی کے بعد حرمین شریفین کے بزرگوں سے حاصل ایک اجازت یافتہ درود کی اس احقر کو تعلیم دی۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٌ نِ النَّبِیِّ الاُمِّیِّ (محمد کے دال پر فتح یعنی زبر پڑھیں) اس درود کو سونے سے قبل گیارہ سو بار پڑھنے کی ہدایت کی۔ اس درود کے پڑھنے میں صرف نصف گھنٹہ صرف ہوتا ہے۔ بعض دفعہ مصروفیات یا تکان کی وجہہ سے درود پڑھنا ناغہ ہو جاتا یا تعداد میں کمی ہو جاتی تو خواب میں مولوی رحمٰن علی صاحب تشریف لاکر درود پڑھنے کے لئے متوجہ فرماتے اور میں نیند سے بیدار ہو کر درود شریف پڑھنا شروع کر دیتا ایسا کئی بار ہوا حضرت رحمٰن علی صاحب اُس وقت بقید حیات تھے وہ سلسلہ عالیہ کمالیہ سے منسلک تھے۔ اور وہ آخری عمر میں باوجود مرض کے امت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی مغفرت کے لئے کثرت سے دعائیں کرتے اور درود شریف بھی کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔

اس عاجز نے بشائر الخیرات کے منظر عام پر آتے ہی اس کا ورد بھی جاری کر دیا۔ اسی دوران محمد امیر الدین صاحب مرحوم نے اوائل الخیرات مولفہ حضرت عبدالغفور نامی رحمۃ اللہ علیہ پڑھنے کے لئے عنایت کی اور خاص خاص باتیں اس کتاب سے متعلق بیان کیں۔ اس کے ساتھ ہی اس عاجز نے اوائل الخیرات کا بھی ورد شروع کر دیا۔

درگاہ شرفی چمن میں میں نے ۱۹۷۴ء سے درس قرآن کا سلسلہ شروع کیا تھا جس میں ذکر الٰہی اور درود شریف کے فضائل بھی بیان کرتا رہا۔ ۱۹۸۰ء میں نامساعد حالات (فسادات) کی وجہ سے درگاہ شریف سے آستانہ شرفیہ بازار کوکہ اور مسجد حاجی محمد مولانا (مسجد بلند) کوکہ بازار میں یہ سلسلہ درس قرآن وفضائل درود جاری ہوا اور الحمدللہ آج تک یہ سلسلہ جاری ہے چونکہ یہ عاجز کثرت سے درود شریف پڑھا کرتا اور لوگوں کو بھی اس کی ترغیب دیتا رہتا اس لئے کئی کتب درود پر لکھی ہوئی جمع کر لیں۔

اب یہ خیال دل میں جگہ پکڑ گیا کہ ایک ایسا مختصر درود مل جائے جو کثرت سے پڑھا جا سکے۔ مختلف مختصر درود جمع کئے گئے۔ اس میں ایک درود پر خیال جما رہا اور وہ درود ہے "صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ" اگرچہ علمائے حدیث نے اس میں کلام کیا ہے۔ اس عاجز کو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نہایت مختصر اور جامع درود ملا اور ہدایت ہوئی کہ "صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ" پڑھا کر۔ یہ درود ۱۵ یا ۱۶ منٹ میں ایک ہزار مرتبہ پڑھا جاتا ہے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا جو بکثرت مجھ پر درود پڑھیگا وہ مجھ سے زیادہ قریب ہوگا۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً"

اس عاجز کی محفل درس قرآن میں ایسے بھی چند حضرات ہیں جو روزآنہ دس ہزار بار "صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ" پڑھتے ہیں اور کچھ اس سے کم یا زیادہ بھی پڑھتے ہی۔ یہ درود شریف علامہ سخاوی رحمۃ اللہ کے نزدیک نہایت صحیح ہے۔ جس کو انھوں نے خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت فرمایا کہ "صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ" کے متعلق آپ کا کیا ارشاد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ درود ہے اور میری حدیث ہے۔ جس کو میں نے اپنی مسجد کے منبر سے اعلان کیا ہے اور ساتھ ہی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دریافت فرمایا کہ تم کو کس نے یہ حدیث بیان کی۔ عرض

کیا مجھ کو خضر اور الیاس نے بیان کیا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا ''خضر بھی سچا ہے اور الیاس بھی سچا ہے اور کہنے والا بھی سچا ہے''۔

اس عاجز نے ایک دفعہ ۱۱ ربیع الاول کی مجلس میں درود شریف کے تفصیل سے فضائل بیان کئے اس کے بعد گھر پر معمول کی مصروفیات کے بعد بستر پر آرام کیا۔ خواب میں دیکھا کہ ایک نورانی محفل سجی ہوئی ہے اس مبارک محفل میں فرشتوں کی موجودگی اور ان کی درودخوانی کا احساس ہوا۔ اسی لمحہ محفلِ پرنور سے آواز آئی ''تو جس شغل میں ہے اس کو جاری رکھ'' اس کے بعد ہی درود کی کثرت میں اضافہ کر کے ۴ تا ۵ ہزار کی تعداد تک بڑھا دیا۔ میری خوش نصیبی کہ چند دن بعد مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کا موقع ہاتھ آیا۔ میری نظر مسجد منورہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چارپائی پر پڑی جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جالی کے متصل باب جبرئیل کے جانے کے راستہ پر رکھی ہوئی تھی۔ قریب ہی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ گر تھے۔ چارپائی پر بچھی چادر مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استراحت فرمانے کی وجہ سے گولہ ہوگئی تھی۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کے بستر کو درست کرنا چاہتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''درست کر دے'' میں فوراً اٹھا چارپائی کو سیدھا کیا اور چادر مبارک کو جھٹک کر درست کر دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے آپ کے بستر کو درست کر دیا ہے ارشاد ہوا ''اچھا کیا'' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کرنیکی خوشی میں اچھل کر نیند سے بیدار ہوگیا۔ (الحمدللہ) اب بالکل یقین ہوگیا کہ درود کی کثرت کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربت، خدمت اور دیدار نصیب ہوا ہے۔

حضرت شمس العارفین پیر اول رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت تاج العرفاء پیر دوم رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ایک خلاء پیدا ہوگیا تھا۔ میں نے تیسرے رہبر کی تلاش شروع کر دی جو مجھے روحانی تربیت سے نوازے اور جس کمی کا احساس شدت سے ہو رہا ہے اس کی تلافی کر دے۔ اس سلسلہ میں یہ عاجز کئی دن تک بعد نماز تہجد اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہا کہ مجھے پیر کامل عطا کرے۔ چند ہفتوں کے بعد اتفاقاً ایک نقشبندی بزرگ سے ملاقات ہوئی۔ راستہ چلتے ہوئے ایک دوسرے سے متعارف ہوئے وہ بزرگ نے نام بتانے کی ممانعت کر دی اور فرمایا ''تم سلسلہ عالیہ قادریہ

سے منسلک ہو اور میں نقشبندی خادم ہوں اس لئے مجھ میں اتنی جرأت نہیں ہے کہ حضرت شیخ الکل عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آدمی کو کچھ سکھاؤں'' اس عاجز کے اصرار پر حضرت نقشبندی نے کہا کہ تم کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سپرد کرتا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو بھی حکم ہوگا دونوں عمل کرینگے۔

حضرت نقشبندیؒ ہر ہفتہ یا عشرہ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زیارت سے مشرف ہوا کرتے تھے۔ وہ کبھی کبھی نماز ظہر مکہ مسجد میں ادا کرتے تھے۔ میں نظامیہ طبی کالج کی قربت کی وجہ سے اکثر نماز ظہر مکہ مسجد ہی میں ادا کیا کرتا تھا کبھی میں دریافت کرتا اور کبھی وہ خود بتاتے کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زیارت نصیب ہوئی مگر میں تمھارے متعلق دریافت کرنا بھول گیا۔ اِدھر میرا اشتیاق بڑھتا جاتا تھا اور وہ بزرگ بھول جانے کا عذر فرماتے رہتے اس طرح آٹھ یا دس ماہ گزر گئے۔ ایک دفعہ وہ حضرت نقشبندیؒ صدر شفاخانہ یونانی چار مینار کے شعبۂ ریسرچ میں تشریف لائے اور اس عاجز کو مبارکباد دی اور فرمایا میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تمھارے بارے میں عرض کیا اور تمھیں تعلیم دینے کی اجازت چاہی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اثبات میں اشارہ فرمایا (الحمد للہ) حضرت نقشبندیؒ نے سب سے پہلے مجھے درود کی تعلیم فرمائی اور وہ درود یہ ہے ''جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ'' اور فرمایا سوالاکھ بار پڑھ کر مجھ سے ملنا۔ مذکورہ درود کے سوالاکھ کی تعداد کے ختم پر میں نے حضرت نقشبندیؒ کو اطلاع دی۔ آپؒ نے فرمایا آئندہ ان شاءاللہ ذکر کی تعلیم دونگا اسی دوران حضرت نقشبندیؒ بیمار ہوئے اور انتقال فرما گئے **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ**۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جوار رحمت جگہ عطا فرمائے۔

ایک بار رمضان کا مبارک مہینہ تھا میں اور میرے ساتھی اور دیگر رشتہ دار مسجد بلند میں معتکف تھے۔ ہمارے سلسلہ میں ۲۹ رمضان المبارک کے موقع پر مجلس غوث الثقلین کا انعقاد عمل میں آتا ہے۔ چنانچہ اس مجلس میں تلاوت قرآن پاک کے بعد عاجز نے فضائل درود شریف اور سیرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرنے کی سعادت حاصل کی۔ دعا و سلام کے بعد فاتحہ گذرانی گئی افطار کے بعد مغرب کی نماز ہوئی اور رویت ہلال کا انتظار رہا۔ پھر نماز عشاء اور تراویح ادا کی گئی۔ تہجد کے بعد میں نے درود شریف کا ورد شروع کیا اور دیوار کے سہارے بیٹھے ہوئے نیند

لگ گئی۔ آسمان کے مشرقی حصہ پر سنہری جلی حروف میں ''انی انا اللہ'' لکھا ہوا نظر آیا۔ میں نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہا۔ اس کے ساتھ ہی اسی کے نیچے بڑے بڑے سنہری حروف میں آیت ذیل دوسطور میں لکھی جاتی ہوئی دکھائی دی۔ ''وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا○'' (النساء آیت نمبر ۶۴)

ترجمہ: اورلوگ اپنی جانوں پر ظلم کریں (گناہ کریں) تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے پاس آئیں پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائینگے۔ فجر کی اذاں ہوئی نیند سے بیدار ہوا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اب خیال مضبوط ہو گیا کہ درود شریف کی ایک کتاب مرتب کروں تاکہ دنیاو آخرت میں اس احقر کے لئے ایک بہترین ذخیرہ ہو اور عامۃ المسلمین کے لئے اس کی برکتیں میسر ہوں۔

ایک دفعہ ایک مہم میں یہ کمتر درود ناریہ پڑھنا چاہتا تھا کوشش پر بھی کسی سے اجازت نہ ملی اور نہ کسی سے رہبری ملی اور میں صاحبِ اجازت اور اس کے عامل حضرات تک نہ پہنچ سکا۔ مجبوراً میں نے بغیر اجازت درود ناریہ کا ورد شروع کر دیا۔ سات ماہ تک مسلسل دوسو کی تعداد میں درود ناریہ کا ورد جاری رکھا۔ ایک دفعہ عصر کے بعد میں اپنے دیوان خانہ میں لیٹا ہوا تھا اور باہر کا دروازہ کھلا ہوا تھا جس پر پردہ پڑا تھا۔ ایک طویل قامت بزرگ سفید لباس وعمامہ باندھے ہوئے دیوان خانہ کے دروازہ پر آ کر ٹھہر گئے۔ ان کے ہاتھ میں دو قد آدم لوہے کی سلاخیں تھیں جن سے انہوں نے دروازہ کی دہلیز پر دوبار مارا۔ میں چونک گیا اور غور سے دیکھنے لگا مہین پردہ درمیان میں حائل تھا اور پرچھائیاں نظر آ رہی تھیں۔ انھوں نے کہا ''تو درود ناریہ کو رسولوں کی تعداد کے برابر پڑھا کر یہ تیری دنیا وآخرت کے لئے کافی ہے۔ جب واپس ہونے لگے تو میں نے نام دریافت کیا تو ''خضر'' کہا اور دروازہ سے باہر ہو گئے۔ یہ تو بیداری کا واقعہ تھا جب رات ہوئی تو میں نے اپنے مشاغل سے فارغ ہو کر بستر پر آرام کیا رات کا نصف حصہ گزر چکا تھا۔ خواب دیکھا کہ دو بزرگ جو سفید عمامے اور سفید لباس زیب تن کئے ہوئے تھے مجھے کھڑکی میں سے دیکھ رہے ہیں ان کے ہاتھوں میں تیز اور بڑی چھریاں ہیں۔ وہ ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے اگر یہ درود ناریہ کو نہ پڑھے تو

دل چاہے گا کہ اس کو باہر نکال کر چھریوں سے زخمی کردیں۔ رسولوں کی تعداد کے برابر درود ناریہ پڑھ۔ جو تیری دنیا اور آخرت میں کام آئیگا۔ میں سہما ہوا تھا ان حضرات کا نام نہ پوچھ سکا۔ وہ مکان کا دروازہ زور سے بند کر کے چلے گئے اور میں بیدار ہوگیا۔ میں متفکر تھا اور غور کررہا تھا کہ یہ معاملہ کیا ہے۔ بالاخر اس نتیجہ پر پہنچا کہ مجھے درود ناریہ کی اجازت مل گئی ہے۔ اس سے مجھے ایک تو بیحد خوشی ہوئی اور دوسرا دنیا وآخرت کی بھلائی کا مژدہ بھی ملا اور آخر میں درود ناریہ کے عامل نہ رہنے پر تنبیہ بھی ملی۔

مذکورہ بالا واقعات اور دیگر اشارے میرے لئے درود کی یہ کتاب ''شمس الخیرات'' کی تیاری کے لئے محرکات ثابت ہوئے۔ جس کو میں نے اپنے والد بزرگوار اور مرشد اول حضرت شمس العارفین سید شاہ محمد شمس الدین قادری شرفی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے ''شمس الخیرات'' موسوم کیا ہے۔

اپنی علمی بے بضاعتی کے اعتراف کے ساتھ یہ ضروری سمجھا کہ یہ بات واضح کردوں کہ اکثر کتب کے بعض جملے اور سطور بھی میں نے نقل کردئے ہیں تاکہ درود شریف کی لذت اور چاشنی باقی رہے اور قارئین کے دل ودماغ میں مسرت اور سرور کی کیفیت قائم ہوجائے۔

جب اس کتاب کو مکمل کردیا تو یہ خیال پیدا ہوا کہ اس کو کسی عالم دین سے نظر ثانی کراؤں۔ انہی دنوں میں خواب دیکھا میں مسجد حاجی محمد مولانا بازار کوکہ کے سامنے سڑک پر اس درود شریف کی دو کاپیوں کو سینے سے لگائے اِدھر اُدھر جا رہا ہوں اور لوٹ کر آرہا ہوں۔ اس اثناء میں کسی نے آواز دی ''مفتی عظیم الدین کو بتادو وہ دیکھ لینگے''۔

میں نے حضرت علامہ مفتی عظیم الدین صاحب کے سامنے اپنا خواب پیش کردیا حضرت مفتی صاحب نے بخوشی نظر ثانی کرنے کا اظہار کیا اور اس کتاب کی نظر ثانی فرمائی اور مشورے بھی عنایت فرمائے۔ (الحمدللہ) میں اس سلسلہ میں صاحب موصوف کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ علامہ مفتی عظیم الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا وآخرت کی نعمتوں سے سرفراز فرمائیں۔ (آمین) اس سلسلہ میں جناب لئیق اختر صاحب لکچرر لطیفہ عربی کالج کے تعاون پر بھی شکر گذار ہوں اور دعائے خیر کرتا ہوں۔ جناب زاہد محی الدین اور ساجد ربانی

صاحب اور سید شاہ فرید الدین قادری شرفی صاحب کے لئے بھی دعائے خیر کرتا ہوں اور تمام معاونین کے لئے بھی دعا گو ہوں۔

شمس الخیرات اپنی تکمیل کے آخری مراحل ہی میں ہے ایک واقعہ پیش آیا میری زوجہ سیدہ قادری بیگم پچھلے چند سال سے ایک درود پڑھا کرتی تھیں انھوں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی بزرگ شخصیت نے ان کے سیدھے ہاتھ میں کوئی چیز رکھ کر ان کے ہاتھ کی مٹھی بند کردی ہے اور ان کے غائب ہونے کے بعد جب مٹھی کھول کر دیکھا تو ایک کاغذ پر ''محمد'' لکھا ہے۔ صبح وہ اپنے خاندان کے ایک بزرگ سے خواب کی تعبیر لیں انھوں نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑھا کرو۔ اُس وقت سے موصوفہ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہزاروں کی تعداد میں ورد جاری رکھا۔ موجودہ وقت میں علیل ہوکر فریش ہوگئیں تھیں پھر بھی مذکورہ بالا درود جاری رکھا۔ میری صحت کی خرابی کی وجہ سے وہ اکثر فکر مند رہتی تھیں اس دوران انھوں نے حالت بیداری میں سنا ''میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوں تو اپنی صحت کی فکر کر اور تیرا شوہر میری نگرانی میں ہے اس کی فکر نہ کر''۔ اپنی بیوی سے یہ سن کر میں بے حد خوش ہوا اور اللہ کا شکر ادا کیا۔ لیکن میری زوجہ کے متعلق سرکار کا ارشاد باعثِ تشویش بن گیا تھا اور وہ سخت علیل ہوکر ایک ماہ بعد انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ میری اہلیہ کی مغفرت فرمائے اور اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔

یہ وہ اشارات تھے جو اس فقیر کو درود شریف جمع کر کے شائع کرنے کے اسباب بنے اور نتیجہ بھی حاصل ہوگیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر عنایت اس عاجز و مسکین پر ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔

عاجز

فقیر سید شاہ محمد غوث محی الدین قادری شرفی

فضائلِ درود وسلام ماخوذ از حصن حَصین

(احادیثِ صحیحہ کے دعاؤں کا مجموعہ)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کے دن میرے سب سے قریب وہ ہوگا جس نے مجھ پر کثرت سے درود بھیجا۔ (ترمذی۔ابن حبان عن ابوھریرہؓ)

اور فرمایا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ وہ تمھارے واسطے زکوٰۃ ہے (یعنی نفس کی پاکی کا ذریعہ ہے) (ابویعلیٰ عن ابی ھریرہؓ)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص میرا ذکر کرے اس کو چاہئے کہ مجھ پر درود بھیجے (ابویعلیٰ عن انسؓ)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے (زمین مین) گشت لگاتے پھرتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں (نسائی۔ابن حبان۔حاکم عن ابن مسعودؓ)

فرمایا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہ جبرئیل نے مجھے خوش خبری سنائی کہ آپ کا رب یہ فرماتا ہے کہ جو شخص آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا اس پر میں نے سجدۂ شکر ادا کیا (حاکم، احمد، عن عبدالرحمٰن بن عوفؓ)

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ''جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یوں درود پڑھا تو فرمایا کہ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ: اے اللہ تو پہنچادے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ایسی بیٹھنے کی جگہ جو تجھ سے بہت ہی قریب ہو قیامت کے روز۔

فرمایا رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس کو اس بات کی خوشی ہو کہ ہمارے اہل بیت پر درود بھیجتے ہوئے بھرپور پیمانے کے ذریعہ ثواب حاصل کرے تو یوں کہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ اَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ ترجمہ: اے اللہ رحمت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو نبی امی ہیں اور آپ کی بیبیوں پر جو مومنوں کی مائیں ہیں اور آپ کی اولاد پر اور اہل بیت پر جس طرح تو نے رحمت بھیجی ابرھیم پر اور آل ابراھیم پر بے شک تو تعریف کا مستحق اور بزرگی والا ہے (سنن ابوداؤد عن ابی ھریرہؓ)

اب ہم ان شخصیتوں کا ذکر کرتے ہیں جنھوں نے درود شریف سے متعلق کتب لکھ کر ہمیں درود کی اہمیت سے واقف کرایا۔

(۱) الحِصنُ الحَصِین

اس کتاب کے مولف محمد بن محمد بن محمد الجزری تھے ۷۵۱ھ میں پیدا ہوئے اور ربیع الاول ۸۸۳ھ میں وفات پائی۔ آپ محدث وفقیہ تھے اور تجوید وقرأت کے ماہر۔ آپ نے اپنی زندگی ہی میں شہرت پائی۔ حصن حصین ذکر اور دعاؤں کا مجموعۂ احادیث ہے جسے امام جرزی رحمۃ اللہ علیہ نے (۲۱) محدثین اکرام کی کتب سے جمع کر کے ترتیب دیا ہے۔ ان میں صحاح ستہ کے مولفین بھی شامل ہیں اس کتاب کو بہت مقبولیت اور شہرت حاصل ہوئی کہ مابعد جس کسی نے اذکار اور ادعیہ کا مجموعہ لکھا تقریباً سبھی نے اس کتاب کو سامنے رکھا۔ اس کتاب کو مؤلف نے ایسے وقت لکھنا شروع کیا جبکہ ملک میں مصائب و مظالم کا دور دورہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق و ہدایت سے مؤلف نے ۲۵ کتب کے اقتباسات سے یہ کتاب ترتیب دی اور اس کو مشکلات اور بربریت کے دور میں نجات کا ایک ذریعہ بنایا اسے ایک قلعہ کے طور پر استعمال کیا گیا تو امن وامان قائم ہو گیا۔ اس کی تمام دعائیں اور اذکار صحیح احادیث پر مشتمل ہیں۔ یہ مشائخ حضرات کا ایک معمول بنا ہوا ہے کہ مصیبت کے وقت اجتماعی طور پر اس کی سات منزلیں پڑھ کر دعائیں کرتے ہیں یا انفرادی طور پر روزآنہ ایک منزل پڑھی جاتی ہے اور مقصد براری کے لئے دعائیں کی جاتی ہیں۔ اس کتاب کی آخری یعنی ساتویں منزل میں درود شریف اور ان کے فضائل تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔

---

(۲) دَلائِلُ الْخَیْرَات

درود شریف کی مستند کتاب ''دلائل الخیرات'' کے مصنف علامہ ابوعبداللہ محمد بن سلیمان الجزولیؒ ہیں جن کا سلسلۂ نسب حسین بن علی بن ابی طالب تک پہنچتا ہے۔ آپ کا طریقہ شاذلیہ ہے جو براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے استفادہ کرتا ہے آپ کی اکثر تصانیف تصوف پر مبنی ہیں۔ آپ کے تلامذہ کی تعداد بیس ہزار سے زائد ہے جنھوں نے آپ سے حدیث کی نقل وروایت کی ہے۔ اس کے علاوہ علم فقہ وتفسیر کی تحصیل بھی کی ہے۔ آپ کے والد بزرگوار افریقہ کے ملک بربر ضلع سوس کے روساء میں شمار ہوتے تھے۔ آپ نے مراقش کے شہر فاس میں دینی تعلیم کا آغاز کیا اور ایک عرصہ تک وہیں تفسیر اور احادیث کا درس دیتے رہے۔ مابعد فاس سے ساحل ایف کی طرف چلے آئے۔ یہاں اُن کی ملاقات شیخ محمد بن عبداللہ سے ہوئی جن سے مولف نے علم تصوف حاصل کیا اور عبادت کے خلوت خانہ میں داخل ہو گئے' جہاں آپ چودہ برس تک مراقبے اور ریاضت کرتے رہے۔ پھر خلوت خانہ سے ہدایت خلق کے لئے باہر نکلے تو بارہ ہزار مومنین نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور گناہوں سے توبہ کیا اور خاص عابدین میں شمار ہوئے اور آپ سے خاص فیض حاصل کیا۔

آپ سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بڑے پابند اور عامل تھے آپ اپنے مریدین کے ہمراہ گھومتے ہوئے شہر فاس کے ایک گاؤں پہنچے تب ظہر کی نماز کا وقت ختم ہونے والا تھا۔ وضو کے لئے آپ بے چین تھے۔ پانی کی تلاش وجستجو میں ایک کنویں کے پاس پہنچ گئے مگر کنویں سے پانی نکالنے کی کوئی سبیل نہیں تھی۔ آپ ڈول اور رسی کی تلاش میں کنویں کے اطراف پھرتے رہے۔

اس کنویں کے کچھ فاصلہ پر ایک مکان تھا جس میں دروازہ پر ایک لڑکی کھڑی آپ کی یہ حالت دیکھ رہی تھی قریب آ کر کہنے لگی یا شیخ پریشانی کی کیا وجہ ہے آپ نے فرمایا وضو کے لئے پانی چاہتا ہوں لڑکی نے یہ سن کر کنویں میں تھوک دیا جس کی وجہ سے پانی میں جوش پیدا ہوا اور پانی اوپر اٹھ کر بہنے لگا اور لڑکی اپنے گھر چلی گئی۔ حضرت نے پانی سے وضو کیا اور نماز ادا کی۔

شیخ صاحب نماز ادا کرنے کے بعد اس لڑکی کے گھر پہنچے اور آواز دی۔ لڑکی باہر نکل آئی۔ آپ نے لڑکی کو اللہ اور رسول کا واسطہ دے کر کہا کہ سچ سچ بتاؤ کہ تمھیں یہ درجہ کیسے ملا اور تم نے یہ قوت کیسے حاصل کی۔ لڑکی نے کہا کہ آپ نے اللہ اور رسول کا واسطہ دیا ہے اسی لئے راز بتا دیتی ہوں۔ اس درود کو میں بہت پڑھتی ہوں اس کی برکت سے اللہ تعالٰی نے مجھے یہ مرتبہ عطا کیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ
صَلٰوۃً دَائِمَۃً مَّقْبُوْلَۃً تُؤَدِّیْ بِھَا عَنَّا حَقَّہُ الْعَظِیْمِ O

شیخ صاحب لڑکی سے اجازت لے کر روانہ ہوئے اور راستہ ہی میں یہ خیال پیدا ہوا کہ درود شریف پر ایک کتاب جمع کی جائے اور لڑکی کے درود کو اس میں شامل کیا جائے۔ چنانچہ آپ نے بڑی محنت سے درودوں کو جمع کرنا شروع کیا اور اس کا نام دلائل الخیرات رکھا۔ یہ کتاب آٹھ حزبوں پر مشتمل ہے اور ساری دنیا میں مقبول عام وخاص ہے۔

امام ابن جزولی رحمۃ اللہ علیہ نے یکم ربیع الاول ۸۷۰ھ میں نماز فجر کی پہلی رکعت کے دوسرے سجدے میں انتقال فرمایا اور بعد نماز ظہر اسی مقام سوس میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ اس کے ستر سال بعد مراقش کے ایک بادشاہ نے مقام سوس سے آپ کی نعش کو نکال کر ریاض الفردوس کے قبرستان میں دوبارہ دفن کروایا اور ایک عالیشان گنبد تعمیر کرائی۔ پہلی قبر سے جب آپ کا جسم نکالا گیا تو نعش بالکل تازہ تھی اور کفن بھی محفوظ تھا۔ چہرہ پرنور تھا۔ آپ کے گال پر جب انگلی سے دبایا گیا تو خون ہٹنے کی وجہ سے سفیدی محسوس ہونے لگی اور جب انگلی ہٹالی گئی تو سرخی موجود تھی۔

سارے اہل علم وعرفان کا اتفاق ہے کہ تلاوت قرآن کریم کے بعد باطنی صفائی اور (شیطان) کے دفعیہ کے لئے درود شریف پڑھنا بہترین ہتھیار ہے۔ جس کی فرضیت قرآن کریم سے ثابت ہے مؤلف نے درود کے فضائل وبرکات ثابت کرنے کے لئے دلائل الخیرات میں ایک باب قائم فرمایا ہے اور اس کی سب احادیث صحاح میں موجود ہیں۔ اس لئے تمام صالحین وعلماء کرام اس کا ورد کرتے ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بھی اس کے عامل تھے۔

(۳) اَوَائِلُ الخَیرَات

یہ درود شریف کا مجموعہ بحکم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرتب ہوا۔ اس کتاب کو دکن کے ایک عالم دین محمد عبد الغفور خاں نامی ابو عمارۃ والدین حمزوی حسنی وحسینی بن فیض محمد خاں ہاشمی حمزوی نے تصنیف کیا۔
مؤلف رحمۃ اللہ علیہ پائیگاہ خورشید جاہی حیدر آباد دکن کے ناظم تھے آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کی مروی احادیث سے درودوں کو جمع کر کے یاد کر لیا تھا اور انھیں کثرت سے پڑھا کرتے تھے آپ کی دیگر تالیفات بھی ہیں۔ مؤلف کی تاریخ پیدائش ۲۶ رشوال المکرم ۱۲۸۸ھ اور تاریخ وفات ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ ہے۔
اوائل الخیرات سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیا ہوا نام ہے جب سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ''تم درود پاک پر کتاب لکھو'' نامی صاحب نے عرض کیا کہ حضور! میں اس کا اہل نہیں ہوں تو ارشاد فرمایا ''تم لکھو اللہ پاک روح القدس کے ذریعہ تمہاری مدد فرمائیں گے۔''
اوائل الخیرات کو سات حزبوں میں تقسیم کیا گیا ہے چونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کے دن اوائل الخیرات لکھنے کا حکم دیا تھا اس لئے اسی دن ایک حزب لکھ کر مؤلف نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منظوری حاصل کی۔ اسی طرح وہ ہر حزب کو لکھ کر مراقبہ یا خواب یا بیداری میں منظوری حاصل فرماتے رہے۔

ایک دفعہ مؤلف خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوے
حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے۔
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نامی صاحب کا تعارف کراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ صحابہ سے مروی
احادیث سے انھوں نے درود جمع کیا ہے اور میں ان کو اپنی نگرانی میں تربیت دے رہا ہوں تو
حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا مرحبا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پھر حضرت غوث پاک

نے نامی صاحبؒ سے فرمایا تم اپنا پسندیدہ درود سناؤ۔ حضرت نامی رحمۃ اللہ علیہ نے جو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ عنہ) کے سلسلہ قادریہ کے ایک بزرگ حضرت شاہ فضل اللہ مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ اپنا پسندیدہ درود سنایا جو یہ ہے۔

بِاَبِی اَنْتَ وَاُمِّیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ الْاُمِّیِ ۔

ترجمہ: آپ پر میرے ماں باپ قربان اے نبی امی اور آپ پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''میں بھی تمہاری طرح پڑھتا ہوں یہ کہکر آپؓ نے بار بار پڑھنا شروع کر دیا اور آپؓ پر وجد کی حالت طاری ہوگئی۔ اس کے بعد نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا ''نامی تم بھی پڑھو۔'' نامی صاحب کہتے ہیں میں نے بھی پڑھا پھر ارشاد ہوا پڑھو اور تیسری بار بھی پڑھوایا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا اس درود کے الفاظ کہاں سے حاصل کئے عرض کیا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کی احادیث میں پایا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی میرے لئے اور ان سب کے لئے جو اس درود کو پڑھتے ہوں اور اُن سب کی شفاعت کا وعدہ فرمایا اور فرمایا یہ درود اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہے۔

آخر میں مولف نامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اوائل الخیرات میں بہت سی برکتیں اور نعمتیں دنیا وآخرۃ سے متعلق ہیں اس کو خلوص اور اعتقاد سے پڑھو۔

---

(۴) بَشائِرُ الخَیرَات

بشائر الخیرات حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف ہے۔اس میں درودوں کو آیات قرآنی سے پرنور بنایا گیا ہے معراج کی شب جس درود شریف کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ یہی درود شریف کا مجموعہ ہے☆☆ ☆اس کا ورد ۸ یا ۱۰ منٹ میں مکمل ہو جاتا ہے۔جس نے ایک بار ہی پڑھا ہو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب شب معراج عرش تک سیر فرمائی تو باری تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا اے محمد! یہ زمین کس کی ہے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے عرض کیا اے رب یہ تیری ملک ہے۔پھر حق تعالیٰ نے دریافت فرمایا یہ حجابات کس کے لئے ہیں۔آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جواب دیا۔۔۔۔تیرے لئے ہیں تو پھر حق تعالیٰ نے فرمایا یہ کرسی کس کے لئے ہے آپ نے جواباً فرمایا یہ تیرے لئے ہے پھر حق تعالیٰ نے دریافت فرمایا اے محمد! تو کس کے لئے ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر بسجود ہو گئے اور کچھ کہنے کے لئے تکلف فرمایا۔اس موقع پر حق جل علاء نے ارشاد فرمایا تو اس کے لئے ہے جو تجھ پر درود بھیجتا ہے اور تیرے شرف و بزرگی کو بڑھاتا ہے۔حضرت سیدی عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ اس کے بعد فرماتے ہیں یہ وہی درود ہے جس کا تعلق اس حدیث سے ہے اس سے رحمت کے ستر دروازے کھل جاتے ہیں اور جنت کی راہ کے عجائبات ظاہر ہوتے ہیں۔

یہ درود ہزار غلام آزاد کرنے، ہزار جانوں کی قربانی دینے ہزار دینار خیرات کرنے سے افضل ہے۔اس درود کی برکت سے معیشت میں آسانی ہوتی ہے۔اخلاق پاک ہوتے ہیں اور حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔درجے بلند ہوتے ہیں گناہ مٹ جاتے ہیں عیوب کی پردہ پوشی ہوتی ہے اور، کمتر برتر ہو جاتا ہے۔

جب آدمی مصائب میں گھر جاتا ہے تو یہ درود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس وسیلہ بن جاتا ہے اور اس کی ہر آیت مولیٰ تعالیٰ کے پاس اس کی شفیع بن جاتی ہے۔یہ درود نماز پڑھنے والوں اور قرآن پڑھنے والوں کے لئے ہے اس درود کے پڑھنے والے جنت میں پہلے جانے والوں کے ساتھ داخل ہونگے۔حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا اس کی بہت بڑی فضیلت ہے اس کا احصاء (شمار کرنا) ناممکن ہے۔

(۵) جَذْبُ القُلُوب

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی ایک کتاب ''جذب القلوب الی دیار المحبوب'' ہے۔اس کے اردو ترجمہ کا نام ''راحت القلوب'' رکھا گیا ہے۔عبدالحق محدث دہلوی نے جذب القلوب کے باب نمبر سترہ یعنی آخری باب کو درود شریف کے آداب وفضائل سے مزین کیا ہے۔

شیخ عبدالحق بن سیف الدین بن سعد اللہ ترکی بخاری دہلوی حنفی آغا محمد ترک کی اولاد میں تھے جو ترک وطن کر کے بخارا سے دہلی آگئے تھے۔علاء الدین خلجی کا زمانہ تھا۔قطب الدین ایبک اور تغلق شاہ کے دربار میں بھی شامل رہے۔حضرت عبدالحق کے دادا حضرت سعد اللہ نے درویشانہ زندگی اختیار کر لی تھی۔آپ کے والد نے تصوف پر کئی کتابیں لکھیں ان کو علم حدیث سے گہرا شغف تھا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ۹۵۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۰۵۲ھ میں وفات پائی۔حوض شمسی کے قریب ایک مقبرہ میں جو خود ان کا تیار کردہ تھا دفن کئے گئے۔

شیخ عبدالحق بڑے پایہ کے مصنف تھے چنانچہ انھوں نے سو سے زیادہ تصانیف چھوڑی ہیں۔آپ نے عمر تمام حدیث کی خدمت کرتے ہوئے گذار دی اس لئے آپ کو ہندوستان کا پہلا محدث کہا گیا ہے۔شاجہاں آپ کا بڑا معتقد تھا اور دعاؤں کے لئے آپ کے آستانے پر حاضر ہوا کرتا تھا۔

---

(٦) اَلقَوْلُ الْبَدِیْع

مصنف کا نام حافظ شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن ابی بکر عثمان السخاوی ہے۔ آپ مصر کے ایک دیہات سخا میں ربیع الاول ۸۳۱ھ میں پیدا ہوئے اور شعبان ۹۰۳ھ میں بمقام مدینہ منورہ وصال فرما گئے۔

آپ نے علوم دینیہ کو بڑی دلچسپی سے حاصل کیا چنانچہ مشہور ہے کہ آپ نے چار سو سے زائد علماء سے مختلف دینی علوم حاصل کئے اور ایک بڑے محدث مشہور ہوئے۔ مشرق وسطی کے بہت سے مقامات کا سفر کیا۔ کئی بار حج کئے اور مدینہ منورہ آتے جاتے رہے۔ آخری چند ماہ مدینہ منورہ میں رہ کر وفات پائی۔

آپ ایک عرصہ دراز تک مشہور و معروف محدث وفقیہ حافظ ابن حجر العسقلانی ؒ سے فیضیاب ہوتے رہے۔ آپ کی چند مشہور تصانیف درج ذیل ہیں۔

١۔ المقاصد الحسنة فی بیان الاحادیث ٢۔ القول البدیع فی الصلاة علی الحبیب الشفیع

٣۔ الفوائد الجلیلة فی الاسماء النبویة حدیث کی ایک معرکۃ الآراء کتاب جس میں درود کو موثر انداز میں پیش کیا گیا ہے القول البدیع جس سے کئی درود شمس الخیرات میں جمع کئے گئے ہیں۔

(۷) کتاب فضائل درود شریف

مترجم مولانا حکیم محمد اصغر صاحب فاروقی

ترجمہ: افضل الصلوٰۃ علی سید السادات

تالیف علامہ امام یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ امام یوسف بن اسمٰعیل النبہانی ۱۲۶۵ھ میں قبیلہ النبہان میں پیدا ہوئے۔علوم دینیہ کی تکمیل جامعہ ازھر میں کی۔یوسف نبھانی اپنے وقت کے زبردست عالم تھے۔کئی کتب کے مصنف' شہرۂ آفاق خطیب' مایہ ناز شاعر و ادیب تھے لبنان کے دار الخلافہ بیروت میں وہ عرصہ دراز تک عہدۂ قضاءت پر مامور رہے۔ان کی تصانیف میں ایمان اور عشق رسول کی مہک ملتی ہے۔اس کتاب میں انہوں نے اکابرامت کے ایسے ستاون درود پاک جمع کئے ہیں جو بارگاہ رسالت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں مقبول ہیں ان کے علاوہ آپ کی بیان کردہ دیگر احادیث کی تعداد تقریباً سو ہے۔

آپ نے ایک سفرِ حج میں اعلیٰحضرت احمد رضا خاں بریلوی سے ملاقات کی حضرت رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کی تصانیف سے بیحد متاثر ہوئے علامہ یوسف بھی حضرت احمد رضا خاں کی مشہور کتاب ''الدولة المكيه'' پر زبردست تقریظ لکھی ہے۔آپ نے ۱۳۴۷ھ میں انتقال فرمایا۔

(۸) کتاب آبِ کوثر

از حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب مہتمم دار العلوم امینیہ رضویہ محمد پور فیصل آباد۔

اردو میں درود شریف پر اب تک لکھی ہوئی چند مشہور کتب میں شمار ہوتی ہے۔اس کتاب میں ایکسو گیارہ احادیث جمع کی گئی ہیں۔ان کے علاوہ اور بھی دیگر احادیث موجود ہیں۔اس کے مطالعہ سے دلوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور عظمت پیدا ہوتی ہے اور عقیدت سے جسم میں خون جوش مارنے لگتا ہے۔یہ کتاب نہایت ترتیب و تہذیب سے مدون کی گئی ہے جو سابقہ کتب کا خلاصہ ہے جس میں سعادۃ الدارین اور ترجمہ افضل الصلوٰۃ علی سید السادات کو اہمیت حاصل ہے۔ترجمہ فضائل درود شریف کا ساٹھ فیصد سے زیادہ حصہ اس میں شامل ہے۔

(۹) نُزہۃُ المجالس جلد اول و دوم

یہ عظیم معلوماتی اسلامی انسائکلو پیڈیا ہے اس کے مولف ایک عالم دین مولانا عبدالرحمٰن صفوی ہیں مختلف دینی موضوعات کے تحت جہاں بھی ضرورت محسوس کی درود شریف کا ذکر کیا ہے۔

(۱۰) درود شریف کی زیر اکس کاپی

یہ تقریباً چار سو صفحات پر مشتمل ہے۔ درمیان سے بعض صفحات غائب ہیں اس کتاب کا نام اور مصنف کا نام دونوں نامعلوم ہیں۔ مولوی خورشید احمد صاحب د مام سے موصول ہوئی ہے۔ اس سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

(۱۱) سَعَادۃُ الدارین

امام محقق علامہ محمد یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی ہوئی درود شریف کی کتاب سعادۃ الدارین کا اردو ترجمہ دو جلدوں میں شائع ہوا ہے پہلی جلد ۷۶۸ اور دوسری جلد ۹۵۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ ان میں امام نبہانیؒ نے ایک سو تینتیس درود شریف کا خاص طور پر ذکر کیا ہے ان کے علاوہ اور کئی درود بھی تحریر میں لائے ہیں۔

اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود وسلام پڑھنے کی فضیلت احادیث کی روشنی میں تفصیل سے بیان کی گئی ہے۔

درود شریف وسلام سے متعلق لطائف اور حکایات بھی بیان کئے ہیں جن کی تعداد ایک سو پچیس ہے۔ ہر حکایت اور واقعہ کو لطیفہ سے تعبیر کیا ہے۔

سعادۃ الدارین دراصل درود شریف کا ایک انسائیکلو پیڈیا ہے اس میں درود کے مختلف الفاظ کی بڑے ہی اعلیٰ پیمانہ پر وضاحت کی گئی ہے منکرین و ناقدین درود کے تشفی بخش جوابات دئے گئے۔ جنھیں پڑھ کر بڑا سکون ملتا ہے اور مخالف مطمئن ہو جاتا ہے۔ اس کتاب کی جگہ جگہ جو وضاحت ملتی ہے اس سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت و اخلاص میں اضافہ ہوتا ہے۔ دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے مختلف درود اور تراکیب بھی بیان کی گئی ہیں۔ مولفؒ نے دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے کوئی چالیس اعمال پیش کئے ہیں اور ہر ایک دیدار کے لئے فائدہ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ آخر میں قضاء حاجات کے اعمال بھی بتائے ہیں۔

(۱۲) فضائل درود شریف

(از علامہ قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی قادری مدظلہ)

درود شریف کے عنوان پر اپنے مخصوص انداز اور منفرد نہج پر لکھی گئی علامہ قاضی سید شاہ اعظم علی صوفی قادری کی یہ کتاب نہایت معلومات آفریں ہے۔ زائد از ایک سو مستند و معتبر کتابوں سے ماخوذ مضامین کی جمع و ترتیب کچھ اس خوبی سے کی گئی ہے کہ شروع سے آخر تک قاری کی دلچسپی برقرار رہتی ہے۔ فاضل مصنف، دکن کے ایک مشہور صوفی و علمی گھرانے کے چشم و چراغ اور نجیب الطرفین حسینی سادات ہیں کہ آپ کے والد اور والدہ دونوں جانب سے آپ کا سلسلۂ نسب حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاملتا ہے۔ آپ حضرت سید الصوفیہ مفتی سید شاہ احمد علی صوفی قادریؒ کے فرزند اعظم و جانشین ہیں برصغیر ہند و پاک کے علاوہ بیرونی ممالک میں آپ کے بے شمار مریدین و معتقدین اور تلامذہ موجود ہیں۔ جامعہ نظامیہ اور عثمانیہ یونیورسٹی کے مشرقی و مغربی علوم سے آراستہ، قدامت و جدیدیت کے امتزاج کے حامل علامہ موصوف ایک سرکردہ عالم دین اور ممتاز خطیب اہلسنت ہونے کے ساتھ ساتھ قاضی شریعت، ہادی طریقت، مفسر و مقرر، ادیب و مترجم ماہر، سخنور و شاعر اور مصنف و مولف بھی ہیں جنھیں عربی، فارسی انگریزی اور اردو زبان و ادب پر گہرا عبور حاصل ہے۔ مختلف موضوعات پر اب تک مختلف زبانوں میں آپ کی کوئی (۲۵) کتابیں شائع ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہیں جن میں سے ایک کتاب پاکستان سے بھی شائع ہو چکی ہے۔ ماہنامہ ''رسالۂ صوفی اعظم'' کے چیف ایڈیٹر نیز کل ہند جمعیۃ المشائخ اور دیگر کئی دینی، مذہبی اور ادبی اداروں کے صدر بھی ہیں۔ درود شریف کے عنوان سے علامہ موصوف کے مقبول عام کتب میں دلائل الخیرات، بشائر الخیرات، اوراد قادریہ، اعظم البرکات اور گنجینۂ درود شریف کے آسان و سلیس اردو میں تراجم کے علاوہ کتاب ہٰذا موسوم بہ ''فضائل درود شریف'' شامل ہے جس میں پہلے درود شریف کے فضائل کو قرآنی آیات، احادیث شریفہ اور اقوال صحابہ و صالحین کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے پھر درود شریف سے متعلق کئی ایمان افروز واقعات درج کئے گئے ہیں۔ بعد ازاں درود شریف پڑھنے کے اوقات، مقامات اور اس کے آداب نیز درود شریف کے نادر و مجرب صیغے مع فضیلت و تاثیر پر علیحدہ علیحدہ ابواب ہیں۔

(۱۳) درودِ جمال

یہ درود مولانا محمد عبدالقادر خاں صاحب خسرؔو کا ترتیب دیا ہوا ہے جس کو محمد عبدالہادی خاں صاحب مرحوم نے شائع کیا ہے اس درود شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اعضائے جسمانی کے متعلق نہایت ہی محبت آمیز انداز میں بعض آیات قرآنی سے جوڑ دیا ہے۔

حضرت خسرؔو ۱۰؍جولائی ۱۹۰۶ء کو پیدا ہوئے اور ۹؍نومبر ۱۹۷۱ء کو وفات پائی۔ یہ حضرت محمد عبدالغفور نامیؒ مجمع السلاسل مصنف اوائل الخیرات کے بڑے فرزند اور ڈاکٹر محمد عبدالمعید خاں سابق صدر شعبہ عربی و ناظم دائرۃ المعارف کے بڑے بھائی ہیں۔ یہ نعتیہ کلام کے مشاہیر شعراء میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کا ایک مشہور سلام جو کہ اکثر جگہ پڑھا جاتا ہے۔

غلام حاضر ہیں آستاں پر سلام خیر الانام لیجئے
رسول اکرم سلام لیجے شفیع عالم سلام لیجئے

جو ہٹ گئی آپ کی عنایت، تو ہم پہ نازل ہوئی قیامت
نظر سے دُنیا کی گر گئے ہم اب اپنے گرتوں کو تھام لیجئے

بگڑ گئے ہیں سنوار دیجئے، گرے ہوئے ہیں سنبھال لیجے
ہے آپ کا شیوہ کارسازی اُسی سے اِس وقت کام لیجئے

قصور کرنا ہماری خصلت، معاف کرنا ہے خوئے حضرت
نہیں ہیں گو قابلِ عنایت، پر اپنی عادت سے کام لیجئے

درود تم پر سلام تم پر ہو رحمتِ حق تمام تم پر
یہی ہے ہم عاجزوں کا تحفہ دوام لیجئے مدام لیجئے

غریب خسرؔو کے پاس کیا ہے ستم رسیدہ ہے غم زدہ ہے
دلِ شکستہ کی نذر لیکر ہوا ہے حاضر غلام لیجئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن میں ارشاد ہے :

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (الاحزاب آیت نمبر ۵۶)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود ورحمت بھیجتے ہیں۔

اے ایمان والو! تم بھی اُن پر درود وسلام بھیجو۔

یہاں نبی سے مراد سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک ہے۔

یہاں صلوٰۃ کے معنی اللہ کی طرف سے رحمتیں و برکتیں اور نعمتیں ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوتی ہیں۔ اس سے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی عظمت و بزرگی اور مقام رفعت کا اظہار ہوتا ہے۔

فرشتوں اور مؤمنوں کی طرف سے جو صلوٰۃ (درود) ہوتی ہے وہ دُعا ہے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سرکار دو عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر رحمتوں اور برکتوں کو نازل کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔

اس لئے خطاب فرمایا تم بھی نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود اور سلام بھیجو۔ اس مخاطبت میں امت کو درود کے ساتھ سلام بھیجنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ سلام کے معنٰی سلامتی اور رحمت کے ہیں۔ یہاں پر سرکار کو نبی کہا اور دیگر انبیاء کو ان کے نام سے یاد فرمایا ہے اس میں کچھ مصلحتیں اور راز پوشیدہ ہیں۔

اس آیت شریفہ میں تین باتوں کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ، فرشتوں کی صلوٰۃ اور مومنوں کی صلوٰۃ۔ اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر خاص رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہے اور آپ کی تعریف وتوصیف بیان کی گئی ہے اور اس کی برکت سے حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مقام محمود (مقام شفاعت) پر پہنچینگے،

فرشتوں کے درود کا مطلب، فرشتوں کی دُعا ہے جو زیادتی اور بڑائی کو طلب کرتی ہے کہ اللہ اپنے اعلیٰ وارفع معیار سے جس کو حقیقتِ محمدی کا علم ہے، شانِ محمدی کے مطابق رحمتیں نازل فرمائے مؤمنین کا درود بھی دُعا ہے جو درخواست گذار ہیں کہ مالک الملک اپنے اعلیٰ ترین میعار سے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شانِ حقیقت کے مطابق برکتیں

اور رحمتیں نازل فرما۔ کیونکہ گنہگار اور عاجز بندے آپ کی شان اور حقیقت کو نہیں پہچان سکتے۔ اس لئے خالق کائنات اپنے علم کے مطابق حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود نازل فرمائے یعنی امتیوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ ہی کے ذمہ درود بھیجنے کی درخواست ہے۔ اس لئے صَلَّیْتُ عَلَی النَّبِی میں نبی پر درود بھیجتا ہوں نہیں کہا جائیگا اور سَلَّمْتُ عَلٰی مُحَمَّدٍ۔۔۔ میں محمد پر سلام بھیجتا ہوں نہیں کہا جائے گا بلکہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا جائیگا۔

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا :

''اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر فرمایا جو درود پہنچا تا رہتا ہے البتہ اہلِ شوق و محبت کا درود میں خود سنتا ہوں۔''

جب ایک فرشتہ سارے عالم کے درود سن کر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تک پہنچا تا ہے تو آپ کی ذات مبارکہ جو سارے فرشتوں اور انبیاء سے افضل ہے اور جو قربِ خاص کے مقام پر فائز ہے ضرور سنتی ہے اور جواب بھی دیتی ہے۔

درود و سلام بعض آئمہ کے نزدیک نماز میں واجب ہے چنانچہ قاعدے میں تشہد پڑھی جاتی ہے اس میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر سلام ہے۔ اس کے بعد درود پڑھا جاتا ہے جس کو درود ابراھیم کہتے ہیں بغیر درود (صلوٰۃ) کے نماز مکمل نہیں ہوتی۔

محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو صلوٰۃ (درود) ہے وہ اللہ کی طرف سے بھیجی جاتی ہے وہ نہایت ہی اعلیٰ ہے جو آپ کی ذاتِ مبارکہ سے متعلق ہے کیونکہ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے صلوٰۃ (درود) نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر بھیج رہے ہیں اور بھیجتے رہینگے۔ اس سے دوامی حالت ظاہر ہوتی ہے۔ البتہ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ یعنی اللہ تعالیٰ کا سلام تمام رسولوں پر ہے وقتی نعمت یا رحمت کو واضح کرتا ہے۔ اسی طرح سَلَامٌ عَلٰۤى اِلْ يَاسِيْنَ سَلَامٌ عَلٰى نُوْحٍ اور سَلَامٌ عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ بقیدِ جسدِ حیات میں ضرورت کے وقت کو ظاہر کرتا ہے۔

جب آیت کریمہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ نازل ہوئی تو صحابہ (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم تو آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتے رہتے ہیں اور نماز میں بھی سلام پڑھتے رہتے ہیں مگر آپ پر درود کس طرح بھیجیں۔ آپ نے فرمایا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی

اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ ہ

ترجمہ: اے اللہ درود (صلوٰۃ) بھیج (حضرت) محمد اور آلِ محمد پر جس طرح تو نے ابراھیم پر اور آل ابراھیم پر بھیجا اور برکت عطا فرما محمد پر آلِ محمد پر جس طرح تو نے برکت عطا فرمائی ابراھیم اور آلِ ابراھیم پر بیشک تو اچھے اوصاف اور بزرگی والا ہے۔

اس درود پاک میں آل ابراھیم کا ذکر ہے جس سے حضرت اسحاق اور حضرت اسمٰعیل علیھما السلام کی اولاد مراد ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) حضرت ابراھیم وحضرت اسماعیل (علیھما السلام) کی اولاد سے ہیں۔

درود پاک میں آپ کی طرف خصوصی اشارہ اور آل ابراھیم کی حیثیت عمومی ہے اس آیت میں آپ کو نبی سے یاد فرمایا ہے جس سے آپ کی عظمت و بزرگی ظاہر ہوتی ہے۔ جس طرح دنیا والے کسی اعلیٰ شخصیت کو خطاب کرتے ہوئے مختلف القاب جیسے فضیلت مآب، عزت مآب یا ہزا کسلینسی کہتے ہیں اسی طرح مولیٰ تعالیٰ نے آپ کو بجائے نامِ محمد کے نبی کہہ کر خطاب فرمایا ہے جو آپ کے لئے اعلیٰ ترین اعزاز ظاہر کرتا ہے۔

صلوٰۃ اور سلام کا فرق

قاضی عیاض نے بکر القریشی سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اللہ کی صلوٰۃ (درود) کا مطلب آپ کی بزرگی اور عزت میں زیادتی کرنا ہے اور غیر نبی پر صلوٰۃ کا مطلب اللہ کی رحمت ہے۔ (قول بدیع ص ۳۵)''

ابن حجر مکیؒ نے جوہر المنظم میں لکھا ہے:

''اللہ تعالیٰ سے صلوٰۃ، تعظیم سے منسلک رحمت ہے اور فرشتوں اور انسانوں سے حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے لئے سوالِ رحمت ودعا ہے''

الماوردی فرماتے ہیں کہ

''صلوٰۃ کے کئی معنٰی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صلوٰۃ کا مطلب رحمت 'فرشتوں کی طرف سے استغفار اور مومنوں کی طرف سے دُعائے رحمت ہے۔

یہ آیت حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ذاتِ مبارکہ پر صلوٰۃ وسلام کے وجوب پر دلالت کرتی ہے۔ پھر حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہو اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ صلوٰۃ کے علاوہ سلام کہکر امت کو آپ کے مطیع وفرمانبردار بن جانیکی تاکید کی گئی چنانچہ جب بھی حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام مبارک لیا جائے تو درود پڑھنا واجب ہے۔

حافظ سخاوی اور ابن عبد البر نے کہا کہ علمائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس آیت کریمہ کی رو سے ہر مسلمان کا درود بھیجنا فرض ہے اور زندگی بھر میں ایک بار پڑھنا بھی فرض ہے۔ مگر دیگر علماء اور صوفیہ کرام نے کہا کہ حضور پر کثرت سے درود پڑھنا فرض ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ درود بھیجتا رہتا ہے۔ اور سنت اس طرح ہے کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بھی نماز میں درود وسلام پڑھا ہے۔ حضرت امام شافعیؒ اور حضرت امام مالکؒ کے نزدیک نماز میں درود پڑھنا واجب ہے۔

ابو العالیہ کا قول بہت مناسب معلوم ہوتا ہے فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اپنے نبی پر صلوٰۃ کا مطلب آپ کی تعریف وتعظیم کرنا ہے فرشتوں وغیرھم کی صلوٰۃ کا مطلب ان کا اللہ تعالیٰ سے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر صلوٰۃ طلب کرنا اور یہاں طلب زیادتی ہے۔ سلام سے مراد عیوب ونقائص سے محفوظ رہنا ہے اور اسے ہر نقص سے مبرا ذکر کیا ہے۔ اب آپ کی یہ دعوت زمانے کے ساتھ ساتھ بلند تر ہوتی رہیگی اور امت بڑھتی رہیگی اور آپ کا ذکر بلند سے بلند ہوتا جائے گا۔ (الجواہر المنظم۔ ابن حجر)

علامہ قسطلانی نے اپنے شیخ سخاوی سے نقل کیا ہے۔ ہمارے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجنا ہماری طرف سے آپ کے لئے شفاعت نہیں ہے کیونکہ ہم جیسا کمتر افضل الانبیاء کی شفاعت نہیں کرسکتا لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس شخصیت کا بدلہ ادا کرنے کا حکم دیا ہے جو ہم پر احسانات وانعامات کی بارش برسائے ہیں اور ہم اس کا بدلہ دینے سے

عاجز ہوں تو کم از کم دعا کے ذریعہ اس کا بدلہ پیش کرینگے۔ (بدلہ پھر بھی ادا نہیں ہوسکتا) پس جب اُس نے ہمارے عجز کو دیکھا تو ہمیں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجنے کا حکم صادر فرمایا ''یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً''۔ ایک عالم نے کہا کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجنا ایمان کی سب سے بڑی علامت ہے اُن سے آپ کی محبت کے حق کو ادا کرنا ہے۔ آپ کی توقیر و تعظیم اور اس کی ہمیشگی حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا شکریہ ادا کرنا واجب ہے کیونکہ ہم پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم احسانات ہیں۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمارے لئے دزخ کی آگ سے نجات جنت کی ہوا میں داخل ہونے' آسان اسباب کے ذریعہ کامیابی کا حصول۔ ہر حیثیت سے سعادت حاصل کرنے اور ہمارے لئے بلند مناقب اور اعلیٰ مراتب میں داخل ہونے کا سبب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

''لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ'' (آل عمران آیت نمبر ۱۶۴)

ترجمہ: اللہ نے احسان کیا ایمان والوں پر کہ بھیجا اُن میں رسول' انہی میں کا۔ پڑھتا ہے اُن پر آیتیں اُس کی۔ اور پاک کرتا ہے ان کو یعنی شرک وغیرہ سے اور سکھلاتا ہے ان کو کتاب اور حکمت کی باتیں۔ اور وہ تو پہلے سے صریح گمراہی میں تھے۔

سلام کے متعلق شیخ ابو محمد الجوینی نے کہا ''پس اسے غائب میں استعمال نہیں کیا جائیگا اور انبیاء کے علاوہ وہ تنہا دوسروں پر بھی استعمال نہیں کیا جائیگا لیکن حاضر کے لئے اس کا خطاب کیا جائیگا۔ کہا جائیگا سَلَامٌ عَلَیْکُمْ یا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یا عَلَیْکُمْ۔ اسی پر اجماع ہے۔

آلہ کے معنی علامہ ابن حجر مکی نے اپنی کتاب الجوہر المنظم میں کہا ہے کہ امام شافعیؒ اور جمہور کے نزدیک آل سے مراد وہ ہیں جن پر زکوٰۃ لینا حرام ہے اور بنو ہاشم اور بنو مطلب کے مسلمان ہیں اور کہا گیا کہ اس سے آپ کی ازواج اور صرف بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد مراد ہیں۔ بعض نے کہا حضرت علیؓ عباسؓ جعفرؓ، عقیلؓ اور حمزہؓ کی اولاد ہیں۔ بعض اکابرین نے اس کی بڑی تفصیل بیان کی ہے کہا گیا کہ اس سے تمام امت اجابت مراد ہے حضرت امام مالکؒ کا اسی طرف میلان ہے۔ ازہری اور بعض شافعیہ نے اسے اختیار کیا ہے اور امام نوویؒ نے شرح مسلم میں اسی کو ترجیح دی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے یہ دین تمھارے باپ ابراھیم علیہ السلام کا دین ہے۔ پیغمبر امت کے روحانی باپ ہوتے ہیں اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کے روحانی باپ اور ساری امت آپ کی روحانی اولاد ہے۔ جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات امت کی مائیں (امھات المؤمنین) ہیں اور ساری امت ان کی روحانی اولاد ہے۔ اب آل میں ساری امت داخل ہوگئی۔

آدابِ تلاوتِ درود شریف

جسم پاک ہو، لباس پاک وصاف ہو اور جگہ بھی پاک ہو۔ باوضوء ہو یا تیمّم کے ساتھ درود پڑھے۔ بلا وضوء بھی پڑھ سکتے ہیں تو جہ کے ساتھ پڑھے۔ درود کے معنی سے بھی واقف ہو قبلہ رُخ ہو کر پڑھے۔ خوشبو لگائے۔ سرکار کا نام سنے تو کم از کم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ لے اور محبت سے انگوٹھوں کے ناخن کو بوسہ دیکر آنکھوں پر پھیر لے۔ یہ فرض یا واجب نہیں ہے بلکہ باعث برکت ہے اور ثبوت کے لحاظ سے درجہ استحباب میں ہے یعنی فعل مستحب ہے لیکن برکتیں بے شمار ہیں سید دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اذاں میں میرا نام سُنا اور انگوٹھوں کے ناخنوں کو بوسہ دیا، میں اس کا قائد ہوں اور اُسے جنت میں لے جاؤ نگا۔ (روایت حضرت ابو بکر صدیقؓ۔ علامہ سخاویؒ)

درود پڑھنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تحمید اور کبریائی بیان کرے اور اس کا شکر ادا کرے اور مزید یہ بھی کہہ لے تو بہتر ہے وسلام علیٰ المرسلین والحمدللہ رب العالمین O اور درود کے بعد بھی تسبیح، تحمید اور کبریائی بیان کرے تو مناسب ہے اگر درود کے بعد قرآنی یا ماثورہ دُعا بھی پڑھ لے تو بہتر ہے۔

درود شریف پڑھنے کے مقامات اور مواقع

وضوء کے بعد۔ تیمّم کے بعد۔ غسل کے بعد۔ نماز میں تشہد کے بعد۔ شافعیہ کے نزدیک قنوت کے بعد۔ نماز کے بعد۔ اذاں وا قامت سے قبل اور اذاں کے بعد' نیند سے اُٹھنے کے بعد' تہجد کے لئے وضوء کے بعد' ملاقات کے وقت' حمد کے بعد' نعت کے بعد' تہجد کے بعد مسجد میں داخل ہوتے وقت اور مسجد سے باہر نکلتے وقت۔ مسجد کے پاس سے گزرتے وقت۔ جمعہ کے بعد۔ شب جمعہ روز جمعہ' جمعہ کے بعد وعظ اور خطابوں کے موقع پر۔ صبح وشام اور سحر کے وقت۔ نماز جنازہ میں۔ میت کو قبر میں اُتارتے وقت۔ خطبہٗ نکاح میں۔ وبائی امراض کے زمانے میں۔ حالتِ احرام میں تلبیہ کے بعد۔ صفا ومروہ پر۔ تہلیل وتکبیر کے بعد' خانۂ کعبہ کو دیکھتے وقت' حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت' طواف کعبہ کے دوران۔ ملتزم میں حج کے مواقع میں' قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قریب۔ آثار نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور دیگر مقامات مقدسہ کے دیکھنے کے وقت مثلاً قبا' سبز گنبد مبارک وادی بدر۔ جبلِ اُحد وغیرہ۔ خرید وفروخت کے موقع پر۔ وصیت نامہ کی تحریر کے وقت۔ ارادۂ سفر اور سواری پر سوار ہوتے وقت اور اترتے وقت۔ بازار میں جاتے وقت' دعوت میں روانگی اور حاضری کے وقت گھر میں داخل ہوتے وقت۔ کوئی آفت کے پیش آنے کے بعد' تنگیٔ معیشت کے وقت۔ رنج ومصیبت کے وقت۔ جب کان میں آوازیں آئیں۔ چھینک کے وقت' بھولی بات کے وقت۔ بھول جانے کا خوف ہوتو۔ مولی کھاتے وقت' گناہ کے بعد تاکہ اس کا کفارہ ہوجائے۔ دُعا کے اول وآخر میں' کسی محفل کے اجتماع میں اور منتشر ہونے سے قبل۔ ہر محفل میں جو شعائرِ اسلام کے لئے ہو۔ حفظ قرآن کی دُعا میں' تعلیم و وعظ اور حدیث پڑھنے کے اول وآخر۔ جب کوئی چیز اچھی معلوم ہوتو' یہ درود شریف کے مستحب اوقات اور مقامات میں شمار کئے جائینگے۔ (راحت القلوب ۔۔۔۔۔۔)

فضائل درودِ شریف

(ماخوذ از جذب القلوب عبدالحق محدثِ دہلوی)

محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجنے کے فضائل و برکات بیحد و بیشمار ہیں جن کا احاطہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ احادیث صحیحہ سے، محدثین کرام اور علمائے امت سے جو معلومات ہمیں ملی ہیں انھیں مختصراً پیش کیا جاتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰآیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود و سلام بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود اور سلام بھیجو۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ جب ہم درود پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی موافقت بھی ہو جاتی ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فعل میں شامل ہو جاتے ہیں۔ ایک درود پڑھنے کے بدلے دس رحمتیں ملتی ہیں۔ **مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا** (پ '۸' قرآن سورۂ انعام آیت ۱۶۰)

ترجمہ: جو کوئی ایک نیکی کرتا ہے تو اس کے لئے دس گنا ثواب ہے (دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں)۔

اِلاَّ مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ عَمِلَ عَمَلاً صَالِحاً فَاُوْلٰئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنٰتٍ ط وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْراً رَّحِیْمًا (پ '۱۹' الفرقان آیت نمبر ۷۰) ترجمہ: جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور کوئی نیک کام کیا تو اللہ تعالیٰ بدل دیگا برائیوں کو نیکیوں سے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (درود شریف بھی استغفار ہے)

دس درجے اللہ کی طرف بلند ہوتے ہیں۔ دس غلام آزاد کرنے اور بیس غزوات میں شرکت کا ثواب دیا جاتا ہے۔ آخرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رسول رب العالمین اور شفیع المذنبین کی شفاعت کا مستحق ہوتا ہے۔ درود پڑھنے والے کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں۔ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا قرب نصیب ہوتا ہے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شہادت (گواہی) حاصل ہوتی ہے۔ قیامت کے دن دوسرے لوگوں سے پہلے حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ملاقات کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قیامت کے دن درود پڑھنے والوں کے ذمہ دار اور کفیل ہوتے

ہیں۔تمام گناہ بخشدئے جاتے ہیں تمام برائیوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔ یہاں تک کہ فرائض قضاء شدہ کا بھی کفارہ ہوجائیگا۔ درود کو صدقہ کا قائم مقام بلکہ ایک حدیث میں صدقہ سے افضل بھی بتایا گیا ہے۔تنگیوں کا دور ہونا۔ مرضوں کی شفا۔خوف رنج وغم کا دور ہونا۔دشمنوں پر فتح حاصل ہونا۔حضور(صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی محبت اور رضائے الٰہی کا حصول۔اللہ کے فرشتوں کا درود بھیجنا اور فرشتوں کا درود خوانوں سے محبت کرنا اور جس کے لئے فرشتے اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں اُس کا مقبول ہونا درود شریف کی چند ایک برکات میں شامل ہے۔درود شریف سونے کے قلم سے چاندی کے اوراق پر لکھے جاتے ہیں۔گشتی فرشتے درود کا نذرانہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں لے جاتے ہیں درود سے عمل صالح میں زیادتی ہوتی ہے اور مال و دولت میں اضافہ ہوتا ہے۔بدن کی طہارت اور قلب کی صفائی نصیب ہوتی ہے۔پل صراط پر گزرتے وقت نور کی زیادتی اور ثابت قدمی رہتی ہے۔درود خواں پل صراط سے آنکھ جھپکنے تک گذر جاتا ہے۔سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ درود خواں کا نام حضور(صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی خدمت میں پیش ہوتا ہے۔درود پڑھنے والے کا کثرت درود کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت دل میں پیدا ہوتی ہے اور مومنین بھی درود خوان سے محبت کرتے ہیں۔جو فرشتے درود کی محفل میں حاضر ہوتے ہیں وہ درود خوان کا نام سرکار دوعالم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی خدمت میں اس طرح پیش کرتے ہیں۔

''یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) آپ کا چاہنے والا عاجز امتی حکیم سید محمد غوث محی الدین شرفی بن سید شمس الدین قادری شرفی جو قبیلہ حسینی و حسنی سے تعلق رکھتا ہے آپ کی خدمت اقدس میں ہدیۂ درود و سلام پیش کرتا ہے''

اس کا بڑا فائدہ یہ بھی کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سلام کے جواب سے سرفراز کرتے ہیں۔ایک امتی کے لئے رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا جواباً سلام بہت بڑا اعزاز ہے جو باعث برکتِ و رحمت ہے۔آپ کی عادت کریمہ تھی کہ آپ سلام میں سبقت فرماتے تھے اسی طرح سلام کے جواب میں بھی۔حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر درود بھیجنے کا فائدہ یہ بھی ہے کہ تین روز تک فرشتے درود بھیجنے والے کے گناہ نہیں لکھتے۔لوگ درود خوان کی غیبت سے رک جاتے ہیں اور درود خوان بھی

دوسروں کی غیبت سے رک جاتا ہے۔ میزان میں درودخواں کے تمام صالح اعمال وزنی ہونگے اور قیامت کے روز پیاس نہیں لگے گی۔ جنت میں کثرت سے بیبیاں ملیں گی۔ اور عورتوں کو ان کی خواہشات کے مطابق بے حساب حسنات ملیں گی۔

دنیا و آخرت کے معاملات میں ہدایت و رہنمائی حاصل ہوگی آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجنا ذکر الٰہی اور شکر باری پر مشتمل ہے ذکر الٰہی اس طرح ہے کہ درودخوان جب "اَللّٰھُمَّ" کہہ کر اللہ تعالیٰ سے خطاب کرتا ہے تو یہ جمیع اسماء صفاتِ باری تعالیٰ پر مشتمل ہے جس کو وہ یاد کرتا ہے۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ دیگر بزرگوں سے روایت ہے کہ جس نے اللہ تبارک وتعالیٰ کو "اَللّٰھُمَّ" کے الفاظ سے یاد کیا تو گویا اس نے تمام اسماء الٰہی کے ساتھ اُسے یاد کرلیا۔ درودخواں کو جب درود شریف کی لذت و چاشنی حاصل ہوتی ہے تو اس کی روح کی قوت قوی ہوجاتی ہے۔ درود شریف فتوحات عظیمہ کا ایک ذریعہ ہے۔ اہل سلوک فرماتے ہیں جب شیخ کامل روحانیت کی تربیت دینے والا نہ ملے تو اتباع شریعت کے ساتھ درود شریف کی کثرت اس کی رہبری و رہنمائی کے لئے کافی ہوگی اور اس کی تربیت راست سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگرانی میں ہوگی اور وہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے بلاواسطہ فیض حاصل کریگا۔ طریقہ شاذلیہ جو طریقۂ قادریہ کی ایک شاخ ہے دربار نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بلاواسطہ فیوض و برکات حاصل کر کے خدا تک پہنچاتا ہے۔

فضائلِ درود ماخوذ از القَولُ البَدِیع ''محدث السخاوی''

درود شریف پڑھنے سے ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے اور مشکل وقت میں امداد بھی مل جاتی ہے۔ درود پڑھنے والے کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی قیامت کے دن درود خواں کو عرش کے سایہ میں جگہ ملیگی۔ کثرت درود کی وجہ سے دنیا و آخرت کی حاجات پوری ہوتی ہیں۔ درود شریف مجالس کی زینت ہے۔ درود شریف غربت اور مفلسی کا علاج ہے۔ کثرت سے درود پڑھنے والا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت قریب ہوگا۔ درود شریف کے ایصال ثواب سے مُردوں کے عذاب ختم ہو جاتے ہیں اور بہتر بدل کے طور پر جنت عطا کی جاتی ہے۔ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام لیتے وقت یا لکھتے وقت درود کا پڑھنا ثواب کا باعث ہے۔ جس کسی نے کسی پر تہمت لگائی اس کو چاہئے کہ فوراً درود پڑھ لے تا کہ وہ بَری ہو جائے۔ درود خواں کے گناہ بخش دئے جاتے ہیں اور اعمال پاک کر دئے جاتے ہیں۔ درود پڑھنے والے کے گناہ کے لئے فرشتے استغفار کرتے ہیں۔ اجر میں ایک قیراط کے برابر ثواب جو اُحد پہاڑ کے برابر ہوگا نامۂ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے۔ جس نے فرائض کے بعد تمام اوقات درود شریف پڑھنے میں صرف کیا اس کی دنیا و آخرت کے تمام امور کے لئے کافی ہے درود کا ثواب غلام آزاد کرنے سے بھی زیادہ ہے۔ قیامت کے ہولناکیوں سے نجات ملیگی اور اس کی برکت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی شہادت دینگے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا و رحمت حاصل ہوگی یعنی اللہ کے غیض و غضب سے محفوظ و مامون ہو جائیگا۔ پیاس نہ لگے گی اور آگ کے عذاب سے نجات ملیگی۔ زندگی میں درود خواں جنت میں اپنا مقام دیکھ لیگا۔ یہ ایک عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین عمل ہے۔ یہ نور ہے اور اللہ کی طرف سے دشمنوں کے خلاف امداد ہے۔ نفاق اور زنگ سے دل کو پاک و صاف کرتا ہے یہ تمام اعمال سے زیادہ بابرکت، افضل اور دارین کے نفع کے لحاظ سے بہت بہتر ہے۔

چالیس احادیث حفظ یعنی یاد کرنے کی فضیلت و برکت

چالیس احادیث کو زبانی یاد کرنے کی فضیلت پر جو احادیث حاصل ہوئی ہیں اُنھیں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے اس لئے کہ آئندہ درود کی فضیلت و برکت کے لئے پچاس (۵۰) احادیث پیش کی جارہی ہیں۔ ان میں سے قارئین کرام چالیس احادیث منتخب کر کے حفظ کرلیں اور ثواب کثیر حاصل کریں۔

حدیث نمبر(۱): قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِی اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثاً مِنْ اَمْرِدِیْنِهَا کُتِبَ فِي زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِي زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ کُنْتُ لَهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شَافِعاً وَ شَهِیْداً اَوْقِیْلَ لَهُ اُدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ (اربعین امام نووی)

ترجمہ: میری امت میں سے جو شخص چالیس (۴۰) حدیثیں امور دین کے متعلق حفظ کریگا وہ علماء کے گروہ میں لکھا جائیگا اور شہیدوں کے ساتھ اُٹھایا جائیگا اور میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کرونگا اور اس کے حق میں گواہی دونگا یا اس سے کہا جائیگا کہ تو جنت میں جس دروازہ سے چاہے داخل ہو۔

(۲) مَنْ کَتَبَ عَنِّي اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثاً رَجَاءَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُ غَفَرَلَهُ (منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند احمد حنبل)

ترجمہ: جو شخص بہ امید مغفرت چالیس حدیثیں لکھے گا۔ اللہ اس کو بخشدیگا۔

(۳) مَنْ تَرَکَ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثاً بَعْدَ مَوْتِهٖ فَهُوَ رَفِیْقِي فِي الْجَنَّةِ (کنوز الحقائق للمناوی برحاشیہ جامع صغیر)

ترجمہ: جو شخص اپنے مرنے کے بعد چالیس حدیثیں چھوڑ جائیگا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا۔

اس لئے اکثر مومنین چالیس احادیث چھپوا کر تقسیم کرتے ہیں تا کہ مذکورہ فیوض و برکات حاصل ہوں۔

اب یہاں سے ان احادیث کا سلسلہ شروع کیا جاتا ہے جن میں درود کی فضیلتوں اور برکتوں کا ذکر آیا ہے۔

فضائل درود شریف پر احادیث

(۱) عَنْ عَبدِ اللّٰہ بن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلّی اللّٰہ تعالیٰ علَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّمْ قَال : اِنَّ اَوْلیٰ النّاسِ بِي یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اکثَرُھُمْ علَیّ صَلوٰۃً۔(ترمذی جلد اول، کنز العمال جلد ۲)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے (دنیا میں) مجھ پر زیادہ درود پڑھا۔

(۲) عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہ علَیْہِ وَسَلَّمْ انَّہ قَالَ مَنْ صَلّی علَیّ صَلوٰۃً صلّی اللّٰہ علیہِ عشراً وکَتَبَ لَہٗ عشر حَسَنَاتٍ (ترمذی جلد اول صفحہ ۴)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے۔

(۳) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ علَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم مَنْ صَلّی علَیّ صلوٰۃً وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہ علَیْہِ عشرَ صَلوَاتٍ وَحُطّت عَنہُ عشرَ خَطِیاٰتٍ وَرُفِعَتْ لَہ عشرَ دَرجَاتٍ (تفسیر مظہری مشکوٰۃ ص ۸۶، دلائل الخیرات)

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دئے جاتے ہیں اور اس کے دس درجات بلند کردئے جاتے ہیں۔

(٤) عَنْ اَبِی طَلْحۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ علَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ یَوْمٍ وَالْبِشْرُ فی وَجْہِہٖ فَقَالَ اَنَّہٗ جَائَنِی جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ یَقُوْلُ اَمَا یُرْضِیْكَ یَا مُحَمَّدُ اَنْ لَا یُصَلِّی عَلَیْكَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْہِ عشراً وَلَا یُسَلِّمُ عَلَیْكَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِكَ اِلّاَ سَلَّمْتُ عَلَیْہِ عَشَرًا (شامی۔دارمی۔مشکوٰۃ)

تفصیلی وضاحت: حضرت ابوطلحہ نے فرمایا

میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ

بہت خوش اور ہشاش بشاش ہیں (اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں دیکھا تھا) میں نے حضور سے سبب دریافت کیا؟ فرمایا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے میں کیوں نہ خوش ہوں کہ ابھی ابھی (مجھے) جبرئیل یہ پیغام دے گئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ آپ کا کوئی امتی آپ پر ایک بار درود بھیجے تو میں اس پر دس بار رحمتیں بھیجوں (اور اس میں اس کے دس گناہ مٹادوں اواس کے دس درجے بلند کردوں'' اور جو ایک بار آپ پر سلام پڑھے تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں (لہٰذا آپ اپنی امت کو یہ خوشخبری سنادیجئے اور ساتھ ہی یہ بھی فرمادیجئے۔ اے امت اب تمھاری مرضی تم درود کم پڑھو یا زیادہ (القول البدیع السخاوی)

(۵) عَنْ اُبَیّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلَاتِیْ فَقَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ. قُلْتُ: اَلرُّبُعَ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ اَلنِّصْفَ. قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ. قُلْتُ: فَالثُّلُثَیْنِ. قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ. قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلَاتِیْ کُلَّھَا. قَالَ اِذاً یَکْفِیْ ھَمَّکَ وَیُکَفِّرُ لَکَ ذَنْبَکَ (ترمذی۔مشکوٰۃ،الزواجر)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں۔ آپ بتایئے کہ میں کتنا پڑھوں۔ فرمایا تو جتنا چاہے پڑھے۔ میں نے عرض کیا دیگر اوراد و وظائف میں سے چوتھا حصہ پڑھ لیا کروں تو فرمایا تو جتنا چاہے پڑھ اور اگر اس سے بھی زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا اگر زیادہ کرنے میں بہتری ہے تو میں نصف وقت درود پاک پڑھ لوں۔ فرمایا تیری مرضی اگر تو اس سے بھی زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ عرض کیا، اگر دوتہائی وقت درود پاک پڑھنے میں صرف کروں؟ تو آپ نے فرمایا تیری مرضی۔ اگر اس سے بھی زیادہ پڑھ لے تو تیرے لئے بہتر ہوگا اس پر میں نے عرض کیا اب تو سارا وقت درود پاک پڑھنے میں صرف کرونگا فرمایا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اگر تو ایسا کرے (یعنی سارا وقت درود ہی میں گذار دے) تو تیرے سارے کام سنور جائینگے اور تیرے سب گناہ بخش دئے جائینگے۔)

(٦) عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى. فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجِّلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ. قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اُدْعُ تُجَبْ. (ترمذی، ابوداؤد، نسائی، مشکوٰۃ)

ترجمہ: حضرت فضالہ بن عبید نے فرمایا ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اور نماز پڑھکر دعا مانگنے لگا۔ اے اللہ مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اے نمازی تو نے جلد بازی سے کام لیا۔ جب تو نماز پڑھا کرے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کر جو اس کی شان کے لائق ہے اور مجھ پر درود پڑھ کر دعا مانگ۔ اس کے بعد ایک اور آدمی آیا اس نے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر درود پاک پڑھا تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے نمازی تو دعا کر تیری دعا قبول ہوگی (اس سے معلوم ہوا کہ حمد وثنا کے بعد وسیلہ پیش کریں اور دُعا کریں۔)

(٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ اُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ وَبَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ (ترمذی، مشکوٰۃ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نماز پڑھی جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما تشریف فرما تھے۔ جب میں نماز پڑھکر بیٹھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا اور دُعا کی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو مانگ تجھے عطا کیا جائیگا، مانگ تجھے عطا کیا جائیگا۔

(٨) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَقَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهٗ سَبْعِيْنَ صَلٰوةً (القول البدیع)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بار درود پڑھے تو اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر رحمتیں بھیجتے ہیں۔

(۹) اَتَانِی آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّی عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْكَ مِنْ اُمَّتِكَ صَلٰوۃً كَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِھَا عَشَرَ حَسَنَاتٍ مَحَا عَنْہُ عَشَرَ سَیِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَہٗ عَشَرَ دَرَجَاتٍ وَرَدَّھَا عَلَیْہِ مِثْلَھَا ۔ (جامع الصغیر ج ۱)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو آپ کا امتی آپ پر ایک بار درود پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس امتی کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور درود پاک کے مثل اس پر رحمت بھیجتا ہے۔

(۱۰) اَكْثِرُوا الصَّلَاۃَ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ مَغْفِرَۃٌ لِذُنُوبِكُمْ وَاطْلُبُوا لِیَ الدَّرَجَۃَ وَالْوَسِیْلَۃَ فَاِنَّ وَسِیْلَتِی عِنْدَ رَبِّی شَفَاعَۃٌ لَكُمْ۔ (جامع الصغیر ج ۱)

ترجمہ: مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو۔ اس لئے کہ تمھارا درود پڑھنا تمھارے گناہوں کا کفارہ ہے اور میرے لئے اللہ تعالیٰ سے درجہ اور وسیلہ کی دُعا کرو کیونکہ اللہ کے دربار میں میرا وسیلہ تمھارے لئے شفاعت ہے۔

(۱۱) زَیِّنُوا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (جامع الصغیر جلد ۲)

ترجمہ: (رسول للہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پڑھ کر زینت بخشو ! کیونکہ تمھارا درود مجھ پر پڑھنا قیامت کے دن تمھارے لئے نور ہوگا۔

(۱۲) عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ قَالَ لِلْمُصَلِّیْ عَلَیَّ نُوْرٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَمَنْ كَانَ عَلَی الصِّرَاطِ مِنْ اَھْلِ النُّوْرِ لَمْ یَكُنْ مِنْ اَھْلِ النَّارِ (دلائل الخیرات مطبوعہ ناگپور)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود پڑھنے والے کو پل صراط پر عظیم نور عطا ہوگا اور جس کو نور عطا ہوگا وہ اہل دوزخ سے نہ ہوگا۔

یہی وہ نور ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ذکر فرمایا ہے۔

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ O

(پ ۲۷ سورہ حدید آیت نمبر ۱۲)

ترجمہ: جس دن دیکھیگا تو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو اُن کا نور ان کے آگے اور دائیں دوڑتا ہوگا اور فرمایا جائیگا تمھارے لئے آج جنتوں کی خوشخبری ہے جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں وہ ان جنتوں میں ھمیشہ رہینگے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

(۱۳) لَيَرِدَنَّ عَلَى الْحَوْضِ اَقْوَامٌ مَا اَعْرِفُهُمْ اِلَّا بِكَثْرَةِ الصَّلَاةِ عَلَيَّ

(شفا شریف۔ کشف الغمہ۔ القول البدیع)

ترجمہ: قیامت کے دن میرے حوض کوثر پر کچھ گروہ آئینگے جن کو میں، مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے کی وجہ سے پہنچان لونگا اور کہونگا آؤ میرے حوض سے پانی پیو۔ وہ دن انتہائی گرم اور نہایت ھولنا کیوں سے بھرا ہوا دن ہوگا۔ جب امتی کوثر لے پئے گا تو پھر اسے پیاس نہ لگے گی اور اُسے راحت اور سکون واطمینان حاصل ہوگا۔

(۱٤) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ (القول البدیع۔ الترغیب والترھیب، کشف الغمہ)

ترجمہ: جس نے مجھ پر دن بھر میں ہزار بار درود پڑھا وہ نہیں مرے گا جب تک کہ وہ جنت میں اپنی قیام گاہ نہ دیکھ لے۔

(۱٥) مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مِائَةً وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مِائَةً كَتَبَ اللّٰهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ بَرَاءَةً مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَةً مِنَ النَّارِ وَاَسْكَنَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ الشُّهَدَاءِ (القول البدیع۔ الترغیب والترھیب)

ترجمہ: جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو سو بار درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور دوزخ کی آگ سے بری ہے اور اس کو شھیدوں کے ساتھ رکھیگا۔

(۱۶) عَنْ اَبِی بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُنْتُ شَفِیْعَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (قول البدیع)

ترجمہ: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا جو مجھ پر درود پڑھے میں اس کا قیامت کے دن شفیع ہونگا۔

(۱۷) عَنْ اَبِی کَاھِلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا کَاھِلِ! مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ کُلَّ یَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاۃٍ وَکُلَّ لَیْلَۃٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حُبًّا لِّیْ وَشَوْقًا اِلَیَّ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ وَذَالِکَ الْیَوْمَ۔ (القول البدیع۔الترغیب والترھیب)

ترجمہ: حضرت ابو کاھل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابو کاھل! جو شخص مجھ پر جس دن اور جس رات ۳ ، ۳ بار میری محبت میں اور میری طرف شوق و رغبت سے درود پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے اس دن اور اس رات کے گناہ بخش دے۔

(۱۸) اَلصَّلَاۃُ عَلَیَّ نُوْرٌ لَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عِنْدَ ظُلْمَۃِ الصِّرَاطِ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّکْتَالَ لَہٗ بِالْمِکْیَالِ الْاَوْفٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَلْیُکْثِرْ مِنَ الصَّلَاۃِ عَلَیَّ (سعادۃ الدارین)

ترجمہ: اے میری امت تمھارا مجھ پر درود پڑھنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں تمھارے لئے نور ہوگا اور جو شخص یہ چاہے کہ قیامت کے دن اُسے اجر کا پیمانہ بھر بھر کر دیا جائے اُسے چاہئے کہ وہ مجھ پر درود کی کثرت کرے۔

(۱۹) صَلَاتُکُمْ عَلَیَّ مُحْرِزَۃٌ لِّدُعَائِکُمْ وَمَرْضَاۃٌ لِرَبِّکُمْ وَزَکوٰۃُ اَعْمَالِکُمْ (سعادۃ الدارین)

ترجمہ: تمھارا مجھ پر درود پڑھنا تمھاری دعاؤں کا محافظ ہے اور تمھارے لئے رب تعالیٰ کی رضا ہے اور تمھارے اعمال کی پاکی ہے۔

(۲۰) مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ کِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِکَۃُ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَہٗ مَادَامَ اِسْمِیْ فِیْ ذَالِکَ الْکِتَابِO
(سعادۃ الدارین۔نزھۃ الناظرین ص ۳۱)

ترجمہ: جس نے کتاب میں مجھ پر درود لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں رہیگا فرشتے اسکے لئے استغفار کرتے رہینگے۔

(۲۱) جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ فَشَکَا اِلَیْهِ الْفَقْرَ ضِیْقَ الْعَیْشِ وَالْمَعَاشِ. فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ اِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَكَ فَسَلِّمْ اِنْ کَانَ فِیْهِ اَحَدٌ اَوْ لَمْ یَکُنْ فِیْهِ اَحَدٌ ثُمَّ سَلِّمْ عَلَیَّ وَاقْرَاْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مَرَّةً وَاحِدَةً. فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَاَدَرَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ الرِّزْقَ حَتّٰی اَفَاضَ عَلٰی جِیْرَانِهٖ وَقَرَابَاتِهٖ (قول البدیع۔سعادۃ الدارین)

ترجمہ: ایک شخص نے آکرحضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے فقروفاقہ اورتنگی معاش کی شکایت کی تو اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو السلام علیکم کہہ چاہے کوئی گھر میں موجود ہو یا نہ ہو پھر مجھ پر سلام عرض کر اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اور ایک بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھ اور درود پڑھ۔اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کے دروازے کھول دئے حتی کہ اس کے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو بھی اس رزق سے۔۔۔۔پہنچا۔

(۲۲) لِکُلِّ شَیْءٍ طَهَارَةٌ وَغُسْلٌ وَطَهَارَةُ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنَ الصَّدْءِ اَلصَّلٰوةُ عَلَیَّ (القول البدیع)

ترجمہ: ہر چیز کے لئے طہارت اور غسل ہوتا ہے اور ایمان والوں کے دلوں کی زنگ (وکدورت) سے پاکی حاصل کرنا مجھ پر درود پڑھنا ہے۔

(۲۳) عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاةً کُتِبَ لَهٗ قِیْرَاطٌ وَالْقِیْرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ (القول البدیع)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔

(۲٤) قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکْثَرَ الصَّلَاةَ عَلَیَّ فِیْ حَیَاتِهٖ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی جَمِیْعَ الْمَخْلُوْقَاتِ اَنْ یَسْتَغْفِرُوْا لَهٗ عِنْدَ مَمَاتِهٖ (نزھۃ المجالس)

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے اپنی زندگی میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھا اس کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ ساری مخلوقات کو فرمائیگا کہ اس بندے کے لئے بخشش کی دعائیں کرو۔

(۲۵) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: ثَلَاثَةٌ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ يَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ قِيْلَ مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ فَرَّجَ عَنْ مَكْرُوْبٍ مِنْ اُمَّتِيْ وَاَحْيَا سُنَّتِيْ وَاَكْثَرَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ (قول البدیع۔سعادۃ الدارین)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تین شخص عرش الٰہی کے سایہ میں ہونگے جس دن کہ اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہوگا۔ صحابہ نے دریافت کیا کہ وہ خوش نصیب کون ہیں فرمایا ایک وہ شخص ہے جس نے میری امت کے فرد کی پریشانی دور کی۔ دوسرا وہ جس نے میری سنت کو زندہ رکھا اور تیسرا وہ شخص جس نے مجھ پر کثرت سے درود پڑھا۔

(۲۶) اِنَّ اللّٰهَ سَيَّارَةً مِنَ الْمَلٰئِكَةِ يَطْلُبُوْنَ حِلَقَ الذِّكْرِ فَاِذَا اَتَوْا عَلَيْهَا حَفُّوْا بِهِمْ ثُمَّ بَعَثُوا اَيْدِيَهُمْ اِلَى السَّمَاءِ اِلٰى رَبِّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا آتَيْنَا عَلٰى عِبَادٍ مِنْ عِبَادِكَ يُعَظِّمُوْنَ اٰلَائَكَ وَيَتْلُوْنَ كِتَابَكَ وَيُصَلُّوْنَ عَلٰى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَسْئَلُوْنَكَ لِاٰخِرَتِهِمْ وَدُنْيَاهُمْ فَيَقُوْلُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى غَشُّوْهُمْ رَحْمَتِيْ فَيَقُوْلُوْنَ يَارَبِّ اِنَّ فِيْهِمْ فُلَانًا الْخَطَّاءَ اِنَّمَا اَتَاهُمْ اِيْمَانًا فَيَقُوْلُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى غَشُّوْهُمْ رَحْمَتِيْ فَهُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ (سعادۃ الدارین)

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی طرف سے کچھ فرشتے مقرر ہیں کہ وہ ذکر کے حلقوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں جب وہ کسی حلقہ ذکر پر آتے ہیں تو ان کو (حلقے والوں کو) گھیر لیتے ہیں پھر اپنے میں سے ایک گروہ کو قاصد بنا کر آسمان کی طرف رب العزۃ کی بارگاہ میں بھیجتے ہیں۔ وہ فرشتے جا کر عرض کرتے ہیں۔ یا اللہ ہم تیرے بندوں میں سے کچھ ایسے بندوں کے پاس گئے تھے جو تیرے انعامات کی تعظیم کرتے ہیں، تیری کتاب پڑھتے ہیں اور تیرے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں اور تجھ سے اپنی آخرت ودنیا کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو۔ فرشتے عرض کرتے ہیں

اے ہمارے رب ان میں فلاں شخص بڑا مجرم اور گنہگار ہے وہ کسی کام کے لئے آیا تھا (اور ٹھہر گیا)۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کو بھی میری رحمت سے ڈھانک دو کہ یہ آپس میں مل بیٹھنے والے ایسے لوگ ہیں (حلقہ ذکر کے) کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کوئی بھی بدنصیب نہیں رہتا۔

(۲۷) ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ یہ حلقۂ ذکر کے لوگ جب ذکر سے فارغ ہوجاتے ہیں تو فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں ان لوگوں کے لئے خوشخبری ہے۔ اب یہ لوگ اپنے گھروں کو بخشے ہوئے جا رہے ہیں۔
(القول البدیع۔ سعادۃ الدارین)

(۲۸) اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ بِهَا عَشَرًا ثُمَّ اسْئَلُوا اللّٰهَ تَعَالٰى لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَرْجُوا اَنْ اَكُوْنَ هُوَ اَنَا۔ فَمَنْ سَئَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ (سعادۃ الدارین)

ترجمہ: جب تم اذان سنو تو تم بھی ایسے ہی کہو جیسے موذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اس درود کے بدلے دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر میرے لئے اللہ سے وسیلہ کی دُعا کرو کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے وہ صرف اور صرف ایک ہی بندہ کے لئے بنایا گیا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ اللہ کا بندہ میں ہی ہوں۔ لہٰذا جو شخص میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دُعا کریگا اس کو میری شفاعت نصیب ہوگی۔

(۲۹) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً اَكْثَرُكُمْ اَزْوَاجًا فِي الْجَنَّةِ
(قول البدیع، سعادۃ الدارین، کشف الغمہ)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (اے میری امت) تم میں سے جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھیگا اس کو جنت میں حوریں زیادہ دیجائیں گی۔

جمعہ کی رات اور دن درود پڑھنے کی فضیلت

(۳۰) اَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فِي اللَّيْلَةِ الْغَرَّاءِ وَالْيَوْمِ الْأَزْهَرِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيَّ ۔
(الجامع الصغیر ج ۱)

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جمعہ کی چمکتی ودمکتی رات میں اور جمعہ کے روشن دن میں مجھ پر درود کی کثرت کرو کیونکہ تمھارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

(۳۱) اَكْثِرُوا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ كُنْتُ لَهُ شَهِيْدًا وَشَافِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔ (جامع الصغیر ج۱)

ترجمہ: (فرمایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات درود کی کثرت کرو اور جو ایسا کریگا میں قیامت کے دن اس کا گواہ اور شفیع (شفاعت کرنے والا) ہونگا۔

(۳۲) اِنَّ اَقْرَبَكُمْ مِنِّيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ اَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ صَلَاةً فِي الدُّنْيَا ۔ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ قَضَى اللّٰهُ لَهُ مِائَةَ حَاجَةٍ سَبْعِيْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْاٰخِرَةِ وَثَلَاثِيْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا ثُمَّ يُوَكِّلُ اللّٰهُ بِذٰلِكَ مَلَكًا يُدْخِلُهُ فِي قَبْرِي كَمَا تَدْخُلُ عَلَيْكُمُ الْهَدَايَا يُخْبِرُنِيْ بِمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ بِاسْمِهٖ وَنَسَبِهٖ اِلٰى عَشِيْرَتِهٖ فَاُثْبِتُهٗ عِنْدِيْ فِي صَحِيْفَةٍ بَيْضَاءَ (سعادۃ الدارین)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روز قیامت ہر مقام اور ہر جگہ پر تم میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر درود پاک کی کثرت کی ہوگی اور تم میں سے جو جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر درود پڑھیگا اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں جن میں آخرۃ کی ستر اور دنیا کی تیس (۳۰) ہوں گی پوری فرمائیگا پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر فرماتا ہے جو اس درود پاک کو لے کر میرے پاس حاضر ہوتا ہے جیسے تمھارے پاس ہدیئے آتے ہیں اور وہ فرشتہ عرض کرتا ہے کہ حضور یہ درود پاک کا ہدیہ فلاں امتی اور فلاں کا بیٹا فلاں قبیلہ کا شخص آپ کے لئے بھیجا ہے تو میں اس درود پاک کو نور کے سفید صحیفہ میں محفوظ کر لیتا ہوں۔

(۳۳) اَفْضَلُ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوا

فِيْهِ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ وَبَلِيْتَ. قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ (سعادۃ الدارین)

ترجمہ: تمھارے دنوں میں افضل دن جمعہ کا ہے۔ اسی دن آدم (علیہ السلام) کی پیدائش ہوئی اسی دن اُن کا وصال ہوا۔ اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ اسی دن مخلوق پر بے ہوشی طاری ہوگی لہٰذا تم اس دن (جمعہ کو) مجھ پر کثرت سے درود پڑھو کیونکہ تمھارا درود میرے پاس پیش کیا جاتا ہے۔

صحابہ (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (درود) کیسے حضور کی بارگاہ میں پیش ہوگا حالانکہ انسان قبر میں جا کر بوسیدہ ہو جاتا ہے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے اجسام کا کھانا زمین پر حرام کردیا ہے (یعنی نبیوں کے پاک جسم قبروں میں صحیح وسلامت رہتے ہیں) لہٰذا تمھارا درود میرے وصال کے بعد بھی میرے دربار میں اسی طرح پیش کیا جائیگا۔

(۳۴) عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلٰوةَ الْعَصْرِ يَوْمَ الْجُمْعَةِ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَقُوْمَ مِنْ مَكَانِهِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا ثَمَانِيْنَ مَرَّةً غُفِرَتْ لَهٗ ذنوبه ثَمَانِيْنَ عَامًا وَ كُتِبَ لَهٗ عِبَادَةُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً۔" (سعادۃ الدارین)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد ہی اسی جگہ بیٹھے ہوئے اَسّی (۸۰) بار یہ درود شریف پڑھا تو اس کے اَسّی (۸۰) سال کے گناہ بخش دیئے جائینگے اور اس کے نامہ اعمال میں اَسّی (۸۰) سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائیگا۔ وہ درود شریف یہ ہے "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا" O

دوسری حدیث میں ہے کہ "جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو یہ درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ میں تمھارے لئے دُعا واستغفار کرتا ہوں (ابوداوٗد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا درود خواں امتی کے لئے اور آپ کا استغفار امتی کے حق میں یقیناً باعث نجات ہے۔

جمعہ کے دن تمام درود خوانوں کے ساتھ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت میں جائینگے

کثرت سے درود پڑھنے کی ایک وجہ ابن قیمؒ نے یہ بیان کی کہ بلا شبہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام اقوام کے سردار ہیں اور جمعہ کا دن سید الایام ہے اس لئے آپ پر جمعہ کے دن درود پڑھنے کی بڑی فضیلت ہے۔ دوسرے ایام کو یہ فضیلت حاصل نہیں اور وہ بزرگی آپ ہی کے ذریعہ حاصل ہوئی۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کے لئے اس دن میں دنیا و آخرۃ کی بھلائی جمع کر دی ہے اور سب سے بڑا اعزاز وہ ہے جو آپ کو جمعہ کے روز حاصل ہے یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ اہل جنت کے تمام حاجات اور ضروریات کی تکمیل کریگا اور فائدہ پہنچائیگا۔ پھر کوئی سوال رد نہیں کیا جائیگا اور اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شکریہ اور حق ادا کرنے کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ اس دن اور اس کی رات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھیں۔

حضرت امام حنبلؒ نے کہا کہ جمعہ سید الایام ہے اور شب جمعہ بڑی فضیلت کی رات ہے اور یہ رات شب قدر سے بھی افضل ہے اسی رات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مادۂ نور حضرت بی بی آمنہؓ کے بطن میں قرار پایا جو تمام بھلائیوں کی بنیاد ہے۔

فرمایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص نے مجھ پر جمعہ کے روز سو (١٠٠) بار درود پڑھا اس کے اسی (٨٠) سال کے گناہ بخش دیئے جائینگے۔

جس نے مجھ پر جمعہ کے دن ایک ہزار بار درود پڑھا وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک وہ اپنا ٹھکانا جنت میں نہ دیکھ لیگا۔ حافظ سخاوی محدث کہتے ہیں کہ امام شافعیؒ نے فرمایا میں ہر حال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود کو پسند کرتا ہوں اور خاص طور پر جمعہ کے روز اور جمعہ کی رات کو زیادہ پسند کرتا ہوں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کے ایسے فرشتے ہیں جن میں سے ہر ایک ایک خاص نور سے پیدا کیا گیا ہے وہ صرف جمعہ کے دن اور اس کی رات کو اترتے ہیں ان کے ہاتھوں میں سونے کی قلمیں اور نور کے کاغذ ہوتے ہیں اور وہ صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہی درود

لکھتے ہیں۔

مفاخراسلام میں یہ بھی ہے کہ خالد بن کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تکیہ کے بازو ایک کاغذ ملا جس پر لکھا تھا کہ ''براء ۃ من النار والنفاق لخالد بن کثیر'' ''یعنی خالد بن کثیر کی نجات ہوگئی جھنم اور نفاق سے'' جب ان کے گھر والوں سے دریافت کیا گیا کہ ان کا عمل کیا تھا جس کی وجہ سے انھیں یہ اعزاز حاصل ہوا تو گھر والوں نے کہا ہر جمعہ کو پانچ ہزار (۵۰۰۰) بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے تھے۔

مفاخراسلام کی ایک حدیث ہے کہ ''من صلی علی یوم الخمیس مائۃ مرۃ لم یفتقر ابدا'' جس نے جمعرات کے دن مجھ پر ایک سو (۱۰۰) بار درود بھیجا وہ کبھی فاقہ میں مبتلا نہوگا۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے ''فانہ یوم مشھود تشھد الملائکۃ ''یعنی روز جمعہ وہ دن ہے کہ جس میں دربار الٰہی کے مقرب فرشتے یہاں موجود رہتے ہیں اور درود پڑھنے والے کا درود سن کر مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

فرمایا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جو شخص جمعہ کو مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ درود عرش کے نیچے ٹھیرتا ہے اور فرشتہ اس درود بھیجنے والے پر ضرور درود بھیجتا ہے۔

دوسری حدیث میں آیا ہے کہ'' اکثروا علی من الصلاۃ فی اللیلۃ الغراء والیوم الاغر ''مجھ پر روشن دن اور روشن رات کو درود پڑھا کر (کنایہ ہے شب جمعہ اور روز جمعہ) بہ نسبت دوسرے ایام کے۔ بعض علماء نے کہا کہ جمعہ اور شب جمعہ کی خصوصیت سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بنفس نفیس صلوٰہ وسلام کا جواب دیتے ہیں۔

بعض نے کہا کہ آپ محبت واخلاص سے پڑھنے والوں کا درود بذات خود سماعت فرماتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن ایک ہزار (۱۰۰۰) بار درود پڑھیگا جب تک اپنا ٹھکانا جنت میں نہ دیکھ لے گا وہ دنیا سے نہ جائیگا۔ وہ درود یہ ہے:''اللھم صل علی محمد وآلہ الف الف مرۃ'' (راحت القلوب) جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو وہ درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے میں تمھارے لئے دعا واستغفار کرتا ہوں۔ (ابوداؤد)

(۳۵) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اَکْثِرُوا الصَّلَاۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ یَوْمٌ مَشْھُوْدٌ وَّ تَشْھُدُہُ الْمَلٰئِکَۃُ لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُہٗ حَیْثُ کَانَ قُلْنَا وَ بَعْدَ وَفَاتِکَ؟ قَالَ: وَبَعْدَ وَفَاتِیْ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ (جلاء الافہام لدین قیم تلمیذ ابن تیمیہ)

ترجمہ: ابی درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر ہر جمعہ کثرت سے درود پڑھو کیونکہ یہ یوم مشہود ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جو بندہ مجھ پر درود پڑھیگا وہ بندہ جہاں بھی ہو اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ کے وصال کے بعد بھی آپ تک درود پڑھنے والے کی آواز پہنچے گی۔ فرمایا ہاں بعد وصال بھی سنوں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے اجساد حرام کردئے ہیں (یعنی ہمیشہ صحیح وسالم رہتے ہیں)

(۳۶) عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اَتَی الْمِنْبَرَ فَلَمَّا رَقِیَ الدَّرَجَۃَ الْاُوْلٰی فَقَالَ آمِیْنَ ثُمَّ رَقِیَ الثَّانِیَۃَ فَقَالَ آمِین۔ ثُمَّ رَقِیَ الثَّالِثَۃَ فَقَالَ آمین۔ فَقَالُوا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سَمِعْنَاکَ تَقُوْلُ آمین ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔ قَالَ: لَمَّا رَقِیْتُ الدَّرَجَۃَ الْاُوْلٰی جَاءَنِیْ جِبْرَئِیْلُ (علیہ السلام) فَقَالَ شَقِیَ عَبْدٌ اَدْرَکَ رَمْضَانَ فَانْسَلَخَ مِنْہُ وَلَمْ یُغْفَرْ لَہٗ فَقُلْتُ آمین۔ ثُمَّ قَالَ شَقِیَ عَبْدٌ اَدْرَکَ وَالِدَیْہِ اَوْ اَحَدُھُمَا فَلَمْ یُدْخِلَاہُ الْجَنَّۃَ فَقُلْتُ آمین ثُمَّ قَالَ شَقِیَ عَبْدٌ ذُکِرْتَ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْکَ فَقُلْتُ آمین۔ (القول البدیع)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ممبر پر تشریف فرما ہوئے۔ جب پہلی سیڑھی چڑھا تو فرمایا آمین اور دوسری سیڑھی پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا آمین اور جب تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا آمین۔

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ حضور تین بار آمین کہنے کا کیا سبب ہوا تو فرمایا جب میں نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرئیل حاضر ہوئے اور کہا بد بخت ہو وہ شخص جس نے رمضان المبارک پایا او وہ

بخشا نہ گیا' میں نے کہا آمین۔ دوسرا بد بخت وہ شخص ہے جس نے اپنی زندگی میں والدین کو یا ایک کو پایا اور انھوں نے خدمت کے سبب اُسے جنت میں نہ پہنچایا (یعنی وہ ان کی خدمت نہ کر کے جنت حاصل نہ کر سکا) میں نے کہا آمین تیسرا وہ شخص بد بخت ہے جس کے پاس آپ کا ذکر ہوا اور اُس نے آپ پر درود نہ پڑھا تو میں نے کہا آمین۔

(۳۷) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيْهِ بِذِكْرِ اللّٰهِ ثُمَّ بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ فَهُوَ اَقْطَعُ وَاَكْتَعُ۔ (مطالع المسرات)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر با مقصد کام جو بغیر اللہ کے ذکر اور بغیر درود کے شروع کیا جائے وہ بے برکت اور خیر سے کٹا ہوا ہے۔

(۳۸) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَسِرَتْ عَلَيْهِ حَاجَةٌ فَلْيُكْثِرْ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَيَّ فَاِنَّهَا تَكْشِفُ الْهُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ وَالْكُرُوْبَ وَتُكْثِيْرُ الْاَرْزَاقَ وَ تَقْضِي الْحَوَائِجَ۔
(دلائل الخیرات مطبوعہ ناگپور)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو تو وہ مجھ پر درود شریف کی کثرت کرے کیونکہ درود شریف پریشانیوں اور دکھوں اور مصیبتوں کو دور کرتا ہے اور رزق بڑھاتا ہے اور حاجتیں برلاتا ہے۔

(۳۹) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الترمذی۔المشکوٰۃ)

ترجمہ: حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''دعا زمین اور آسمان کے درمیان معلق رہتی ہے جب تک تو حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھے وہ اوپر چڑھ نہیں سکتی۔

(۴۰) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ حَاجَةً فَأَبْدَوْا بِالصَّلَاةِ عَلَيَّ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَكْرَمَ مِنْ اَنْ يُسْأَلَ حَاجَتَيْنِ فَيَقْضِيَ اِحْدَاهُمَا وَيَرُدَّ الْاُخْرٰى۔ (نزھۃ المجالس ج ۲)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جب تم اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگو تو پہلے درود شریف پڑھو کیونکہ اللہ تعالیٰ کریم

ہے اس کے کرم سے یہ بات بعید ہے کہ اس سے دو دعائیں مانگی جائیں تو وہ ایک کو قبول کرے اور دوسری کو رد کر دے۔

(۴۱) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوبٌ حَتّیٰ یُصَلِّیَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ (سعادۃ الدارین)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر دعا روک دی جاتی ہے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھا جائے۔

(۴۲) مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلوٰۃً وَّاحِدَۃً صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشرًا وَمَنْ صَلّیٰ عَلَیَّ عَشرًا صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ مِائَۃً وَمَنْ صَلّیٰ عَلَیَّ مِائَۃً صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ اَلْفاً وَمَنْ صَلّیٰ عَلَیَّ اَلْفاً زَاحَمَتْ کَتِفُہٗ کَتِفِی عَلیٰ بَابِ الْجَنَّۃِ۔ (سعادۃ الدارین۔القول البدیع)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر سو(۱۰۰) رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو(۱۰۰) بار درود پڑھے اللہ تعالیٰ ہزار بار رحمتیں نازل فرماتا ہے جو مجھ پر ہزار بار درود پڑھے جنت کے دروازے پر اس کا کندھا میرے کندھے سے لگا ہوا داخل ہوگا۔

(۴۳) اِنَّ اللّٰہَ لَیَنْظُرُ اِلیٰ مَنْ یُّصَلِّیْ عَلَیَّ وَمَنْ نَظَرَ اللّٰہُ اِلَیْہِ لَا یُعَذِّبُہٗ اَبَدًا (کشف الغمہ)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اُس بندہ پر نظر رحمت فرماتا ہے جو مجھ پر درود پڑھتا ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ رحمت کی نظر رکھے اُسے کبھی عذاب نہیں دیتا۔

(۴۴) مَنْ قَالَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَعَلیٰ جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَعَلیٰ قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ رَاٰنِی فِی مَنَامِہٖ وَمَنْ رَاٰنِی فِی مَنَامِہٖ رَاٰنِی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ رَاٰنِی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شَفَعْتُ لَہٗ وَمَنْ یَشْفَعْتُ لَہٗ شَرِبَ مِنْ حَوْضِیْ وَحَرَّمَ اللّٰہُ جَسَدَہٗ عَلَی النَّارِ۔
(کشف الغمہ۔القول البدیع)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ درود پڑھے گا اس کو خواب میں میری زیارت ہوگی اور جس نے خواب میں مجھے دیکھا وہ مجھے قیامت کے دن بھی دیکھیگا اور جو مجھے قیامت کے دن دیکھ لے گا میں اس کی

شفاعت کروں گا اور میں جس کی شفاعت کرونگا وہ حوض کوثر سے پانی پئے گا اور اس کے جسم پر اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ حرام کردیگا۔

(٤٥) وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ جَعَلَ لِاُمَّتِیْ فِی الصَّلٰوةِ عَلَيَّ اَفْضَلَ الدَّرَجَاتِ (کشف الغمہ)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر فرمایا کرتے تھے بالتحقیق اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لئے مجھ پر درود پڑھنے میں بہترین درجے مخصوص کرر کھے ہیں۔

(٤٦) مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ طَهُرَ قَلْبُهٗ مِنَ النِّفَاقِ كَمَا يُطَهَّرُ الثَّوْبُ الْمَاءُ (کشف الغمہ)

ترجمہ: جو مجھ پر درود پڑھے تو اس کا درود اس کے دل سے نفاق کو اسی طرح پاک کرتا ہے جیسے کپڑے کو پانی پاک و صاف کردیتا ہے۔

(٤٧) اَلدُّعَاءُ بَيْنَ صَلَاتَيْنِ لَا يُرَدُّ (بہجۃ الوریٰ)

ترجمہ: وہ دعا جو دو درودوں کے درمیان ہوتی ہے وہ رد نہیں کی جاتی ہے۔

(٤٨) مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَلَا دِيْنَ لَهٗ (کشف الغمہ)

ترجمہ: جس نے مجھ پر درود نہ پڑھا اس کا کوئی دین نہیں۔

(٤٩) مَنْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ فَقَدْ فَتَحَ عَلٰى نَفْسِهٖ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ الرَّحْمَةِ وَاَلْقَى اللّٰهُ مَحَبَّتَهٗ فِي قُلُوْبِ النَّاسِ فَلَا يُبْغِضُهٗ اِلَّا مَنْ فِي قَلْبِهٖ نِفَاقٌ (کشف الغمہ)

ترجمہ: جس نے مجھ پر درود پڑھا بیشک اس نے اپنی ذات پر رحمت کے ستر دروازے کھول لئے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے۔ لہٰذا اس کے ساتھ وہی شخص بغض رکھیگا جس کے دل میں نفاق ہوگا۔

(٥٠) اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ اَحَدُكُمْ مِنِّيْ اِذَا ذَكَرَنِيْ وَصَلّٰى عَلَيَّ

ترجمہ: تم میں سے کوئی میرے زیادہ قریب اُس وقت ہوتا ہے جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور مجھ پر درود پڑھتا ہے۔

درود شریف کے متعلق

(صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین اور دیگر علمائے امت کی رائیں)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ارشاد ہے:

''مجلسوں کی زینت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے سے ہے۔ لہٰذا تم اپنی مجلسوں (محفلوں) کو درود پاک پڑھ کر مزین کرو'' (سعادۃ الدارین)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا گناہوں کو یوں مٹاتا ہے جیسا کہ پانی آگ کو بجھاتا ہے''
(قول البدیع۔ سعادۃ الدارین)

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''آسمان اور زمین کے درمیان دعائیں معلق رہتی ہیں اوپر چڑھنے نہیں پاتیں جب تک کہ درود نہ پڑھا جائے''

حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد:

''اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے درود کا پڑھنا غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے'' (قول البدیع۔ سعادۃ الدارین)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''آیت کریمہ کے نزول کا مقصد، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ کی خصوصی رحمت و برکت کے نزول کا اظہار ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد:

حضرت عبداللہ بن مسعود نے حضرت زید بن وهب سے فرمایا جب جمعہ کا دن آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہزار بار درود پڑھنا ترک نہ کرو (قول البدیع۔ سعادۃ الدارین)

حضرت وھب بن منبہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ (سعادۃ الدارین)

حضرت امیر المؤمنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا فرمان:

جمعہ کے دن علم کی اشاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک کی کثرت کرو۔
(القول البدیع۔ سعادۃ الدارین)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد:

درود کا پڑھنا' درود پڑھنے والے کو اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کو رنگ دیتا ہے۔ (سعادۃ الدارین)

حضرت عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

درود پڑھنے والے کی اولاد اور اس کی مزید تین نسلوں تک فیوض و برکات پہنچتے رہتے ہیں۔

حضرت بیضاوی مفسر قرآن فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِىِّ میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و شرف کا اظہار فرمایا گیا ہے۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تو اے ایمان والو تم بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بزرگی بیان کرو اور عمل کرو۔ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا کہو اور کہو اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِىُّ پھر کہا ان احکام پر عمل کرو چنانچہ جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک لیا جائے آپ کی ذات والا صفات پر درود شریف پڑھنا واجب ہو جاتا ہے۔

حافظ سخاوی محدث و ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں:

حضرات علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہر مسلمان کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا اسی آیت شریف کی رو سے فرض ہے۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

زندگی بھر میں ایک بار درود پڑھنے کے وجوب میں کسی کو اختلاف نہیں البتہ اس کا زیادہ پڑھنا سنت موکدہ کی طرح نہایت ضروری ہے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ایک ایماندار کے لئے ضروری ہے کہ وہ جب بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر سنے یا زبان پر آپ کا اسم گرامی لائے تو وہ ضرور درود شریف پڑھے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ کے نزدیک:

تشہد کے آخر میں درود پڑھنا واجب ہے

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے مکتب خیال کا بھی یہی مسلک ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے

اپنی کتاب شعب الایمان میں لکھا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احترام اور تعظیم ایمان کا ایک حصہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کا مقام محبت سے بالاتر ہے۔ ہم کو چاہئے کہ آپ کی ذات گرامی سے محبت کریں اور تعظیم بجالائیں۔ یہ محبت وعزت بیٹے کی باپ سے غلام کی آقا سے تمام احترام واعزاز سے بلند وبالا ہے۔ یہی مقصد قرآن کی آیت مبارکہ کا ہے اور اسی مقصد کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے احکام نازل فرمائے۔

پھر اس کے بعد آپ نے آیت قرآنی اور احادیث مبارکہ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے طریقے بیان کئے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمال تعظیم وتوقیر پر دلالت کرتے ہیں اور فرمایا کہ ان حضرات کا حصہ تھا جو سر کی آنکھوں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشاہدہ کرتے تھے اور آج تعظیم وتوقیر کے طریق میں یہ بھی شامل ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر جاری ہو تو ہم صلوٰۃ وسلام پڑھیں پھر فرمایا اللہ تعالیٰ بھی درود بھیجتا ہے اور اللہ کے فرشتے بھی۔ فرشتے درود پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیتے ہیں لہٰذا ہم اُن فرشتوں سے زیادہ اولیٰ اور مستحق ہیں کہ درود پاک پڑھیں اور قرب باری تعالیٰ حاصل کریں۔ (سعادۃ الدارین)

حافظ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ:

درمنثور میں لکھتے ہیں کہ جب یہ آیت اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ نازل ہوئی تو لوگ جوق در جوق حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے اور وہ آپ کو مبارکباد دیتے تھے۔

علامہ احمد بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ:

اپنی کتاب ''الابریز'' جوان کے شیخ غوث الزماں بحر العرفان عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات پر مشتمل ہے' کہ گیارھویں باب میں فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک ہر ایک شخص سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک قطعی طور پر قبول و منظور ہے اور آپ پر درود تمام اعمال سے افضل ہے تمام ملائکہ جو جنت کے اطراف ہوتے ہیں ' جب حضور کی ذات گرامی پر درود پڑھتے ہیں تو اس کی برکت سے جنت پھیلتی اور کشادہ ہونے لگتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی تجلی جنت پر پڑتی ہے تو فرشتے تسبیح پڑھنا شروع کر دیتے ہیں جس سے جنت کا پھیلاؤ اور توسیع رک جاتی ہے اور وہ اپنے باشندوں کے ساتھ برقرار رہتی ہے۔ جنت کی کشادگی اور پھیلاؤ درود شریف سے وابستہ ہے۔

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

جب جمعرات کا دن آتا ہے تو عصر کے وقت اللہ تعالیٰ آسمان سے فرشتے نازل فرماتا ہے ان کے پاس چاندی کے قلم اور سونے کے اوراق ہوتے ہیں۔ وہ جمعرات کی عصر سے جمعہ کے غروب تک زمین پر رہتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے والوں کا درود لکھتے ہیں۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں اس چیز کو محبوب رکھتا ہوں کہ انسان ہر حال میں درود کثرت سے پڑھے۔ (سعادۃ الدارین)

حضرت ابن نعمان رحمۃ اللہ علیہ:

اہل علم کا اس پر اجماع (اتفاق) ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا سب عملوں میں افضل ہے اور اس سے انسان دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کامیابیاں حاصل کرتا ہے۔ (سعادۃ الدارین)

حضرت غوث اعظم عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے:

عَلَيْكُمْ بِلُزُوْمِ الْمَسَاجِدِ وَكَثْرَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ یعنی اے مسلمانو! تم مسجدوں کو جانا لازم کرلو اور اسی طرح اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود شریف کو بھی (فتح ربانی)

حضرت عارف صاوی کا ارشاد:

درود پاک انسان کو بغیر شیخ (مرشد) کے اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیتا ہے کیونکہ باقی اذکار (ورد و وظائف) میں شیطان دخل اندازی کرلیتا ہے اس لئے شیخ کے بغیر چارہ نہیں۔ لیکن درود پاک میں مرشد خود سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں لہٰذا شیطان دخل اندازی نہیں کر سکتا۔ (سعادۃ الدارین)

علامہ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

آپ نے بعض بزرگوں سے نقل فرمایا: ایمان کے راستوں میں سب سے بڑا راستہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنا ہے محبت کے ساتھ اور ادائے حق کے لئے اور تعظیم و توقیر کے لئے درود پاک پر مواظبت (ھمیشگی) کرنا ادائے شکر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شکر ادا کرنا واجب ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم پر بڑے بڑے انعامات اور احسانات ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری دوزخ سے نجات کا سبب ہیں اور وہ ہمارے جنت میں داخلہ کا ذریعہ ہیں اور وہ ہمارے شاندار اور بلند مراتب حاصل کر لینے کا وسیلہ ہیں۔ (سعادۃ الدارین)

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے عہد لیا گیا ہے۔ ہم صبح و شام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی پر درود شریف کی کثرت کریں اور یہ کہ ہم اپنے بھائیوں کو درود شریف پڑھنے کا اجر و ثواب بتائیں اور ہم ان کو سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و عظمت کے اظہار کے لئے درود شریف کی پوری رغبت دلائیں۔ اگر مسلمان بھائی صبح و شام ہزار سے دس ہزار بار تک درود پڑھنے کا اہتمام کرلیں تو یہ سارے اعمال میں افضل ہوگا۔ درود پاک پڑھنے والے کو چاہئے کہ باوضو اور حضورِ قلب کے ساتھ پڑھے کیونکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ نماز کی طرح مناجات ہے۔ اگرچہ اس میں وضو شرط نہیں ہے نیز فرمایا کہ درود پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے حضور جیسا کائنات میں کوئی اور نہیں ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں صاحبِ حل و عقد اور صاحبِ بسط و کشاد (مختار) بنایا

ہو۔ لہٰذا اس آقا کی جو شخص صدق دلی سے خلوص کے ساتھ خدمت کرے یعنی درود پڑھے اس کے لئے بڑوں سے بڑوں کی گردنیں جھک جاتی ہیں اور سب مسلمان اس کی عزت کرتے ہیں۔

حضرت نورالدین شوقی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ دس ہزار بار درود پڑھا کرتے تھے اور شیخ احمد رازی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ چالیس ہزار بار درود شریف پڑھا کرتے تھے۔

حضرت عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ روزانہ بیس ہزار درود پڑھا کرتے تھے۔

اسم محمد کی فضیلت

جس ذات بابرکات پر آپ درود بھیج رہے ہیں اُن کی شان وعظمت بھی ملاحظہ فرمایئے۔

بزرگان دین رحمھم اللہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ جس شخص کا نام "محمد" ہے اور وہ گنہگار بھی ہے قیامت کے دن اُسے لایا جائیگا۔ اللہ جل شانہ اس سے کہینگے کہ تجھے گناہ کرتے ہوئے شرم نہیں آئی حالانکہ تو نے میرے حبیب کا نام رکھا ہے لیکن مجھے شرم آتی ہے کہ میں تجھے عذاب دوں جبکہ تو نے میرے حبیب کا نام اختیار کیا ہے۔ لیجاؤ اس کو جنت میں داخل کرو۔ (درود شریف نبہانی)

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ حاصل کرنا

حضرت عتبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک بدوی آیا۔ اُس نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں نے اللہ کا یہ قول سنا ہے کہ

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا

ترجمہ "اگر تم اپنی جانوں پر ظلم (گناہ) کئے ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ اور اُن سے مغفرت چاہو تو اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا اور بہت مہربان پاؤ گے"

میں آپ کے پاس گناہوں کی معافی طلب کرنے آیا ہوں کہا اور لوٹ گیا۔

حضرت عتبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مزار اقدس کے پاس بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی۔ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ نے ارشاد فرمایا اے عتبی ! اعرابی سے ملو اور اُسے خوشخبری دو کہ اللہ نے اسکی مغفرت کردی۔

علامہ ابن حجر مکیؒ نے اسی کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ جو چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسل طلب کرنے پر دلالت کرتی ہے وہ یہ سلف صالحین، انبیاء اور اولیاء کا طریقۂ عمل ہے اور وہ حدیث ہے جسے حاکم نے روایت کیا ہے اور اُسے صحیح کہا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے خطاء سرزد ہوئی تو انہوں نے عرض کیا یا اللہ! میں بحق محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ میری خطاء معاف کردے فَتَلَقّٰی آدَمُ مِنْ رَبِّهٖ كَلِمٰتٍ ،
اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم ! تجھے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نام کا کیسے علم ہوا حالانکہ میں نے ابھی انہیں پیدا نہیں کیا ہے انھوں نے عرض کیا۔ اے میرے رب جب تو نے مجھے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی روح مجھ میں پھونکی تو میں نے سر اُٹھایا تو عرش کے پایوں پر لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ تو نے اپنے پیارے محبوب کے نام کو اپنے ہی نام کے ساتھ ملایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اے آدم! تو نے سچ کہا۔ بلاشبہ وہ مجھے تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہے
اور تو نے انہی کے وسیلہ سے مجھ سے دُعا مانگی ہے میں نے تجھے بخش
دیا۔ اگر میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو نہ پیدا کرتا تو تجھے بھی نہ پیدا کرتا"
(فضائل درود شریف النبھانی)

وسیلہ سے دعا مانگنا

ایک نابینا کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔اس روایت کو کتب احادیث نسائی، ترمذی اور بیہقی نے صحیح قرار دیا ہے۔
ایک نابینا صحابی (رضی اللہ عنہ) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا "میرے لئے دعا فرمایئے کہ اللہ مجھے عافیت عطا کرے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو چاہے تو میں دُعا کروں اور اگر تو چاہے تو صبر کر اور صبر تیرے لئے بہتر ہے۔انہوں نے عرض کیا آپ دُعا فرمائیں۔آپ نے فرمایا "اچھی طرح وضو کر لے اور یہ دُعا مانگ:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّی اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّی فِي حَاجَتِي لِتُقْضٰى لِي اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ"

اس کے بعد وہ صحابی اُٹھے اور ان کی بصارت لوٹ آئی'۔(للنبہانی)
طبرانی نے جید سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دعا میں یہ ذکر کیا "بِحَقِّ نَبِيِّكَ وَالْاَنْبِيَاءِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِي "انبیاء و رسل کا توسل اور استغاثہ درست ہے۔
مدینہ شریف میں روضۂ منورہ کے روبرو نہایت ادب، عجز و انکساری کے ساتھ آیۂ کریمہ "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا "کہنے کے بعد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه ستر بار کہے۔ ہمیں خبر ملی ہے کہ فرشتہ ندا دیتا ہے۔اے فلاں بن فلاں اللہ تجھ پر صلوٰۃ بھیجتا ہے۔(النبہانی)
حضرت شیخ ابو المواہب رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ اُس شخص پر دس بار درود بھیجتا ہے جو آپ پر ایک بار درود بھیجے کیا یہ اس شخص کے لئے ہے جو حضورِ قلب سے درود پڑھے۔فرمایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں بلکہ یہ ہر اُس شخص کے لئے ہے جو صلوٰۃ بھیجے خواہ غفلت کے ساتھ ہو اور اللہ تعالیٰ

اس کو پہاڑوں کے مانند (بڑے بڑے) ملائکہ عطا کرتا ہے جو اس کے لئے دُعا مانگتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں لیکن جب وہ حضوری قلب (خاص توجہ) سے درود بھیجے تو اس کے اجر کو (اتنا زیادہ ثواب عطا کرتا ہے) جس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (النبھانی)

حضرت شیخ المواھب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے فرمایا اُس منہ کو میری طرف کرو جو مجھ پر ہزار بار رات کو اور ہزار بار دن کو درود پڑھتا ہے پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے میرا منہ چوما اور فرمایا بہت بہتر ہوتا اگر تو اِنَّـا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ کو رات کے وقت بطور وظیفہ پڑھتا پھر فرمایا یہ تیری دُعا ہے اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ كُرُبَاتِنَا اَللّٰهُمَّ اَقِلْ عَثَرَاتِنَا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ زَلَّاتِنَا اور مجھ پر صلوٰۃ بھیجے اور کہے وسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ O

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا

شیخ ابوالمواھب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی آنکھوں سے ۸۲۵ھ میں جامعہ ازہر کے میدان میں دیکھا۔ آپ نے اپنا دست مبارک میرے قلب پر رکھا اور فرمایا بیٹا ! غیبت حرام ہے کیا تو نے خدا کا یہ ارشاد نہیں سنا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا (پارہ ۲۶ رکوع ۱۳)

اس وقت میرے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ بعض لوگوں کی انھوں نے غیبت کی۔ پھر مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اگر تجھے لوگوں کی غیبت سننا ضروری ہو تو سورۂ اخلاص اور معوذتین ۳، ۳ بار پڑھ کر اس کا ثواب جن کی غیبت کی گئی ہو انہیں بخش دیں اس طرح غیبت اور ثواب برابر ہو جاتے ہیں۔ (النبھانی)

ایک مفید بات شیخ ابوالمواھب رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے شیخ فرماتے ہیں ''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی'' فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب تجھے کوئی ضرورت ہو تو کسی عمدہ نفیس اور طاہر چیز کی نذر مان اگرچہ ایک فلس (پیسہ) ہی کی ہو بلاشبہ تیری حاجت پوری کی جائیگی۔ (النبھانی)

گناہ کی معافی

شروح دلائل میں استاذ ابوبکر محمد جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس نے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ کہا وہ کھڑا تھا تو بیٹھنے سے قبل اور بیٹھا ہوا تھا تو کھڑا ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کردئے جائینگے۔

وہ درود جس کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پسند فرمایا

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے اپنے والد حضرت شاہ عبدالرحیم محدث دہلویؒ سے تعلیم پا کر اس درود کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں پڑھا تو حضور نے خوشی کا اظہار فرمایا۔ وہ درود یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ (انفاس العارفین)

دونوں محدثین حضرات نے ارشاد فرمایا:

"جو کچھ ہم کو ملا درود ہی کی برکت سے ملا"

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی کا درود:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْO

حضرت امام جزولی رحمۃ اللہ علیہ کا درود:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍO

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو امام جزولی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا ارشاد فرمایا جزولی! تم درود تامہ کیوں نہیں پڑھتے حالانکہ تمھارا پیر (شیخ) صفراوی درود تامہ کثرت سے پڑھتا ہے۔ جزولیؒ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کا ارشاد مبارک ہے کہ جو کثرت سے درود پڑھیگا وہ مجھ سے زیادہ قریب ہوگا۔ اس لئے یہ درود چونکہ مختصر ہے اس لئے میں پڑھتا ہوں (جو زیادہ تعداد میں پڑھا جاتا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے اور جب تم اپنا درود پڑھو تو پہلے ایک بار اور آخر میں ایک بار درود تامہ پڑھ لیا کرو۔

درودِ تامہ یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِي الْعَالَمِیْنَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

امام بوصیری کا درود

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ ۝

درودِ شفا

جسمانی وروحانی امراض سے شفا ہوتی ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِهَا وَعَافِیَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِهَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَائِهَا وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ ۝

عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا درود

جَزَی اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ

ترجمہ: اے اللہ! ہماری طرف سے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو جزاء عطا فرما جس کے وہ اہل ہیں۔

مذکورہ درود کو امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں صبح وشام ایک ایک ہزار بار پڑھتا ہوں۔

حافظ بن صلاح رحمۃ اللہ علیہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے جس شخص نے جَزَی اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ کہا ستر (۷۰) کاتب فرشتے ایک ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے رہینگے۔ اس کو اور اس کے والدین کو بخش دیا جائیگا (ابونعیم فی الحلیہ ۔ الطبرانی)

حافظ ابن صلاح کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جب اسم گرامی بار بار آتا ہے تو چاہئے کہ بار بار صلوٰۃ و سلام لکھتے رہیں۔ یہ بہت بڑا فائدہ ہے اس شخص کے شرف کے لئے یہ اشارہ کافی ہے کہ

''جس شخص نے کتاب میں مجھ پر درود لکھا جب تک اس کتاب میں میرا نام موجود ہے اس کے لئے ملائکہ استغفار کرتے رہینگے''

اس طرح اگر کثرت سے صلاۃ وسلام لکھا ہے تو فرشتے کثرت سے اُس پر درود وسلام بھیجتے رہینگے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کا درود وسلام اور استغفار قبول فرماتا رہیگا۔

سلسلۂ عالیہ قادریہ کا مشہور درود جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پسندیدہ درودوں میں سے ایک ہے اور حضرت غوث اعظم دستگیر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ (راحت القلوب) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سیدنا) مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الجُودِ وَالْکَرَمِ مَنْبَعِ الحِلْمِ وَالْحِکَمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ ہ

پریشانی اور تنگی وقت کا درود

مفتی دمشق علامہ حامد قنوی عماری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ وزراء دمشق نے ارادہ کیا کہ وہ ان کی سخت باز پرس کرینگے۔ جب انھیں معلوم ہوا تو انھوں نے یہ رات بڑی بے چینی سے گزاردی۔ اسی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں امن دیا اور انھیں درود شریف کے الفاظ سکھائے کہ جب پڑھینگے تو اللہ تعالیٰ درود شریف کی برکت سے تنگیاں اور سختیاں دور فرمادیگا۔ جب رات کو انھوں نے وہ درود شریف پڑھا تو دوسرے دن معاملہ رفع دفع ہوگیا۔ وہ درود یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِی اَدْرِکْنِی یارَسُولَ اللّٰہ O

سیدی شیخ نے بتایا کہ انہیں ایک بار بڑی بے چینی ہوی تو انھوں نے راستہ چلتے ہوئے دہرایا۔ وہ ابھی ایک سوقدم بھی نہیں چلے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے تنگی دور کردی۔ اسی طرح انھوں نے ایک دوسرے کسی وقت پھر اُسے پڑھا تو تھوڑی ہی دیر میں اللہ تعالیٰ نے فضل فرمادیا ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے بھی اسے ایک فتنۂ عظیم میں پڑھا جو دمشق میں واقع ہوا اُسے بھی دوسو بار پڑھا ہی تھا کہ مجھے ایک شخص نے آکر اطلاع دی وہ فتنہ وفساد ختم ہوگیا۔

(درود شریف النبھانی)

شیخ مصطفیٰ ہندی کا درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ فِی کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّ نَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُومٍ لَّکَ O

اس درود کو شیخ عارف محمد حقی آفندی النازلی نے خزینۃ الاسرار میں بیان کیا اور تحریر فرمایا کہ میرے شیخ مصطفیٰ الھندی نے مدینہ منورہ کے مدرسہ محمودیہ میں ۱۲۶۱ھ میں اپنی سندات کے ذکر کے ساتھ اجازت دی۔ پس آپ نے مجھے آیۃ الکرسی اور مذکورہ درود شریف سیکھایا اور فرمایا جب اس پر مداومت کرو گے تو بہت سے علوم واسرار کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل کرو گے۔ یہاں تک کہ تم روحانی طور پر تربیت محمدیہ میں ہو جاؤ گے۔ پھر فرمایا فلاں، فلاں نے تجربہ کیا اور بہت سے دوستوں کا ذکر کیا۔ میں نے اس درود کو پہلی رات میں شروع کیا اور ۱۰۰ بار پڑھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تیرے 'تیرے والدین اور بھائیوں کے لئے شفاعت ہے"۔ اس کو میں نے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے جس طرح شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا تھا اُسی طرح پایا۔ پھر میں نے اپنے بہت سے دوستوں کو اس درود کے متعلق بتایا۔ میں نے دیکھا کہ جس شخص نے بھی اس پر مداومت کی وہ ایسے اسرار عجیبہ حاصل کئے کہ ان جیسے میں نے حاصل نہیں کئے تھے۔ اس میں بہت اسرار ہیں تمہیں یہ اشارہ کافی ہے۔ (درود شریف انبھانی)

درود عالی القدر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ○

یہ عالی قدر صلوٰۃ شیخ صاوی نے صلوات الدردیر کی شرح میں اور علامہ محمد الامیر الصغیر نے امام سیوطیؒ سے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے کہ جو شخص ہر جمعہ کی رات کو خواہ ایک ہی بار پڑھنا اپنے اوپر لازم کر لے تو اُسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی لحد (قبر) میں رکھیں گے۔

سید احمد وحلان نے اپنے مجموعہ میں تفصیلی فوائد بیان کئے ہیں دیگر عارفین سے منقول ہے کہ جو شخص ہر جمعہ کی رات کو اس کے پڑھنے پر مداومت کریگا خواہ ایک ہی بار کیوں نہ ہو موت کے وقت اس کی روح کے سامنے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح طیبہ متمثل ہوگی اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی۔ یہاں تک کہ وہ دیکھیگا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو قبر میں اتار رہے ہیں۔

بعض عارفین نے کہا ہے کہ جو شخص اس کی ہمیشگی کریگا اس کے لئے مناسب ہے کہ وہ اسے ہر رات دس بار پڑھے اور شب جمعہ اسے سو (۱۰۰) بار پڑھے۔ یہاں تک کہ اُسے یہ فضل اور خیر عظیم ان شاء اللہ حاصل ہو۔
(درود شریف النبھانی)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ O

ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ نے "تحفۃ المقاصد" میں لکھا ہے کہ انھوں نے حضرت امام شافعی کی خواب میں زیارت کی۔ اُن سے پوچھا گیا کہ آپ کے رب نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک کیا تو آپ نے کہا، مجھے بخش دیا۔ پوچھا گیا کس وجہ سے فرمایا وہ درود پاک جس کو میں پڑھا کرتا تھا۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے "احیاء العلوم" میں لکھا ہے کہ وہ ابوالحسن شاذلیؒ سے نقل کرتے ہیں:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام شافعی کو آپ کی طرف سے درود کی وجہ سے کیا جزاء دی گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "میری طرف سے انہیں یہ جزاء دی گئی ہے کہ قیامت کے دن ان کا حساب نہیں ہوگا۔"

حضرت عبداللہ بن حکیم روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام شافعی کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ خدا نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ فرمایا اللہ پاک نے مجھ پر رحم کیا اور بخش دیا اور جنت میرے لئے ایسی آراستہ کی جیسے دلہن کو سجایا جاتا ہے اور مجھ پر موتی نچھاور کئے۔ جس طرح دلھن پر نچھاور کئے جاتے ہیں میں نے پوچھا یہ کس وجہ سے۔ قائل نے کہا میری کتاب الرسالہ میں اس درود کی وجہ ہے جب صبح ہوئی تو میں نے الرسالہ دیکھا تو وہ ساری باتیں موجود تھیں جو خواب میں دیکھی اور سنی گئیں۔

صَلوٰة ـ اُوْلُوالْعَزم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ آدَمَ وَ نُوحٍ وَابْرَاھِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی وَ مَابَیْنَھُمْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ صَلَوٰتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ۔

دلائل الخیرات کے مولف سیدی ابی عبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی سے اِس کے شارحین نے نقل کیا ہے کہ جو شخص مذکورہ درود شریف کو تین بار پڑھیگا اس کو کتاب دلائل الخیرات ختم کرنے کا ثواب ملیگا۔ (النبھانی)

صَلوٰةُ السَّعَادَة

چھ لاکھ درود کے برابر ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللّٰهِ صَلوٰةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِO

بعض مشائخ سے سیدی احمد الصاویؒ نے نقل کیا ہے کہ یہ درود شریف چھ لاکھ درود کے برابر ہے اور فرمایا اسے سعادۃ الدارین کے لئے پڑھا جاتا ہے اور اسے صلوٰۃ السعادۃ کہا جاتا ہے جو شخص ہر جمعہ کو اسے ہزار بار پڑھیگا وہ دونوں جہاں کے سعادتمندوں میں شمار کیا جائیگا (النبھانی)

بدبودار چیزوں کے استعمال کی بدبو دفع ہوجاتی ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی النَّبِیِّ الطَّاهِرِO

یہ درود جو بدبودار چیزوں کے کھانے سے ہوجاتی ہے اس کو زائل کرنے کی دوا ہے بشرطیکہ ایک ہی سانس میں اس کو گیارہ بار پڑھیں (اس کے لئے تھوڑی مشق کی ضرورت ہوتی ہے) اس کو بہت سے لوگوں نے آزمایا اور طلوع سحر کی مانند سچا ثابت ہوا (النبھانی)

صَلوٰةُ الفَاتِح

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَالخَاتِمْ لِمَاسَبَقَ وَالنَّاصِرِ لِلْحَقِّ بِالْحَقِّ الْھَادِی اِلٰی صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِیْم صَلَّی اللّٰه عَلَیْهِ وَآلِهِ وَاَصْحَابِهِ حَقَّ قَدْرِہِ وَمِقْدَارِہِ الْعَظِیْمِ O

یہ درود سید محمد البکریؒ کی طرف منسوب ہے۔ انہوں نے کہا جو شخص زندگی میں اس سے ایک بار پڑھیگا وہ دوزخ میں داخل نہوگا۔ بعض ساداتِ مغرب نے کہا کہ یہ اللہ کے ایک صحیفہ میں نازل ہوا ہے اور بعض نے کہا کہ اس کا ایکبار پڑھنا دس ہزار درود کے برابر ہے اور کہا گیا کہ اس کا چھ لاکھ کے برابر ثواب ہے۔ جو شخص اسے چالیس روز تک باقاعدگی سے پڑھیگا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دیگا۔

جو شخص جمعرات یا جمعہ یا ہفتہ کی رات ہزار بار پڑھیگا اُسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔ اس کا ورد (۴) رکعات نفل کے بعد ہونا چاہئے پہلی رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ قدر، دوسری میں بعد الحمد سورۂ زلزالھا، تیسری رکعت میں الکافرون اور چوتھی میں بعد فاتحہ معوذتین پڑھے اور ورد کے وقت خوشبو جلائے یا عطر لگائے۔

بعض صوفیہ نے کہا یہ سالک اور عارف جو مبتدی، متوسط اور منتہی ہو سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ بعض عارفین نے اس کے جو اسرار و عجائب بیان کئے ہیں اُن سے عقلیں حیران رہ جاتی ہیں۔ (النبھانی) روزآنہ ایک سو (۱۰۰) بار پڑھنے سے عارف کے حجابات اٹھتے جاتے ہیں اور اُسے وہ انوار حاصل ہوتے ہیں جس کی قدر و منزلت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے مذکورہ باتوں کی تصدیق محمد البکری نے کی ہے۔

استاد قطب محمد البکری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جو شخص اس درود شریف کو زندگی میں ایک بار پڑھیگا اگر دوزخ میں ڈالا جائے تو وہ مجھے اللہ تعالیٰ کے سامنے پکڑ لے۔ (النبھانی)

درودِ کمالیہ

ایک بار کا درود پڑھنا ایک لاکھ درود کے برابر ثواب ہے

سیدی احمد الدرویر کی صلوٰت کی کتاب عارف صاوی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح میں، میں نے دیکھا ہے کہ اس درود کو درود کمالیہ بھی کہا جاتا ہے۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ
كَمَالًا نِّهَايَةَ لِكَمَالِكَ وَعَدَدَ كَمَالِهٖ"

یہ ستر ہزار درود کے برابر ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ایک لاکھ درود کے برابر ہے۔ یہ درود شیخ سالم بن احمد الشماع کی کتاب اور امام الحدیث عبداللہ بن احمد بصری مکی میں بھی دیکھا گیا۔ یہ درود شریف حضرت خضر کی طرف منسوب ہے۔ یہ درود شریف دافع نسیان اور بھول چوک کے لئے مشہور ہے۔ اس کو مغرب و عشاء کے درمیان بغیر حساب و عدد کے پڑھتے رہیں۔ (النبھانی)

صلوٰۃِ عظیم اور استغفارِ کبیر

سید احمد ادریس (طریقہ ادریسیہ جو طریق شاذلیہ کی شاخ ہے) نے بلا واسطہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل کیا اور بعد میں بتوسط حضرت خضر علیہ السلام سے بھی حاصل فرمایا آپ نے ارشاد فرمایا کہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ فِی کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّنَفَسٍ عَدَدَ مَا وَسِعَہٗ عِلْمُ اللّٰہِ ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے تین بار پڑھنے کے بعد فرمایا کہو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِنُوْرِ وَجْہِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ مَلَأَ اَرْکَانَ عَرْشِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَقَامَتْ بِہٖ عَوَالِمُ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ذِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ وَعَلٰی اٰلِ نَبِیِّ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ بِقَدْرِ عَظْمَۃِ ذَاتِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ فِی الْعِلْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ تَعْظِیْمًا لِحَقِّکَ یَا مَوْلَانَا یَا مُحَمَّدُ یَا ذَا الْخُلُقِ الْعَظِیْمِ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ مِثْلَ ذٰلِکَ وَاجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ کَمَا جَمَعْتَ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالنَّفْسِ ظَاہِرًا وَّبَاطِنًا یَقْظَۃً وَّمَنَامًا وَّاجْعَلْہُ یَارَبِّ رُوْحًا لِذَاتِیْ مِنْ جَمِیْعِ الْوُجُوْہِ فِی الدُّنْیَا قَبْلَ الْاٰخِرَۃِ یَا عَظِیْمُ O پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کہا کہو اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنْ جَمِیْعِ الْمَعَاصِیْ کُلِّہَا وَالذُّنُوْبِ وَالْاٰثَامِ وَمِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا وَّخَطَاءً ظَاہِرًا وَّبَاطِنًا قَوْلًا وَّفِعْلًا فِیْ جَمِیْعِ حَرَکَاتِیْ وَسَکَنَاتِیْ وَخَطَرَاتِیْ وَاَنْفَاسِیْ کُلِّہَا دَائِمًا اَبَدًا سَرْمَدًا مِّنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَا اَعْلَمُ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِہِ الْعِلْمُ وَاَحْصَاہُ الْکِتَابُ وَخَطَّہُ الْقَلَمُ وَعَدَدَ مَا اَوْجَدَتْہُ الْقُدْرَۃُ وَخَصَّصَتْہُ الْاِرَادَۃُ وَمِدَادَ کَلِمَاتِ اللّٰہِ کَمَا یَنْبَغِیْ لِجَلَالِ وَجْہِ رَبِّنَا وَجَمَالِہٖ وَکَمَالِہٖ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی ۔ یہی وہ استغفار کبیر ہے۔ ان دونوں (عظیم صلوٰۃ اور استغفار کبیر) کو حضرت خضر علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پڑھا اور بعد میں، میں نے پڑھا پھر مجھے انوار محمدی پہنائے گئے اور اللہ کی

مدد عطا کی گئی پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اے احمد ! میں نے تجھے آسمانوں کی اور زمینوں کی کنجیاں عطا کی ہیں اور یہ مخصوص ذکر عظیم صلوٰۃ اور بہت بڑا استغفار ہے۔''

سیدی احمد قدس سرہ نے کہا کہ بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بغیر واسطے کے مجھے اس کی تلقین فرمائی۔ میں اسی کی متابعت میں اپنے مریدین کو تلقین کرنے لگا۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اے احمد لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فِي كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفَسٍ عَدَدَ مَا وُسْعَةِ عِلْمِ اللّٰهِ'' کو میں نے تیرے لئے خزانہ بنادیا ہے۔ کوئی شخص تجھ سے سبقت نہیں لے جائیگا۔ اپنے ساتھیوں کو سکھاؤ وہ اس کے ذریعہ (روحانی) سبقت لے جائینگے''

شیخ احمد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ وظائف لفظ بہ لفظ لکھوائے (النبھانی، فضائل درود شریف)

''صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ''

امام شعرانی نے کہا کہ رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''مَنْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ فَقَدْ فَتَحَ عَلٰى نَفْسِهٖ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ الرَّحْمَةِ ''جس شخص نے یہ درود پڑھا اس نے اپنے اوپر رحمت کے ستر (۷۰) دروازے کھول لئے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے۔'' اس سے وہی شخص بغض رکھتا ہے جس کے دل میں نفاق ہو''۔ اس کو بعض عارفوں نے حضرت خضر علیہ السلام سے اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث اعلیٰ درجے کی صحت میں ہے اگرچہ بعض محدثین نے اس میں کلام کیا ہے۔

حافظ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے مجد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس سے امام سمرقندی تک سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام سے سنا۔ وہ فرماتے تھے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ جو مومن صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ کہے گا لوگ اُسے دوست رکھینگے اگرچہ وہی لوگ اس سے بغض و دشمنی رکھتے تھے۔ اللہ کی قسم لوگ اُسے دوست نہیں رکھیں گے جب تک اللہ اس کو دوست نہ

رکھے۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر یہ کہتے سنا جس شخص نے ''صلی اللہ علی محمد'' کہا اس نے اپنے اوپر رحمت کے ستر (۷۰) دروازے کھول لئے۔

حافظ مذکور نے بھی سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ امام سمرقندیؒ نے حضرت خضر علیہ السلام اور الیاس علیہ السلام سے بھی سنا ہے وہ کہتے تھے کہ بنی اسرائیل میں ایک نبی اسموئیل علیہ السلام تھے ان کو اللہ تعالیٰ نے دشمنوں پر اپنی مدد عطا کر رکھی تھی۔ وہ دشمنوں (مشرکین و کافرین) کی تلاش میں نکلے۔ مخالفین نے کہا کہ یہ جادوگر ہے۔ ہماری آنکھوں پر جادو کرنے اور ہم کو تباہ و برباد کرنے کے لئے آیا ہے، بہتر ہے ہماری فوج جو بڑی تعداد میں ہے اُسے اور اس کے امتیوں کو تین طرف سے گھیر کر سمندر میں غرق کردیں اور پیغمبر کو شکست دیں ادھر پیغمبر صاحب کے ساتھ بشمول ان کے جملہ چالیس (۴۰) آدمی تھے۔ اطراف سے مخالفین کی فوجوں نے گھیر لیا اور تین طرف سے دباؤ ڈالتے ہوئے سمندر کی سمت ڈھکیلنا شروع کردیا۔ پیغمبر کی امت اپنی کم تعداد پر نظر کر کے گھبرا گئی اور کہا اب ہم کو کیا کرنا چاہئے۔ وحی کے ذریعہ پیغمبر صاحب مطلع کئے گئے کہ وہ صلی اللہ علیٰ محمد کے نعرے لگاتے ہوئے دشمنوں پر حملہ کریں۔ ''صلی اللہ علی محمد'' کے نعروں نے دشمنوں کے دل دہلا دئے اور فوج سراسمگی کی حالت میں بھاگ کر سمندر میں گر کر غرق ہوگئی اور باقی بھاگ نکلے۔ پیغمبر صاحب کو کامیابی حاصل ہوئی۔

حافظ سخاوی نے یہ بھی روایت کی ہے کہ ملک شام سے ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا باپ بوڑھا ہے اور آپ کی زیارت کرنا چاہتا ہے آپ نے فرمایا اس کو میرے پاس لاؤ۔ اس نے عرض کیا وہ اندھا بھی ہے آپ نے فرمایا اس سے کہو سات راتیں ''صلی اللہ علی محمد'' کہتے رہو۔ وہ مجھے خواب میں دیکھیگا اور مجھ سے حکایت و روایت کریگا اُس نے ایسا ہی کیا۔ اُس نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی اور وہ سرکارؐ سے حدیث کی روایت کرتا تھا۔ (النبھانی)

شفاعت واجب ہوگئی

امام عبدالوہاب شعرانی نے کشف الغمہ میں کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ O کہے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

(ابن کثیر۔ النبھانی)

اَلصَّلٰوۃُ النَّارِیَہ (درودِ نارِیہ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً کَامِلَۃً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ن الَّذِیْ تَنْحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِہِ الْکُرَبُ وَتُقْضٰی بِہِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِہِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَیُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَO

ترجمہ: اے اللہ درود کامل بھیج اور سلام کامل بھیج ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر اور ان کی آل پر جن کی ذات بابرکت سے مشکلیں حل ہوجاتی ہیں اور ساری مصیبتیں دور ہوجاتی ہیں اور جملہ حاجات پوری ہوجاتی ہیں اور تمام خواہشات حاصل ہوتی ہیں اور امور کا حسن خاتمہ بھی ہوتا ہے جو بادلوں کو پانی سے سیراب کرتے ہیں آپ کی مقدس ذات کی وجہ سے روئے مبارک کے صدقہ میں اور بطفیل آل واصحاب ہماری ہرلحہ ہر سانس کی اس تعداد کے برابر جو کچھ کہ تیرے علم میں ہے رحمتیں نازل فرما۔

اس درود شریف کو خزینۃ الاسرار میں امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص روزآنہ اکتالیس یاایک سو بار یااس سے بھی زیادہ اس کی مداومت (ہمیشگی) کریگا تو اللہ تعالیٰ اس کے غم واندوہ دکھ اور بے چینی دور کردیگا۔ اور اس کے مسائل آسان کردے گا۔ اس کے سینہ کو منور کردے گا۔ اس کا مرتبہ بلند کرے گا۔ رزق میں کشادگی عطا فرمائے گا اور حسنات وخیرات کے دروازے کھول دے گا۔ اللہ اس کو زمانہ کے حوادثات سے محفوظ رکھے گا اور وہ مستجاب الدعوات ہوجائیگا یہ درود اللہ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ اس کا ذکر خزانوں کی کنجی ہے۔ یہ باتیں اللہ ان ہی پر کھولتا ہے جو اس پر مداومت کرتا ہے۔ اس کو صلوٰۃ ناریہ بھی کہا جاتا ہے۔

شیخ محمد سنوسیؒ اور امام محی الدینؒ (جو جنید الیمن کے نام سے مشہور ہیں) نے فرمایا جو شخص روزانہ ایک نشست میں گیارہ بار پڑھے گا تو وہ ایسا محسوس کرے گا کہ اس پر آسمان سے رزق اُتر رہا ہے اور زمین سے اُگ رہا ہے۔

امام دینوریؒ نے کہا جو شخص اس صلوٰۃ کو ہر نماز کے بعد روزانہ گیارہ (۱۱) بار پڑھیگا اور اُسے اپنا وظیفہ بنائے

گا تو اس کا روزق منقطع نہوگا۔ وہ بلند مراتب اور بے اندازہ دولت حاصل کرے گا اور جو روز آنہ سو بار پڑھیگا اور اس پر ہمیشہ قائم رہے گا وہ اپنے مطلوب کو حاصل کرے گا اور اپنی خواہش وتمنا سے زیادہ حاصل کرے گا۔ جوشخص رسولوں کی تعداد کے برابر (۳۱۳) بار پڑھے گا اس پر اسرار منکشف ہوں گے جو چیز چاہا حاصل کرلے گا۔ جوشخص ہزار بار پڑھے گا اس کے فضائل بیان سے باہر ہیں۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا جوشخص کسی سخت مہم اور مصیبت میں پھنسا ہوا ہو اسے چاہئے کہ چار ہزار چار سو چوالیس (۴۴۴۴) بار پڑھے (اجتماعی طور پر بھی پڑھا جاتا ہے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ حاصل کرے وہ اپنی مراد کو پہنچے گا۔

حضرت ابن حجر عسقلانی نے بھی اسی طرح کے خواص بیان کئے ہیں (النبھانی)

یہ درود شریف نہایت ہی زود اثر ہے۔ اگر صدق دل سے پڑھ کر اپنی انگلی سے پہاڑ پر اشارہ کرے تو وہ پہاڑ فوراً ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت اس درود میں رکھی ہے یہ درود ایک ایسا راز ہے جس کو عارفوں اور خاص الخاص ولیوں کے سوا کوئی بھی نہ سمجھ سکا۔

گیارہ ہزار درود کے برابر ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ صَلٰوۃً اَنْتَ لَھَا اَھْلٌ وَّھُوَ لَھَا اَھْلٌ ؀

یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کی عمدہ کیفیت ہے حافظ سخاوی نے اپنی کتاب ''القول البدیع'' میں اس کو شیخ الشیوخ الجلال ابی طاھر احمد الجندی حنفی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کیا ہے جو مقبول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لقب سے مقلب ہیں کیونکہ وہ اس کا شغل رکھتے تھے۔ حافظ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس کا ایک مرتبہ پڑھنا گیارہ ہزار درود کے برابر ہے۔ (النبھانی)

مُنکرینِ درود کا حشر

اوران کا جنت کا راستہ بھول جانا

حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مروی ہے فرماتے ہیں قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَخَطِئَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ خَطِئَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ (طبرانی۔طبری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا تو اس نے جنت کا راستہ چھوڑ دیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں

قَالَ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّی عَلَیَّ دَخَلَ النَّار (سخاوی)

ترجمہ: فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درود نہ بھیجا وہ آگ میں داخل ہوا۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے مروی ہے قَالَ بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الْبُخْلِ اَنا اُذْکَرُ عِنْدَہٗ فَلاَ یُصَلِّی عَلَیَّ O

ترجمہ: انسان کے بخل کے لئے یہ کافی ہے کہ اس کے سامنے میرا ذکر ہو جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت کی گئی ہے۔ مزید فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اُس نے مجھ پر درود نہیں بھیجا' ہلاک ہوا (السخاوی)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو لوگ اپنی مجلس میں بیٹھے پھر انہوں نے اللہ کا ذکر کئے بغیر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے بغیر مجلس برخاست کر دی تو قیامت کے دن اُن پر وہ مجلس وبال ہوگی اور انہیں بہت افسوس ہوگا۔

فرمایا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ''جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر صلوٰۃ وسلام نہیں پڑھا اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔'' پھر آپ نے فرمایا ''اے اللہ! جو میرے ساتھ ہوا تو اس کے ساتھ ہو اور جو مجھ سے دور ہوا تو بھی اُس سے دور ہو''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اس شخص کے لئے ویل (افسوس) ہے

جسے قیامت کے روز میری زیارت نصیب نہو۔" حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا " وہ کون ہے جس کو آپ کی زیارت نصیب نہو گی۔ فرمایا وہ بخیل ہے۔ عرض کیا بخیل کون ہے فرمایا بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "الزواجر عن اقتراف الکبائر" میں ساٹھ (۶۰) گناہ کبائر تفصیل سے بیان کئے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی سننے پر درود نہ بھیجنا ان گناہوں میں سے ایک ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بھی احادیث ہیں جن میں درود نہ پڑھنے پر سخت وعیدیں آئی ہیں جیسے دخول نار (آگ میں داخل ہونا) حضرت جبرئیل کی دعا اور آپ کا آمین کہنا بخل کی صفت سے متصف ہونا یہ سب گناہ کبیرہ ہیں۔ حنابلہ، شافعیہ اور احناف کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب بھی آپ کا ذکر کیا جائے درود پڑھنا واجب ہے" اور "درود کا چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے"

ابو علی عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرے لئے ابو طاہرؒ نے کچھ چیزیں لکھ کر دیں تو میں نے دیکھا جہاں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا اسم گرامی آتا ہے وہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیماً کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا لکھا ہوا ہے تو میں نے اس کی وجہ دریافت کی کہ کیوں اس طرح لکھا گیا ہے تو فرمایا ابتداء میں جب حضور کا نام آتا تو میں درود نہ لکھتا تھا۔ ایک رات خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی میں نے سلام عرض کیا۔ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چہرہ انور دوسری طرف پھیر لیا۔ میں نے دوسری طرف چہرہ کے روبرو سلام کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منہ پھیر لیا۔ پھر سامنے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے آقا میری طرف سے کیوں چہرۂ اقدس کو پھیر لیتے ہیں۔ فرمایا "تو کتاب میں میرا ذکر کرتا ہے اور مجھ پر درود نہیں لکھتا" شیخ ابو طاہر فرماتے ہیں میں اُس وقت سے جب کبھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک لکھتا ہوں تو صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْماً کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا لکھتا ہو (سعادۃ الدارین)

مندرجہ بالا واقعات پر غور کریں کہ جب صرف درود پاک سے غفلت اور سستی کی ایسی سزائیں ملتی ہیں تو وہ جو شان رسالت ونبوت میں گستاخیاں کرتے ہوں ان کی سزائیں کیا ہونگیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے گستاخ جب مرجاتے ہیں تو طرح طرح کے عذاب اور بیماریوں سے دوچار ہو کر مرتے ہیں۔ یہ حالات عبرت ونصیت کے لئے کافی ہیں۔

دیدارِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۱) حضرت امام شاذلی نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ارشاد فرمایا سوتے وقت
أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پانچ بار، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پانچ بار کہو اور پھر کہو
اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَرِنِي وَجْهَ مُحَمَّدٍ حَالاً وَّمَالاً۔
جب یہ کہے گا تو میں تیرے پاس آؤں گا اور ہرگز وعدہ خلافی نہ کروں گا'' (النبھانی)

وہ درود جن کے پڑھتے رہنے سے زیارت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہوتی ہے۔

(۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلِّمْ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ (راحت القلوب)

(۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَسَدِهٖ فِى الْاَجْسَادِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى قَبْرِهٖ فِى الْقُبُوْرِ (راحت القلوب)

(۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ۔ (مفاخر الاسلام)
جو مذکورہ درود کو ایک ہزار بار پڑھیگا تو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا یا اپنا گھر جنت میں دیکھ لیگا۔
اگر کچھ نہ دیکھے تو پانچ جمعہ تک یہ عمل کرے ان شاء اللہ خوش کرنے والا خواب دیکھے گا۔

(۵) جو شخص شب جمعہ دو رکعت نفل ادا کرے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی گیارہ بار اور سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے اور بعد نماز سو (۱۰۰) بار اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ پڑھے گا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا۔ ان شاء اللہ تین جمعہ نہ گزرینگے کہ دیدار سے مشرف ہوگا۔

(۶) امام قسطلانی نے کہا جو شخص ہمیشہ سورۂ مزمل اور سورۂ کوثر پڑھتا ہے وہ آپ کی زیارت کریگا۔ (سعادۃ الدارین)

(۷) جو کوئی خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہے وہ ۴ رکعات نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت

میں ایک بار فاتحہ اور چار سورتیں **والضحیٰ ' الم نشرح ' انا انزلناہ ' اذا زلزلت الارض** پڑھے۔ یہی عمل ہر رکعت میں دہرائے آخری قعدہ میں تشہد کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ستر بار درود پڑھے پھر سلام پھیرے۔ بات نہ کرے اور سو جائے۔ بے شک ایسا شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار کرے گا۔

(۸) قطب ربانی سیدی شیخ عبدالقادری جیلانی رضی الہ عنہ نے کتاب غنیۃ الطالبین میں عن الاعرج عن ابی هریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان نقل کیا ہے جو کوئی جمعہ کی رات دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ' **آیۃ الکرسی** ایک بار اور پندرہ بار **قل ھو اللہ احد** (پوری سورت) پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر ایک ہزار بار یہ درود پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وہ مجھے دیکھے گا اور اگلے جمعہ سے پہلے پہلے دیکھے گا اور جس نے مجھے دیکھا اس کے لئے جنت ہے اور اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف۔
(سعادۃ الدارین)

(۹) عارف باللہ سیدی شیخ مصطفےٰ البکری نے اسم مبارک ''محمد'' کے فوائد میں سے ایک یہ لکھا ہے کہ جو کوئی ہر رات بائیس بار اس کا ورد کرے۔ اسے کثرت سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار ہوگا۔ (سعادۃ الدارین)

(۱۰) خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لئے سترہ (۱۷) بار **اَللّٰہُ الصَّمَدُ** پڑھو اس کے بعد یہ دعا مانگو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِنُوْرِ الْاَنْوَارِ الَّذِیْ ھُوَ عَیْنُكَ لَا غَیْرُكَ اَنْ تُرِیَنِیْ وَجْهَ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا ھُوَ عِنْدَكَ'' اور سو جائے۔

ترجمہ: الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں نوروں کے اس نور کے وسیلہ سے جو تیرا عین ہے غیر نہیں کہ مجھے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ اس صورت میں دکھائے جیسے وہ تیرے حضور میں ہیں۔ الٰہی ایسا ہی کر دے۔
(سعادۃ الدارین)

درود شریف کی برکتیں
مختلف واقعات کی روشنی میں

محدث حافظ شمس الدین السخاوی اور دیگر محدثین بھی بیان کرتے ہیں کہ محمد بن سعد بن مطرف رات میں سونے سے پہلے ایک خاص تعداد میں درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ ایک رات خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے مکان تشریف لائے اور ارشاد فرمایا درود کو کثرت سے پڑھنے والے منہ کو میرے سامنے کرو کہ میں اُسے بوسہ دوں۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے بہت شرم آئی اور اپنے رخسار کو حضور کے قریب کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے رخسار پر بوسہ دیا۔ جب مین بیدار ہوا تو مکان میں مشک سے زیادہ خوشبو پائی اور آٹھ روز تک میرے رخسار سے خوشبو مہکتی رہی۔ (راحت القوب)

شیخ احمد بن ابی بکر بن رداد صوفی محدث اپنی کتاب میں اور شیخ مجد الدین فیروز آبادی ان کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ اقلنسی نے بیان کیا کہ ایک دن شبلیؒ شیخ ابوبکر کے پاس آئے اور ابوبکر ان کی تعظیم کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے اور معانقہ کیا پھر پیشانی پر بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا کہ اے میرے آقا آپ شبلیؒ کی اتنی تعظیم کرتے ہیں حالانکہ آپ خود اور بغداد کے رہنے والے ان کو مجنون کہتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ یہ میں نے از خود نہیں کیا ہے بلکہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور میں نے اسی طرح کیا جیسا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ شبلیؒ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے اور اُن کو لپٹا لیا پھر شبلی کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے شبلی کے ساتھ ایسا سلوک کیوں فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ ہر نماز کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ اُس کے بعد مجھ پر درود بھیجتا ہے۔

کتاب مصباح الظلام میں مذکور ہے کہ کعب احبار سے روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے موسیٰ (علیہ السلام) پر

وحی بھیجی کہ اے موسیٰ ! کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم سے قریب تر ہو جاؤں جیسا کہ تمھارا کلام تمھاری زبان سے قریب ہے یا جس طرح تمھارے دل کے وسوسے تمھارے دل سے قریب ہیں اور تمھاری روح تمھارے بدن سے اور تمھاری آنکھوں کی روشنی تمھاری آنکھ سے قریب ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے رب میں یہی چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ تم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر کثرت سے درود پڑھو۔ (جذب القلوب)

حافظ ابونعیم نے حلیہ میں روایت کی ہے اے موسیٰ! کیا تم چاہتے ہو کہ قیامت کے دن پیاس سے تم کو تکلیف نہ پہنچے وہ جس دن کہ شدید تشنگی ہوگی۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی ! میں ایسا ہی چاہتا ہوں حکم باری ہوا ! تم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ درود گناہوں کو ایسا مٹاتا ہے جیسے پانی شدید آگ کو بجھا دیتا ہے اور سلام بھیجنا غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت جہاد سے افضل ہے۔ (حلیہ۔ ابونعیم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ملاقات کے وقت ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہوئے مجھ پر درود پڑھتے ہیں تو ایک دوسرے سے جدا ہونے سے قبل اُن کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں (راحت القلوب)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص فریضۂ حج ادا کرے اور اس کے بعد جہاد کرے تو یہ چار سو حج کے برابر ہے۔ اب جو لوگ حج کی استطاعت اور جہاد کی قوت نہیں رکھتے تھے وہ دل شکستہ ہو گئے۔ اس پر حق سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر وحی بھیجی کہ جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے اس کا ثواب چار سو حج کے برابر ہوگا اور ہر جہاد چار سو حج کے برابر ہے۔ اس کو ابو حفص عبدالمجید مبانشی رحمۃ اللہ علیہ نے مجالس المکیہ میں روایت کیا ہے۔

فضل احادیث میں خضر و الیاس علیہما السلام کا قصہ درج ہے جس کو شیخ مجدالدین فیروز آبادی صحیح سند کے ساتھ نقل کرتے ہیں کہ ابوالمظفر محمد بن عبداللہ خیام سمرقندی نے کہا ہے کہ میں ایک دن مغارۂ کعب میں راستہ بھول

گیا اتفاقاً ایک آدمی سے ملاقات ہوئی۔ اس نے کہا کہ میرے ساتھ آؤ۔ اس لئے میں اس کے ساتھ ہوگیا۔ مجھے شبہ ہوا کہ یہ خضر علیہ السلام ہیں۔ میں نے نام دریافت کیا تو کہا میں خضر بن الشیا ابوالعباس ہوں۔ ان کے ساتھ دوسرے شخص کو بھی دیکھا اور ان کا نام دریافت کیا تو کہا الیاس بن شام ہے۔ میں نے کہا تمھارے اوپر اللہ تعالیٰ رحمتیں نازل فرمائے اور دریافت کیا۔ کیا تم دونوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے انھوں نے کہا ''ہاں'' میں نے عرض کیا مجھے وہ باتیں سنایئے جو آپ نے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے سنی ہیں تا کہ میں آپ کی سند سے دوسرے لوگوں سے روایت کروں۔ انہوں نے کہا ' ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا جو کوئی کہے ''صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ'' اس کے لئے رحمت کے ستر (۷۰) دروازے کھول دئے جاتے ہیں (مجالس مکیہ) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر صلوٰۃ بھیجا کرو اور نبیاء پر بھی۔ اس لئے کہ جس طرح حق تعالیٰ نے ان کو بھیجا ہے اسی طرح مجھ کو بھی مبعوث فرمایا ہے۔ اس حدیث کو بیہقی نے شعب الایمان میں بیان کیا ہے اور کتاب دعوات الکبیر میں بھی ایسا ہی نقل ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمْتُمْ عَلَیَّ فَسَلِّمُوْا عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ۔

اس کو ابن ابی عاصم نے بیان کیا سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ○ (ق)

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے ان کی مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر جاری ہوا۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو ستر ہزار فرشتے حضور کی قبر مطہرہ کے اطراف جمع ہوجاتے ہیں اور صلوٰۃ بھیجتے رہتے ہیں اور جب شام ہوتی ہے تو چلے جاتے ہیں اور فرشتوں کا دوسرا گروہ اسی تعداد میں آتا ہے اور وہ بھی صلوٰۃ بھیجتا رہتا ہے۔ یہ سلسلہ اس وقت تک قائم رہیگا جب آپ اپنی قبر مبارک سے نکلیں گے۔ (راحت القلوب)

ایک آدمی طواف وسعی اور مناسک حج میں سوائے درود شریف کے اور کوئی دعا نہ پڑھتا تھا۔ لوگوں نے کہا تم دعائے ماثورہ کیوں نہیں پڑھتے۔ کہنے لگا میں نے عہد کرلیا ہے کہ درود شریف ہی پڑھتا رہوں گا لوگوں نے کہا اس کی کیا وجہ ہے انھوں نے کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ جب میرے والد کا انتقال ہوا تو میں نے دیکھا کہ ان کی شکل گدھے کی سی ہوگئی ہے۔ مجھے بہت رنج ہوا۔ اسی عالم میں ٹیک لگائی تو نیند لگ گئی۔ خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن کو پکڑ کر اپنے والد کی شفاعت کے لئے عرض کیا اور عرض کیا کہ اس کا کیا سبب ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ شخص سود خوار تھا اور جو سود لینے والا ہوتا ہے اس کا بدلہ دنیا و آخرۃ میں یہی ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ تیرا باپ روز آنہ سوتے وقت ہم پر سو (۱۰۰) بار درود پڑھتا تھا۔ اس لئے ہم اس کی شفاعت کرتے ہیں۔ جب میں بیدار ہوا تو میں نے اپنے باپ کے چہرہ سے کپڑا ہٹا کر دیکھا جو چودھویں رات کی چاندنی کی طرح چمک رہا ہے اور دفن کرتے وقت میں نے ایک آواز سنی کہ تیرے باپ پر اللہ رب العزۃ نے یہ عنایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کی وجہ سے کی ہے۔

اس حکایت کو دارمی نے روایت کیا ہے ایک اور روایت اسی سے متعلق بیان کی گئی کہ جو یہ چاہتے ہیں کہ اپنی بخشش کروالیں، فلاں مقام پر ایک جنازہ رکھا ہوا ہے نماز جنازہ میں شرکت کریں۔
(سعادۃ الدارین۔ نزھۃ المجالس۔ رونق المجالس۔ تنبیہ الغافلین)

بعض حدیثوں کے پڑھنے والوں (محدثین) کو خواب میں اللہ رب العزۃ نے کہا محدثین، وعظ و نصیحت کرنے والوں اور درود وسلام پڑھنے اور سنے والوں کو بخش دیا تا کہ درود وسلام پڑھنے اور سنے والے آگاہ ہو جائیں۔ درود شریف کو قرأت سے پڑھنا لوازماتِ برکت سے ہے۔

شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کتاب جمع الجوامع کے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ ابن عساکر اپنی تاریخ میں حفص بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوذر رضی اللہ عنہ کو بعد موت خواب میں دیکھا کہ آسمانِ دنیا پر نماز میں ملائکہ کی امامت کررہے ہیں۔ میں نے پوچھا آپ نے یہ رتبہ کیسے پایا تو انھوں نے جواب دیا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے کئی ہزار احادیث لکھے ہیں اور ہر حدیث پر عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا ہے۔ یعنی ہر حدیث پر لکھا اور کہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
(راحت القلوب)

ایک نیک آدمی تین (۳) ہزار دینار کا قرض دار ہو گیا۔ قرض دینے والے نے ایک عرصہ بعد قاضی کی عدالت میں مقدمہ رجوع کیا۔ قاضی نے مقروض کو ادا کرنے کے لئے ایک ماہ کی مدت دے دی۔ مقروض نے گھر آ کر دربار الٰہی میں گریہ وزاری شروع کر دی اور کثرت سے درود پڑھنے لگا۔ مسلسل یہ سلسلہ جاری رہا۔ ماہ کی ستائیسویں شب خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ حق تعالیٰ تیرے قرض کو ادا کرتے ہیں۔ تو علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جا کر کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرا قرض تین ہزار دینار ادا کر دیں۔ مقروض شخص نیند سے بیدار ہوا اسے بہت خوشی حاصل ہوئی لیکن سوچنے لگا اگر وزیر نے اس پر کوئی دلیل طلب کی تو کیا جواب دوں دوسری شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوبارہ خواب میں دیکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہی جواب ارشاد فرمایا۔ جو شب اول میں فرمایا تھا وہ شخص نہایت خوشی سے بیدار ہوا۔ پھر وہی سوچنے لگا۔ اس خواب کی صداقت پر کیا دلیل پیش کروں۔ تیسری شب پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی خود سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دریافت فرمایا کس سبب سے تم وزیر کے پاس جانے میں پس و پیش کر رہے ہو میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس خواب کی صداقت پر کوئی دلیل چاہتا ہوں جس کو وزیر کے سامنے پیش کروں۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا۔ اگر تم سے کوئی دلیل دریافت کرے تو کہہ دینا تم بعد فجر ہر روز پانچ ہزار درود کا تحفہ پیش کرتے ہو جس کو اللہ اور کراما کاتبین کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ میں وزیر کے پاس گیا اس کے سامنے خواب کا قصہ بیان کیا۔ نیز جو علامت حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بیان فرمائی تھی وہ بھی کہہ دیا۔ اس پر وزیر بہت خوش ہوا وہ فوراً اُٹھا اور دیناروں کی تھیلیاں لے آیا اور کہنے لگا یہ تین ہزار دینار اپنے قرضے میں ادا کرو اور تین ہزار دینار اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو اور تین ہزار دینار تجارت وغیرہ میں مشغول کرنے کے لئے دئے، اس کے بعد مجھے رخصت کرتے ہوئے کہا جب کبھی تم کو ضرورت پڑے تو میرے پاس چلے آنا۔

میں تین ہزار دینار لے کر قاضی کے پاس گیا تا کہ قرض ادا کروں قرض خواہ بھی موجود تھا۔ قاضی نے دریافت کیا کہ تم غریب اور مفلوک الحال تھے۔ یہ رقم کس طرح فراہم کی تو مقروض نے سارا قصہ کہہ سنایا۔ یہ سن کر قاضی نے کہا کہ یہ نیکی وزیر کو کیوں دی جائے میں خود اپنی طرف سے ادا کر دوں گا یہ کہہ کر اُٹھا اور اپنے گھر سے تین ہزار دینار لے آیا اور اس کو دے دئے۔ قرض خواہ نے یہ حالات دیکھ کر کہا کہ یہ ثواب اور بزرگی مجھے ملنا چاہئے اُس

نے اللہ اور رسول کے لئے قرض کو معاف کر دیا۔ مقروض وہ تمام دولت لے کر اپنے گھر واپس ہوا اور اللہ کا شکر ادا کیا۔

حضرت قاضی شرف الدین بازری رحمۃ علیہ نے اپنی کتاب ''توثیق عری الایمان'' میں حضرت شیخ محمد بن موسی ابن نعمان کا واقعہ نقل کیا ہے۔

شیخ ابن نعمان نے فرمایا ۶۳۷ھ میں ہم حج سے واپس لوٹ رہے تھے۔ قافلہ رواں دواں تھا کہ مجھے راستہ میں حاجت پیش آئی اور میں اپنی سواری سے اُترا اور فارغ ہو گیا پھر مجھے نیند غالب آئی اور سو گیا اور جب بیدار ہوا تو سورج غروب ہو رہا تھا اور دیکھا کہ میں غیر آباد جنگل میں ہوں۔ میں بہت خوف زدہ ہوا اور ایک طرف چل کھڑا ہوا مجھے معلوم نہ تھا کہ مجھے کس طرف جانا ہے۔ اس اثنا میں تاریکی چھا گئی اور مجھ پر خوف و دہشت طاری ہو گئی۔ پھر مصیبت پر مصیبت شدت سے پیاس لگنے لگی پانی کا نام و نشان نہ تھا اور مجھے یقین ہو گیا کہ میں ہلاکت کے قریب ہوں۔ زندگی سے مایوس ہو کر رات کی تاریکی میں یوں ندا دی یَـا مُحَمَّدَاہ ! یَـا مُحَمَّدَاہ ! اَنَـا مُسْتَغِيْثٌ بِكَ يَا مُحَمَّد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آپ سے فریاد کرتا ہوں یا محمد! فریاد رسی کیجئے۔

میں نے ابھی یہ کلام پورا بھی نہ کیا تھا کہ آواز سنی اِدھر آؤ۔ فوراً میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ نے میرا ہاتھ تھام لیا ہے۔ اُن کا ہاتھ تھامنا ہی تھا کہ میری پیاس بجھ گئی اور خوف و تکان یکلخت دور ہو گئی۔ پھر وہ مجھے لے کر چند قدم چلے ہی تھے کہ سامنے وہی حاجیوں کا قافلہ جاتا ہوا نظر آیا۔ امیر قافلہ نے قافلہ کو روک کر آگ روشن کی اور قافلہ والوں کو آواز دی۔ اچانک دیکھتا ہوں کہ میری سواری میرے سامنے کھڑی ہے۔ مارے خوشی کے پکار اٹھا۔ اُن بزرگ نے فرمایا یہ تیری سواری ہے۔ مجھے اُٹھا کر سواری پر بٹھا کر چھوڑ دیا اور واپس ہوتے ہوئے فرمانے لگے جو ہمیں طلب کرے اور ہم سے فریاد کرے ہم اُسے نامراد نہیں چھوڑتے۔ مجھے اس وقت معلوم ہوا کہ وہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہی ذات بابرکت تھی اور سرکار تشریف لے جا رہے تھے اور میں دیکھ رہا تھا۔ اندھیرے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار چمک رہے تھے۔ (نزھۃ الناظرین)

کتاب مصباح الظلام میں حضرت ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''میں مدینہ منورہ میں تھا ایک وقت ایسا آیا کہ کھانے کو کچھ نہ تھا۔ سخت بھوک لگی ہوئی تھی۔ پندرہ دن یوں ہی گذر گئے جب مین زیادہ نڈھال ہو گیا تو پیٹ جالی مبارک کو لگا دیا اور درود کثرت سے پڑھنے لگا اور عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے مہمان کو کچھ کھلایئے۔ بھوک نے نڈھال کر دیا ہے۔ وہیں پر مجھ کو نیند لگ گئی اور سرکار دو عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زیارت سے مشرف ہوا ایک طرف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور دوسری طرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور سامنے حضرت علی کرم اللہ وجھہ ہیں۔ مجھے حضرت علی فرما رہے ہیں اُٹھ سرکار تشریف لائے ہیں۔ میں اُٹھا اور دست بوسی کی۔ آقائے جہاں نے مجھے روٹی عطا کی۔ میں نے آدھی روٹی کھائی تھی کہ آنکھ کُھل گئی اور بیدار ہوا تو آدھی روٹی ہاتھ میں تھی
(سعادۃ الدارین، نزھۃ الناظرین)

حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، میں ایک دفعہ بحری جہاز پر سوار کہیں جا رہا تھا۔ اچانک طوفان آ گیا۔ یہ ایک ایسا بھیانک طوفان تھا کہ بچنے کے آثار نظر نہیں آ رہے تھے پریشانی حد سے زیادہ تھی۔ جہازی سب ناامید ہو گئے۔ اسی اثناء میں مجھے نیند لگ گئی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

اے میرے امتی! پریشان نہو۔ جہاز کے لوگوں سے کہہ دے کہ وہ ''درود تنجینا'' ایک ہزار بار پڑھیں۔ اس کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی میں نے جہاز والوں سے کہا اب کوئی فکر کی بات نہیں ہے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا ہے کہ اہل جہاز ''درود تنجینا'' پڑھیں۔ ہم نے درود کو ابھی تین سو بار ہی پڑھا تھا کہ ہوا کا زور ختم ہوا اور کچھ دیر بعد طوفان تھم گیا۔ ہم درود شریف کی برکت سے صحیح وسلامت منزل مقصود پر پہنچ گئے۔

یہ بیان کر کے علامہ سخاوی محدث نے فرمایا کہ حسن بن علی رسوانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے جو شخص کسی مہم میں یا مصائب میں مبتلا ہو تو وہ اس درود پاک کو ایک ہزار بار شوق وذوق سے پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کو ٹال دیگا اور وہ اپنی مراد میں کامیاب ہوگا۔ (القول البدیع۔ نزھۃ المجالس)

درود تنجینا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلانَا مُحَمَّدٍ صلوٰۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالآفَاتِ وَتَقْضِی لَنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعلیَ الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھا اَقْصیٰ الغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ O

ایک مرتبہ چند کافر ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک سائل آیا اُس نے اُن سے سوال کیا۔ انھوں نے تمسخر کے طور پر کہا کہ تم علی (رضی اللہ عنہ) کے پاس جاؤ وہ تمہیں کچھ دیں گے۔ سائل جب حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کے پاس گیا اور ''للہ مجھے کچھ دیجئے میں بہت تنگدست ہوں''۔ آپؓ کے پاس اس وقت کوئی چیز نہ تھی آپ نے دس بار درود پڑھ کر سائل کی ہتھیلی پر پھونک مارا۔ فرمایا ہتھیلی کو بند کرلو اور وہاں جا کر کھولنا۔ جب سائل کافروں کے پاس آیا تو پوچھا تجھے کیا دیا گیا؟ اُسنے مٹھی کھولی تو سونے کے دیناروں سے بھری تھی۔ یہ دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔
(راحت القلوب ملفوظات حضرت گنج شکرؒ)

ایک بادشاہ بیمار ہوا۔ بیماری کی حالت میں چھ ماہ گذر گئے بادشاہ کو معلوم ہوا کہ حضرت شیخ شبلی یہاں آئے ہوئے ہیں اس نے معروضہ بھیجا کہ آپ تشریف لائیں۔ جب آپ تشریف لائے تو دیکھ کر فرمایا فکر نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آج ہی آرام ہوجائے گا۔ آپ نے درود شریف پڑھ کر ہاتھ پھیرا تو اسی وقت بادشاہ تندرست ہو گیا۔ (راحت القلوب)

حضرت فریدالدین گنج شکرؒ کے پاس پانچ درویش حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گئے۔ عرض کیا ہم مسافر ہیں۔ خانۂ کعبہ کی زیارت کے لئے جارہے ہیں اور اخراجات سفر نہیں ہیں۔ حضرت خواجہ نے مراقبہ کیا اور سر اُٹھا کر چند کھجوروں کی گھٹلیاں لیں اور کچھ پڑھ کر اُن پر پھونکا اور اُن درویشوں کو دیدیں وہ حیران رہ گئے کہ ہم ان گھٹلیوں کو لے کر کیا کریں گے؟ حضرت شیخ نے فرمایا حیران کیوں ہوتے ہو ان کو دیکھو تو سہی۔ جب انھوں نے دیکھا تو وہ سب سونے کے دینار تھے۔ حضرت شیخ بدرالدین اسحٰقؒ سے معلوم ہوا کہ حضرت

خواجہؒ نے درود پاک پڑھ کر پھونکا تھا۔ (راحت القلوب)

ایک جنگ میں مسلمانوں کے پاس صرف (۴) ٹینکس تھے ان میں موجود سپاہی درود پاک پڑھتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے مقابل کے مشرکین کے پاس بے حساب ٹینکس اور فوجی اور آلاتِ حرب تھے اور فوج بھی بہت تھی جب مقابلہ ہوا تو مشرکین کے ٹینکس اور افواج آگ کی لپیٹ میں آ گئے اور باقی فوج بھاگ گئی۔

ایک شخص دربار رسالت میں حاضر ہوا اور دوسرے شخص پر دعویٰ کیا کہ اس نے میرا اونٹ چُرا لیا ہے اور اس پر دو گواہ بھی لے آیا اور ان دونوں نے بھی گواہی دی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا بھی ارادہ فرمایا تھا کہ مدعی نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ اونٹ کو حاضر کرنے کا حکم دیجئے اور اونٹ سے دریافت کیجئے کہ اصل حقیقت کیا ہے۔ میں اللہ کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اونٹ کو بولنے کی طاقت عطا فرمائیگا۔ چنانچہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اونٹ کو حاضر کرنے کا حکم دیا۔ اونت لایا گیا۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا اے اونٹ میں کون ہوں اور یہ کیا ماجرا ہے اونٹ نے فصیح زبان میں کہا۔ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ حقاً حقاً یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے اس مالک کا ہاتھ نہ کاٹیں کیونکہ دعویٰ کرنے والا منافق ہے اور دونوں گواہ بھی منافق ہیں۔ اُنھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت ودشمنی کی بناء پر میرے مالک کے ہاتھ کٹوانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اونٹ کے مالک سے پوچھا؟ وہ کونسا عمل ہے، جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تجھے اس مصیبت سے بچالیا؟ عرض کیا حضور میرے پاس کوئی بڑا عمل نہیں ہے مگر ایک عمل ہے وہ یہ کہ میں اُٹھتا بیٹھتا (ہروقت) حضور کی ذات گرامی پر درود پڑھتا رہتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس عمل پر قائم رہ۔ اللہ تعالیٰ تجھے دوزخ سے یوں ہی بری کرے گا جیسے تجھے ہاتھ کٹوانے سے بری کر دیا۔ (سعادۃ الدارین)

نزھۃ المجالس میں یہ متن اضافہ ہے کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اُسے فرمایا اے میرے پیارے صحابی! جب تو پل صراط پر سے گذرے گا تو تیرا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکے گا۔

ایک شخص کو ضیق بول (پیشاب کی رکاوٹ) کا مرض لاحق ہو گیا۔ وہ علاج معالجے سے عاجز آ گیا۔ اس نے عالم دین زاھد، عارف باللہ شیخ شہاب الدین ابن ارسلان کو خواب میں دیکھا اور اُن سے اپنے مرض کی شکایت

کی آپ نے فرمایا بندۂ خدا تو تریاق مجرب کو چھوڑ کر کہاں کہاں بھاگا پھرتا ہے۔ یہ درود پڑھ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَلْبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِO

جب میں بیدار ہوا تو یہ درود پڑھنا شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی۔ (نزہۃ المجالس)

حضرت عبدالسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں سلام کرنے کے لئے حضرت عثمان (رضی اللہ عنہ) کے پاس آیا تو حضرت عثمان غنی نے فرمایا مرحبا اے بھائی میں نے رات عالم رؤیا میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زیارت کی۔ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی کا ڈول دیا۔ میں نے اس میں سے سیر ہو کر پیا۔ اُس کی ٹھنڈک ابھی تک محسوس کر رہا ہوں میں نے پوچھا یہ کس وجہ سے ہوا فرمایا کثرت درود پاک کی وجہ سے۔ (سعادۃ الدارین)

علی بن عیسیٰ وزیر نے کہا میں کثرت سے درود شریف پڑھا کرتا تھا۔ اتفاقاً مجھے بادشاہ نے معزول کر دیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دراز سواری پر بیٹھا ہوا ہوں اور آقائے دو جہاں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف فرما ہیں۔ میں سواری سے اُتر کر پیدا چلنے لگا تو حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا اے علی! اپنی جگہ واپس چلا جا۔ آنکھ کھل گئی اور بیدار ہو گیا۔ بادشاہ نے مجھے بلوا کر وزارت سونپ دی۔ یہ درود شریف کی برکت ہے۔ (سعادۃ الدارین)

''زھرۃ الریاض'' میں ہے کہ ایک دن جبرئیل علیہ السلام دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے کوہ قاف جانے کا اتفاق ہوا۔ مجھے وہاں آہ وفغاں، رونے اور چلانے کی آوازیں آنے لگیں۔ جدھر سے آوازیں آ رہی تھیں میں اُدھر گیا تو مجھے ایک فرشتہ دکھائی دیا جس کو میں نے اس سے پہلے آسمان پر دیکھا تھا اور بڑے اعزاز و اکرام سے گذار رہا تھا۔ وہ ایک نورانی تخت پر بیٹھا رہتا تھا۔ ستر ہزار فرشتے اس کے اردگرد کھڑے رہتے تھے۔ جب وہ سانس لیتا تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کر دیتا تھا۔ لیکن آج میں نے دیکھا کہ وہ فرشتہ قاف کی وادی میں سرگرداں و پریشاں آہ وزاری کر رہا ہے۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ کیا حال ہے اور کیا ہو گیا ہے۔ اس نے کہا کہ معراج کی رات جب میں اپنے نورانی تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ میرے قریب سے اللہ تعالیٰ کے حبیب نبی کریم

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) گذرے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتکریم نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ کو میرا یہ تکبر پسند نہ آیا اور مجھے ذلیل وخوار کر کے نکال دیا اور اُس بلندی سے اس پستی میں پھینک دیا۔ پھر اس فرشتے نے کہا اے جبرئیل علیہ السلام اللہ کے دربار میں میری سفارش کرو کہ اللہ تعالیٰ میری اس غلطی کو معاف کر دے اور پھر مجھے بحال کر دے۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں نے اللہ کے دربار میں نہایت عاجزی کے ساتھ معافی کی درخواست کی۔ دربارِ الٰہی سے ارشاد ہوا "اے جبرئیل اُس فرشتے سے کہدو کہ اگر معافی چاہتا ہے تو میرے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود پڑھے یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب میں نے فرشتے کو فرمانِ الٰہی سنایا تو وہ حضور کی ذاتِ گرامی پر درود پڑھنے میں مشغول ہو گیا اور پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس کے بال و پر نکلنا شروع ہو گئے اور پھر اس ذلت و پستی سے اڑ کر آسمان کی بلندیوں پر جا پہنچا اور اپنی مسند پر بیٹھ گیا۔ (معارج النبوۃ ج۱)

شبِ معراج سرورِ دوعالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جو عجائبات دیکھے اُن میں سے ایک یہ ہے آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک فرشتے کے پر جلے ہوئے تھے اور وہ معذور و مجبور ہو گیا ہے یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل سے فرمایا کہ اس فرشتہ کو کیا ہوا ہے عرض کیا کہ اس فرشتے کو اللہ تعالیٰ نے ایک شہر کو تباہ کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ اس نے وہاں پہنچکر ایک شیرخوار بچہ کو دیکھا تو اُسے رحم آگیا اور واپس آگیا۔ اللہ نے اس کی نافرمانی کی یہ سزا دی ہے یہ سن کر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے جبرئیل کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ قرآن میں ہے "وَاِنِّی لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ" (میں توبہ کرنے والے کو بخش دیتا ہوں) یہ سن کر دربارِ الٰہی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس فرشتہ کی معافی کی درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کی توبہ یہ ہے کہ وہ آپ پر دس بار درود پاک پڑھے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہ حکمِ ربانی سن کر فرشتے کو سنا دیا۔ اُس فرشتے نے آپ پر دس بار درود پاک پڑھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو پر و بال عطا فرمائے اور وہ اوپر اُڑ گیا اور ملائکہ میں یہ شور برپا ہوا کہ اللہ پاک نے درود پاک کی برکت سے کروبین پر رحم فرمایا۔ (رونق المجالس ص۱۱)

حضرت شیخ ابوالحسن بن حارث لیثی رحمۃ اللہ علیہ جو ایک پابند شریعت اور متبع سنت بزرگ تھے اور کثرت سے درود پاک پڑھنا ان کا مشغلہ تھا۔ حالات کے تغیر وتبدل سے اُن پر فقر و فاقہ کی نوبت آگئی۔ عید بھی بہت قریب آگئی اور بچوں کے کھانے اور کپڑوں کا کوئی انتظام نہ ہو سکا۔

عید کی شب ان کے لئے بڑی کرب و بے چینی کی رات تھی رات کا کچھ حصہ گذرا تھا کہ ایک شخص دروازہ کھٹکھٹایا اور کچھ لوگوں کی آمد کا احساس ہوا۔ جب دروازہ کھولا گیا تو دیکھا کہ کافی تعداد میں لوگ جمع ہیں ان کے ہاتھوں میں قندیلیں اور شمعیں تھیں۔ اُن میں ایک سفید پوش صاحب تھے معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایک رئیس آدمی ہیں۔ سامنے آئے ہمیں حیرانی تھی کہ اتنی رات کو یہ کیوں آئے ہیں۔ رئیس نے کہا آج رات ہمارے گھر شاہِ امت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لائے اور مجھے ارشاد فرمارہے ہیں کہ ابوالحسن اوراس کے بچے فقروفاقہ کے دن گذار رہے ہیں تجھے اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دے رکھا ہے۔ جا اور جا کر اُن کی خدمت کر۔ اس کے بچوں کے لئے کپڑے لے جا اور دیگر ضروریات کے اخراجات بھی دے دے تا کہ وہ اچھی طرح عید منائیں اور خوش ہوجائیں لہٰذا یہ سامان عید قبول کیجئے اور میں درزی کو بھی ساتھ لایا ہوں بچوں کو بھیجئے تا کہ ناپ لے کر کپڑے سلائیں۔ انھوں نے درزی کو حکم دیا کہ پہلے بچوں کے کپڑے سی دیں اور بعد میں بڑوں کے سئیں اب صبح ہونے سے قبل عید کی تیاریاں مکمل ہوگئیں اور سبھوں نے عید کی خوشیاں منائیں۔

یہ برکتیں ساری کی ساری درود پاک کی ہیں عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ۔ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اپنی امت پر بہت شفقت ہے اتنی والدین کو اپنی اولاد پر نہیں ہوسکتی۔

ایک مردِ صالح محمد بن سعید بن مطرفؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اوپر لازم کرلیا تھا کہ ایک معینہ تعداد درود کی پڑھ کر سویا کروں گا اور روازآنہ پڑھتا رہا۔ ایک دن میں اپنے مکان کے بالا خانہ پر پڑھ کر بیٹھا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی۔ اتفاق سے میری بیوی بھی وہیں پر سوئی ہوئی تھیں۔ دیکھتا ہوں کہ سرکار دوعالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بالا خانہ کے دروازے سے اندر تشریف لائے جس سے سارا مقام جگمگا اُٹھا اور فرمایا۔ اے میرے امتی جس منہ سے تو درود پڑھتا ہے وہ میرے سامنے لا۔ میں نے نزدیکی حاصل کی تو آپ نے میرے رخسار پر بوسہ دیا۔ آپ کی خوشبو کی مہک سے میری بیوی بیدار ہوگئیں اور سارا گھر معطر ہوگیا۔ (القول البدیع ص ۱۲۵، جذب القلوب ص ۲۶۵، سعادۃ الدارین ص ۱۲۳)

حضرت ابوالحسن بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن حامدؒ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور دریافت

کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا۔ پھر ابوالحسن بغدادی نے کہا ''مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے کہ میں جنتی ہو جاؤں'' ابن حامدؒ نے فرمایا ''ہزار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں بعد الحمد ہزار بار قل هو الله احد پڑھ ابوالحسن نے کہا مجھ میں اتنی قوت نہیں'' فرمایا اگر یہ نہیں کر سکتا تو ''ہر رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہزار بار درود پڑھا کر'' (القول البدیع ص ۱۱۷)

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

میں نے درود شریف کی بہت سی برکتیں دیکھی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ میرے ایک دوست کا انتقال ہو گیا۔ میں نے اُسے خواب میں دیکھا اور اس سے اس کے حالات دریافت کئے تو اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور اپنے فضل سے عزت و اکرام عطا فرمایا۔ پھر میں نے کہا اے بھائی! کیا آپ پر ہمارا حال بھی کچھ ظاہر ہوا یا نہیں اُس نے کہا اے بھائی! تجھ کو بشارت ہو کہ تو اللہ کے نزدیک صدیقوں میں سے ہے میں دریافت کیا یہ کس وجہ سے ہے؟ تو اس نے بتایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ تو نے درود پاک کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے۔ اس وجہ سے یہ اجر ہے۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۱۳)

ابوالفضل قرمسانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے پاس خراسان سے ایک شخص آیا اور کہا کہ مجھے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا ہے۔ میں نے دیکھا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مسجد نبوی میں جلوہ افروز ہیں اور مجھے حکم دیا کہ جب تو همدان میں جائے تو فضل بن زیرک کو میرا سلام کہنا۔ میں نے عرض کیا حضور اس پر ایسا کرم کس وجہ سے ہے۔ فرمایا وہ روزآنہ مجھ پر سو بار دورد پڑھتا ہے۔ میں نے فضل بن زیرک کو سلام پہچا کر دریافت کیا وہ درود مجھے بھی بتائیں۔ فرمایا میں روزآنہ سو بار یہ درود پڑھتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ جَزَى اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّا بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ (سعادۃ الدارین)

حضرت ابوالمواهب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے خواب میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زیارت کی آقا نے میرے منہ کو بوسہ دیا اور فرمایا میں اُس منہ کو بوسہ دیتا ہوں جو مجھ پر ایک ہزار بار دن میں اور ایک ہزار بار رات میں درود پڑھتا ہے پھر فرمایا انا اعطینك الکوثر کتنا اچھا ورد ہے تو اس کو رات میں پڑھا کر۔

اورفرمایا تیری یہ دعا ہونی چاہئے اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ کُرُبَاتِنَا اَللّٰھُمَّ اَقِلْ عَثَرَاتِنَا ' اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ زَلَّاتِنَا اور درود پڑھ کر یوں کہا کرے وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (سعادۃ الدارین)

حضرت شیخ ابوالمواھب شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے خواب میں زیارت نصیب ہوئی تو سرکار دو عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا۔اے شاذلی ! تو میری امت کے ایک لاکھ افراد کی شفاعت کرے گا۔میں نے عرض کیا اے آقا میرے لئے یہ انعام کس وجہ سے ہے فرمایا میرے دربار میں تو درود پاک کا ہدیہ پیش کرتا رہتا ہے۔
(سعادۃ الدارین ص ۱۴۱ کتاب فضائل درود شریف النبھانی)

لکھنو کا ایک کاتب تھا۔اس کے پاس ایک بیاض (کاپی) تھی اس کی عادت تھی کہ صبح کے وقت جب وہ کتابت کرتا تھا تو کتابت سے پہلے وہ اس کاپی پر درود پاک لکھ لیتا تھا۔جب اس کا آخری وقت آیا تو آخرت کی فکر ہوئی۔گھبرا کر کہنے لگا وہاں جا کر کیا ہوتا ہے اتنے میں ایک مجذوب آپہنچے اور فرمانے لگے بابا کیوں گھبراتا ہے وہ بیاض (کاپی) سرکار کے دربار میں پیش ہے اور اس پر صاد بن رہے ہیں۔(زادالسعید ص ۱۳)

ایک دن سرکار دو جہاں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جہاد کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔راستہ میں ایک جگہ قیام کیا حکم دیا کہ یہاں پر جو کچھ کھانا ہو کھالو۔جب کھانا کھانے لگے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) روٹی کے ساتھ کسی قسم کا سالن نہیں ہے۔پھر صحابہ نے دیکھا ایک شہد کی مکھی بڑے زور وشور سے بھنبھناتی ہوئی آئی۔عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ مکھی کیوں شور مچاتی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ کہہ رہی ہے کہ مکھیاں بے قرار ہیں کہ صحابہ کرام کے پاس سالن نہیں ہے حالانکہ یہاں قریب میں شہد کا جھتا لگا ہوا ہے وہ کون لائے ہم تو نہیں لاسکتیں۔پھر فرمایا اے علی !(رضی اللہ عنہ) اس مکھی کے پیچھے پیچھے جاؤ۔چنانچہ حضرت علی ایک لکڑی کے پیالہ کو لے کر اس کے پیچھے روانہ ہوئے وہ مکھی آگے آگے اس غار میں پہنچ گئی اور آپ نے وہاں جا کر شہد کا جھتہ نکال کر نچوڑ لیا اور دربار رسالت میں حاضر ہو گئے سرکار دو عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے وہ شہد تمام صحابہ (رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین) میں تقسیم فرمادیا۔جب صحابہ کھانے لگے تو وہ مکھی پھر بھنبھناتی ہوئی حاضر ہوگئی تو صحابہ اکرام نے عرض کیا پھر مکھی شور مچا رہی ہے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ میں نے اس سے ایک سوال کیا تھا وہ اس کا جواب دے رہی ہے۔میں نے اس سے پوچھا کہ تمہاری خوراک کیا ہے۔مکھی کہتی ہے کہ باغوں اور بیابانوں میں جو پھول

ہوتے ہیں وہ ہماری خوراک ہے۔ میں نے پوچھا پھول تو کڑوے بھی ہوتے ہیں پھیکے بھی ہوتے ہیں اور بدمزہ بھی تو تیرے منہ میں جا کر کیسے صاف ہو کر میٹھا شہد بن جاتے ہیں۔ مکھی نے جواب دیا! یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمارا ایک امیر اور سردار ہوتا ہے ہم اس کے تابع ہیں۔ جب ہم پھولوں کا رس چوستے ہیں تو ہمارا امیر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ذات مقدسہ پر درود پڑھنا شروع کرتا ہے اور ہم بھی اس کے ساتھ ساتھ ملکر درود پڑھنا شروع کرتی ہیں تو بدمزہ اور کڑوے پھولوں کا رس درود پاک کی برکت سے میٹھا ہو جاتا ہے اور اُسی کی برکت کی وجہ سے وہ شہد شفا بھی بن جاتا ہے۔

اگر درود شریف کی برکت سے کڑوے اور بدمزہ پھولوں کا رس نہایت ہی میٹھا شہد بن سکتا ہے اور تلخی' شیرینی میں تبدیل ہو سکتی ہے تو درود پاک کی برکت سے گناہ بھی نیکیوں میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔ (مقاصد السالکین ص ۵۳)

اسی طرح درود پاک کی برکت سے ہماری نامکمل اور ناقص نمازیں اور دیگر ناقص عبادات بھی مقبول ہو سکتے ہیں۔

ابو صالح صوفی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بعض محدثین کرام کو وصال کے بعد خواب میں دیکھا گیا اور دریافت کیا کہ حضرت کیا حال ہے تو فرمایا اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا اور میری بخشش ہو گئی۔ پوچھا کس سبب سے؟ فرمایا میں نے اپنی کتاب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود لکھا ہے۔ لہٰذا درود کی برکت سے بخشش ہو گئی۔
(سعادۃ الدارین ص ۱۲۹)

حضرت ابوالعباس خیاط رحمۃ اللہ علیہ جو کہ گوشہ نشین تھے۔ ایک دن وہ علامہ محمد بن رفیق کی مجلس میں آئے۔ شیخ ابوالعباس نے فرمایا تم پڑھو اور اپنا کام کرو۔ میں اس لئے آیا ہوں کہ میں دیدار سے مشرف ہوا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا تم ابن رفیق کی مجلس میں جایا کرو کہ وہ مجھ پر بہت درود پڑھتا ہے (سعادۃ الدارین)

اس سے معلوم ہوا کہ درود شریف کی مجلسوں میں جانا باعث برکت و رحمت ہے اور سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خوشنودی کا باعث بھی ہے۔

حضرت محمد کردی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''باقیات الصالحات'' میں لکھا ہے کہ مجھ پر جو اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ میں مدینہ منورہ میں مقیم تھا تو میں نے خواب میں سرکار دو عالم رحمت للعالمین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زیارت سے مشرف ہوا۔ مجھے میرے آقا نے مجھے گود میں اُٹھا لیا کہ میرا سینہ سرکار

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سینہ انور اور میرا منہ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے منہ مبارک اور میری پیشانی سرکار رحمت للعالمین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پیشانی کے برابر تھی اور فرمایا مجھ پر درود شریف کی کثرت کیا کرو اور سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھے اپنی رضا کی بشارت دی جو کہ رضائے الٰہی کا موجب ہے۔ سرکار دو عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مہربانی کو دیکھ کر میں خوشی سے رونے لگا اور جب بیدار ہوا تو اشکبار تھا میں اُٹھا اور مواجہ شریف کے سامنے حاضر ہو گیا اور روضۂ مقدسہ کے اندر سے مجھے خاص خاص بشارتوں سے سرفراز فرمایا گیا جس کا اظہار عوام کے سامنے نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ واپسی سے قبل سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں سلام عرض کیا تو سلام کا جواب سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے سنا اور مجھے یقین کامل ہو گیا کہ سید عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) روضہ میں حیات سے ہیں اور مسلمانوں کے سلام کا جواب بھی عنایت فرماتے ہیں (سعادۃ الدارین)

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (قرآن)

سید عبدالجلیل مغربیؒ نے ''تنبیۃ الانام'' کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ جب میں درود پاک کی کتاب لکھ رہا تھا اُس دوران میں خچر پر سوار ہوں اور میں اُن لوگوں سے ملنا چاہتا ہوں جو کسی امر میں مجھ سے آگے جا چکے اور میرا خچر پیچھے رہ گیا ہے۔ میں نے خچر کو ڈانٹ دیا اور بڑی آواز نکالا تو وہ تیز چلنے لگا اُسے ایک آدمی نے پکڑ کر روک لیا اور میں رکنے کی وجہ سے پریشان ہو گیا۔ اچانک ایک صاحب ظاہر ہوئے جو نہایت پاکیزہ صورت و سیرت معلوم ہوتے تھے۔ انھوں نے اس شخص کو ڈانٹا اور میرے خچر کو اس کے ہاتھ سے چھڑا لیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی ہے اور اس کو گھر والوں کے لئے شفاعت کرنے والا بنایا گیا اور اس سے اُس کا غل (بوجھ) اتار دیا ہے میں بیدار ہوا اور بہت خوش تھا اور میرے دل میں خیال آیا کہ جس شخص نے مجھے چھڑایا اور مندرجہ بالا کلمات کہے وہ مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ یہ ساری عنایت درود شریف پڑھنے سے ہوئی۔

شیخ مسعود درازی رحمۃ اللہ علیہ فارس کے صلحاء میں سے تھے ان کا طریقۂ امتیاز تھا کہ وہ مزدوری کے اڈے پر جاتے اور مسلم مزدوروں کو لے کر آتے۔ جتنے بھی مزدور آتے ان کو وضوء کروا کر فرماتے کہ درود پڑھتے رہو اور خود بھی ان کے ساتھ درود پڑھنے میں مصروف ہو جاتے۔ جب مزدوری کے ختم ہونے کا وقت آتا تو ان کو پوری مزدوری دے کر رخصت کرتے۔ شیخ مسعود رحمۃ اللہ علیہ اپنے عشق و محبت کی بناء پر بیداری میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

زیارت سے مشرف ہوتے تھے۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۳۸)

امام شعرانیؒ نے فرمایا کہ مجھے شیخ احمد سروی رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ انھوں نے ملائکہ کو چاندی کے کاغذ پر درود خوانوں کے درود لکھتے ہوئے دیکھا۔ (سعادۃ الدارین ص ۱۳۸)

حضرت سلیمان بن نجیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں خواب میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو لوگ حاضر ہوئے ہیں اور سلام عرض کرتے ہیں تو کیا آپ اُن کا سلام سمجھ لیتے ہیں فرمایا ''ہاں'' اور میں ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں (سعادۃ الدارین ص ۱۴۱)

حضرت ابراھیم بن شیبان فرماتے ہیں میں نے حج کیا اس کے بعد مدینہ منورہ حاضر ہوا اور پھر روضۂ مقدسہ کے اندر سے آواز سنی ''وَعَلَیْکُمُ السَّلَام یَاوَلَدِی '' اے میرے بچے میری طرف سے سلام ہو۔
(سعادۃ الدارین ص ۱۴۱)

عارف باللہ حضرت علی بن علوی رحمۃ اللہ علیہ کو جب کوئی مشکل درپیش ہوتی تو اُن کو شفیع معظم نبی محترم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زیارت نصیب ہوتی تو اس کو رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پوچھ لیتے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کو جواب سے سرفراز فرماتے۔

جب شیخ موصوف تشھد یا غیر تشھد میں اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه عرض کرتے تو سن لیتے وَعَلَیْكَ السَّلَام یَا شَیْخ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ کبھی کبھی نماز سے باہر السلام علیك ایھا النبی کو بار بار پڑھتے جب اُن سے دریافت کیا گیا آپ کیوں بار بار پڑھتے ہیں۔ شیخ رحمۃ اللہ نے فرمایا ''جب تک میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جواب نہ سن لوں آگے نہیں بڑھتا'' نیز امام شعرانی قدس سرہ سے منقول ہے کہ کچھ حضرات ایسے بھی ہیں جو پانچوں نمازیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پڑھتے ہیں۔
(سعادۃ الدارین ص ۱۴۱)

حضرت ابو علی قطان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ وہ صحابہ کی شان میں سب وشتم کرتے تھے فرمایا کہ میں نے ایک خواب دیکھا کہ شہر کی جامع مسجد میں داخل ہو رہا ہوں۔ مسجد میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دو آدمیوں کے ساتھ تشریف فرما دیکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا تو سرکار نے جواب نہیں دیا۔ عرض کیا کہ حضور

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ذات گرامی پر روزآنہ صبح وشام بڑی تعداد میں درود پیش کرتا ہوں پھر بھی حضور مجھ سے ناراض ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تو مجھ پر درود بھی پڑھتا ہے اور میرے صحابہ کی شان میں گستاخی بھی کرتا ہے۔ میں نے آقا کی خدمت میں عرض کیا کہ میں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دست مبارک پر توبہ کرتا ہوں آئندہ ایسا نہیں کرونگا۔

اس کے بعد آپ نے وعلیك السلام ورحمة الله وبركاته ارشاد فرمایا۔ اس واقعہ سے چند امور واضح ہوئے ہیں:

(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کی شان میں گستاخی کرنے والوں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض ہوتے ہیں۔

(۲) درود پاک کی برکت سے عقائد بھی درست ہو جاتے ہیں۔

(۳) درود پڑھنے والوں کی سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خود اصلاح فرما دیتے ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے والد بزرگوار حضرت شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک بار مجھے بخار آ گیا۔ یہاں تک کہ مرض کی مدت طویل ہوگئی۔ اور انتہائی کمزوری اور ضعف لاحق ہو گیا اور زندگی کی امید باقی نہیں رہی اس دوران اس قدر کمزوری ہو جاتی کہ میں گھنٹوں غنودگی میں چلا جاتا تھا پھر بحال ہو جاتا۔ ایک دفعہ جب غنودگی کے بعد طبیعت سنبھلی تو دیکھا شیخ عبدالعزیزؒ تشریف لائے ہیں اور فرمانے لگے بیٹا ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیری عیادت کے لئے تشریف لا رہے ہیں اور غالبًا اس طرف سے تشریف لائینگے جس طرف تیرے پیر پھیلے ہوئے ہیں لہٰذا تم اپنی چارپائی کو پھیرلو تاکہ تمھارے پیر اُس طرف نہوں۔ موجود لوگوں نے چارپائی کا رخ پھیر دیا۔ اس کے ساتھ ہی حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لائے اور فرمایا اے میرے بچے تیرا کیا حال ہے۔ پھر سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھے گود میں لے لیا۔ اس طرح کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ریش مبارک میرے سر پر تھی اور مجھ پر وجد کی حالت طاری ہوگئی اور آنسو بہنے لگے جس سے سرکار کا دامن تر ہو گیا۔ آہستہ آہستہ سکون طاری ہوا فوری مجھے خیال آیا کہ سرکار کے ریش مبارک سے دو بال حاصل کروں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے دل کے اس خطرہ سے واقف ہو کر اپنا ہاتھ ریش مبارک پر پھیرا اور دو بال میرے ہاتھ میں دے دئے۔ مجھے پھر یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ دولت

میرے پاس رہینگی یا نہ رہینگی تو حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا بیٹا ! یہ دونوں بال تیرے پاس رہینگے ۔اس کے بعد سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے صحت اور درازی کی بشارت دی تو میں فوراً صحتیاب ہوگیا۔ حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے وہ بال نظر نہیں آئے یہاں تک چراغ منگوا کر دیکھا مجھے نظر نہیں آئے ۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوا تو آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور فرمارہے ہیں میں نے وہ بال تکیہ کے نیچے رکھے ہیں، وہاں سے لے لو۔ میں نے تکیہ کے نیچے سے وہ بالِ مبارک لے لئے اور ایک پاکیزہ جگہ انھیں محفوظ کر دیا حضرت محدث موصوف فرماتے ہیں ان دونوں موئے مبارک کا خاصہ یہ تھا کہ آپس میں لپٹے رہتے تھے لیکن جب درود پڑھا جاتا تو علیحدہ ہو کر سیدھے ہوجاتے تھے۔

دوسرے یہ دیکھا کہ تین آدمی جو اس معجزہ کے منکر تھے آکر آزمائش چاہی۔ میں نے بے ادبی کے خوف سے آزمائش پر راضی نہ ہوا لیکن بحث طول پکڑ گئی تو عزیزوں نے وہ موئے مبارک پکڑ کر دھوپ میں لے گئے اُسی وقت آسمان پر بادل آیا اور اس پر سایہ کر دیا حالانکہ اس وقت سخت دھوپ تھی اور آسمان پر بادل بھی نہ تھے یہ دیکھ کر اُن میں سے ایک نے توبہ کرلی اور مان گیا دوسرے دونوں نے کہا ''یہ اتفاقی بات ہے'' دوسری بار وہ موئے مبارک دھوپ میں لے گئے اور پھر بادل نے آکر سایہ کر دیا۔ دوسرا منکر بھی تائب ہوگیا۔ تیسرے نے یہی رٹ لگائی کہ ''اتفاقی امر ہے'' تیسری بار دھوپ میں لے گئے تو فوراً بادل نے آکر سایہ کر دیا۔ اب تیسرا بھی مان کر تائب ہوگیا۔

تیسری خصوصیت یہ تھی کہ ایک بار کچھ لوگ موئے مبارک کی زیارت کے لئے آئے تو میں نے موئے مبارک کے صندوق کو باہر لایا۔ لوگوں کا کثیر اجتماع تھا تالا کھولنے کے لئے چابی لگائی تو تالا نہ کُھلا ۔ بڑی کوشش کے بعد بھی تالا نہ کھلا میں اپنے دل کی طرف متوجہ ہوا تو معلوم ہوا کہ ان میں فلاں جنبی ہے اس کی وجہ سے قفل نہیں کھل رہا ہے۔ میں نے جان کر پردہ پوشی کرتے ہوئے سب سے کہا جاؤ دوبارہ طہارت کر کے آؤ۔ جب وہ جنبی باہر گیا تو وہ تالا کھل گیا اور ہم سب نے زیارت کی۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب میرے والد ماجد شاہ عبدالرحیم محدث رحمۃ اللہ علیہ نے آخری عمر میں تبرکات تقسیم فرمائے تو ایک بالِ مبارک بھی مجھے عنایت ہوا۔ (انفاس العارفین)

حضرت عبداللہ شاہ صاحب اپنے پیرومرشد کے خلیفہ شاہ عالم کے ساتھ جارہے تھے۔راستہ میں آگ سے دہکتا ہوا آوہ پایا خلیفہ صاحب نے کہا اس آوے میں جاکر کھڑے ہوجاؤ۔ یہ حکم سنتے ہی عبداللہ شاہ صاحب اس بھڑکتی، شعلہ زن آگ میں جاکر کھڑے ہوگئے خلیفہ صاحب جب واپس آئے نصف گھنٹہ گذر چکا تھا تو دیکھا کہ عبداللہ شاہ صاحب آگ کے آوے میں کھڑے ہوئے ہیں۔آگ خوب بھڑک رہی ہے مگر ان کے بدن کا کپڑا تک نہ جلا۔ پھر لوگوں نے انھیں پکڑ کر باہر نکالا۔ بدن پر پسینہ تھا۔خلیفہ صاحب نے پوچھا کیا حال ہے۔عرض کیا جب مین اس آگ کے آوے میں داخل ہونا چاہا تو مدینہ شریف کی طرف خیال کر کے درود شریف پڑھنے لگا اچانک مدینہ کی طرف سے ایک نور آیا اور اس نور کو میں نے چادر کی طرح اپنے تمام جسم پر لپیٹ لیا۔اس وجہہ سے مجھے آگ کی گرمی محسوس نہیں ہوی اور میں اس میں کھڑا رہا۔(ذکر خیر ص ۱۴۹)

ایک سمندری جہاز میں کئی لوگ سوار تھے اُن میں ایک شخص روز آنہ درود پڑھتا تھا۔ایک دن وہ درود پاک پڑھ رہا تھا دیکھا کہ ایک مچھلی جہاز کے ساتھ آرہی ہے اور ایسا محسوس ہورہا تھا وہ درود پاک سن رہی ہے۔اس کے بعد وہ مچھلی کسی شکاری کے جال میں پھنس گئی شکاری اس کو پکڑ کر بازار میں فروخت کردیا۔ایک صحابی نے اُسے خرید لیا کہ اُس سے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کروں گا وہ مچھلی لے کر گھر پہنچے اور بیوی سے کہا اس کو اچھی طرح پکاؤ۔ بیوی صاحبہ نے اس کو اچھی طرح دھو کر کاٹ کر مچھلی کو ہنڈیا میں ڈال کر چولہے پر رکھا اور نیچے آگ جلائی۔آگ سلگتی ہی نہیں۔ جب آگ جلاتے بجھ جاتی تھی صحابی رضی اللہ عنہ نے تھک ہار کر دربار رسالت میں حاضر ہوکر ماجرا عرض کیا۔حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا دنیا کی آگ تو کیا ! اسے دوزخ کی آگ بھی نہیں جلاسکتی کیونکہ جہاز پر سوار ایک آدمی درود پڑھتا رہا اور یہ سنتی رہی۔(وعظ بے نظیر ص ۲۲)

بنی اسرائیل کا ایک شخص جو ایک سو سال سے زیادہ عمر فسق و فجور میں گذار کر مرگیا۔لوگوں نے اس کو گھسیٹ کر کوڑا کرکٹ کی جگہ پھینک دیا۔اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ ہمارا ایک بندہ مرگیا ہے اور فلاں مقام پر پھینک دیا گیا ہے۔اپنی قوم سے کہو اس کو وہاں سے اٹھا کر تجہیز و تکفین کر کے نماز جنازہ پڑھا کر اس کی تدفین کریں۔جب حضرت موسیٰ کلیم اللہ وہاں پہنچے تو اس میت کو دیکھ کر پہچان لیا۔تعمیل حکم باری تعالیٰ کے بعد عرض کیا۔یا

اللہ یہ مشہور ترین مجرم اور گنہگار تھا بجائے سزا کے اس عنایت کا حق دار کیسے ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بیشک یہ بہت بڑی سزا کا مستحق تھا۔ لیکن اس نے ایک دن توریت کھولی اور اس میں میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک لکھا ہوا دیکھا، محبت سے اسے بوسہ دیا اور درود پڑھا۔ میں نے اس نام مبارک کی تعظیم کی وجہ سے اس کے سارے گناہ معاف کر دئے۔ (القول البدیع ص ۱۱۸، مقاصد السالکین ص ۵۰)

تعظیم جس نے کی ہے محمد کے نام کی　　حق نے اسی پہ آتشِ دوزخ حرام کی

حضرت احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا ''میں نے جو درود شریف کی برکتیں دیکھی میں اُن میں سے ایک یہ ہے کہ ایک رات میں تہجد کی نماز ادا کر کے درود پڑھنے بیٹھ گیا۔ درود پڑھتے پڑھتے مجھے اونگ آ گئی۔ میں نے کچھ واقعات دیکھے اس کے بعد میں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی۔ یا اللہ ''اب مجھے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف فرما'' یا اللہ ! مجھ پر یہ انعام عطا کر تو ارحم الراحمین ہے۔ پھر میں نے ایک دوست کو اسی جگہ دیکھا اور پوچھا تم کہاں جا رہے ہو۔ اُس نے کہا میں مسجد نبوی کو جا رہا ہوں۔ میں بھی اس کے ساتھ ہو گیا اور ہم مسجد نبوی میں پہنچ گئے ساتھی نے کہا کہ یہ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد ہے تو میں نے کہا کہ آقا کہاں ہیں اسی اثناء میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے آپ کے ساتھ ایک بڑے بزرگ بھی تھے۔ میں نے حضور کی خدمت میں سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا ! اے شخص اللہ کے پیارے ابراھیم خلیل اللہ (علیہ السلام) کو بھی سلام کرو۔ میں نے سلام عرض کیا اور دونوں سے دُعائے خیر کی درخواست کی تو دونوں حضرات علیہما السلام نے میرے لئے دُعا فرمائی۔

میں نے آقائے نامدار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے عرض کیا کہ آپ میرے ضامن ہو جائیں تو آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا ''میں تیرے لئے اس بات کا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ پھر میں نے عرض کیا کہ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے۔ آپ نے فرمایا ''زِدْ فِي الصَّلٰوةِ عَلَيَّ ''یعنی مجھ پر درود شریف کی کثرت کرو۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب میں درود پڑھتا ہوں تو کیا آپ میرا درود سنتے ہیں تو فرمایا ''ہاں سنتا ہوں اور تیری مجلس میں ملائکہ مقربین بھی آتے ہیں تو پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ میرے ضامن ہو جائیں فرمایا تو میری ضمانت میں ہے۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے

متوسلین کے بھی ضامن ہو جایئے۔ فرمایا "میں انکا بھی ضامن ہوں" پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں چاہتا ہوں کہ حضور اُن سب کے ضامن ہو جائیں جو میری اس درود پاک پر لکھی ہوئی کتاب کو پڑھیں۔ ارشاد فرمایا میں اس کتاب کے سب پڑھنے والوں کا ضامن ہوا۔ اور تجھ پر لازم ہے کہ تو درود خوب پڑھے اور کثرت کرے اس لئے تیرے لئے ہر وہ نعمت ہے جس کا تو نے سوال کیا۔ (سعادۃ الدارین)

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک دولتمند آدمی تھا مگر بد کردار۔ اُس کو درود شریف پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ اکثر درود پڑھتا رہتا تھا۔ مرض الموت میں اس کی حالت بگڑ گئی، چہرہ سیاہ ہو گیا اور بہت تنگی لاحق ہوگئی۔ یہاں تک کہ جو دیکھتا ڈر جاتا تھا۔ اس حالت میں اس نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اے اللہ! میں نے تیرے حبیب پاک پر کثرت سے درود پڑھا ہے اور میں تیرے حبیب سے محبت رکھتا ہوں۔ اس نے یہ الفاظ ختم ہی کئے تھے کہ اچانک ایک پرندہ آسمان سے نازل ہوا۔ اُس نے اپنے پَر اُس آدمی کے چہرہ پر پھیر دیا اور فوراً اس آدمی کا چہرہ جگمگا اٹھا اور مشک کی سی خوشبو آنے لگی اور وہ کلمہ طیبہ پڑھتا ہوا دنیا سے رخصت ہو گیا۔ جب اُسے غسل دے کر کفن پہنا کر قبر میں اُتار کر مٹی ڈال دی تو غیب سے آواز آئی۔ ہم نے اس بندے کی قبر میں رکھنے سے قبل ہی مغفرت کر دی ہے اور وہ درود پاک نے جو ہمارے حبیب پر پڑھا کرتا تھا اُسے اٹھا کر جنت میں پہنچا دیا ہے۔ یہ سن کر لوگ بہت متعجب ہوئے۔ جب رات ہوئی تو بعض نے دیکھا کہ وہ زمین اور آسمان کے درمیان چل رہا ہے اور پڑھ رہا ہے۔ **اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا** (درۃ الناصحین)

شیخ احمد بن منصور رحمۃ اللہ علیہ جب انتقال کر گئے تو اہل شیراز میں سے کسی نے خواب دیکھا کہ وہ جامع شیراز کے محراب میں کھڑے ہیں اور انھوں نے بہترین لباس زیب تن کیا ہے اور ان کے سر پر موتیوں اور جواہرات سے مرصع تاج پہنایا گیا ہے۔ دیکھنے والے نے دریافت کیا کہ تمھارا کیا حال ہے۔ انھوں نے کہا کہ بخش دیا گیا ہوں یہاں پر میری بہت عزت و توقیر کی گئی ہے اور جنت میں بہترین لباس پہنا کر داخل کیا گیا ہوں۔ پوچھا کس سبب سے، جواب دیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھتا تھا۔ یہی عمل میرے کام آیا۔ (القول البدیع)

شیخ حسین بن احمد بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''میں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی ہے یا اللہ! میں خواب میں ابوصالح موذن کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ میری دُعا قبول ہوئی اور میں نے خواب میں موذن کو دیکھا کہ وہ بہت شاندار حالت میں ہے۔ میں نے پوچھا اے ابوصالح تمھارے ہاں کے حالات سے واقف کراؤ۔ کہا کہ اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی پر درود کی کثرت نہ کی ہوتی تو تباہ و ہلاک ہو گیا ہوتا۔ (سعادۃ الدارین رسعادۃ الرارین)

حضرت ابوالحفص کاغذی رحمۃ اللہ علیہ کو اُن کے فوت ہو جانے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کیا حال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے معاف کر کے جنت میں داخل فرمایا۔ دیکھنے والے نے پھر سوال کیا کس عمل کی وجہ سے آپ کو یہ انعامات حاصل ہوئے؟ جب میں دربار الٰہی میں پیش کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا ''اس کے گناہ شمار کرو چنانچہ فرشتوں نے میرے صغیرہ اور کبیرہ گناہ اور دیگر لغزشوں کو جمع کر کے پیش کر دیا۔ پھر فرمان الٰہی ہوا۔ اس بندے نے اپنی زندگی میں میرے حبیب پر جتنے درود پڑھے ہیں ان کو شمار کرو۔ جب فرشتوں نے درود پاک شمار کیا تو وہ گناہوں سے تعداد میں زیادہ نکلا۔ تو مولیٰ کریم نے فرمایا اے فرشتو! میں نے اس کا حساب بھی معاف کر دیا۔ لہٰذا اسے بغیر حساب و کتاب جنت میں لے جاؤ۔ (القول البدیع ، سعادۃ الدارین)

ایک صالح آدمی نے خواب میں ایک ڈراؤنی شکل دیکھی اور گھبرا کر پوچھا تو کون ہے۔ اُس نے جواب دیا میں تیرے اعمالِ بَد ہوں۔ پھر اُس سے پوچھا گیا کہ تجھ سے نجات کی کیا صورت ہے اُس نے جواب دیا کہ اللہ کے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پاک پڑھنے سے نجات ہو سکتی ہے۔ (سعادۃ الدارین)

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ میرا ایک پڑوسی فوت ہو گیا تو میں نے اُسے خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا کہ تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیسا سلوک کیا؟ حضرت کیا پوچھتے ہو بڑے بڑے خوفناک مناظر دیکھنے میں آئے۔ منکر ونکیر کے سوالات کا وقت آیا تو مجھ پر بڑا ہی خطرناک اور دشوارکن مرحلہ آیا۔ یہاں تک کہ میں سوچ میں پڑ گیا کہ میرا ایمان پر خاتمہ ہوا ہے یا نہیں؟ اچانک مجھے یہ کہا گیا کہ تیری زبان دنیا میں اکثر بیکار رہتی تھی۔ اس وجہ سے تجھ پر یہ مصیبت آئی۔ پھر جب عذاب کے فرشتوں نے مجھے مارنے کا ارادہ کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اور اُن

فرشتوں کے درمیان ایک نوری انسان حائل ہوگیا جو کہ نہایت حسین وجمیل ہے اورنہایت قوی ہیکل تھا۔اس کے جسم سے خوشبو مہک رہی تھی وہ منکر نکیر کے سوالات کے جوابات پڑھاتا گیا اور میں جواب دیتا گیا اور میں کامیاب ہوگیا۔پھر میں نے اس نوری انسان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں اُس نے جواب دیا میں تیرا وہ درود ہوں جس کو تو نے دنیا میں اللہ کے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر پڑھا کرتا تھا۔

اب تو فکر نہ کر اب میں تیری قبر میں تیرے حشر میں، پل صراط اور میزان اور ہر مشکل مقام پر ساتھ رہونگا اور تیری مدد کرتا رہوں گا۔(القول البدیع ، سعادۃ الدارین ، جذب القلوب)

بلخ میں ایک بڑا تاجر رہتا تھا اور وہ بہت دولتمند تھا۔اس کے علاوہ اس کے پاس ایک اور نعمت عظمیٰ تھی۔اس کے پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین موئے مبارک تھے۔جب اس شخص کا انتقال ہوا تو اس کے دو بیٹوں میں ترکہ تقسیم ہوا۔جب موئے مبارک کی تقسیم کا مسئلہ آیا تو بڑے بیٹے نے ایک بالِ مبارک خود رکھ لیا اور ایک چھوٹے کو دے دیا۔جب تیسرے بال مبارک کی تقسیم کی نوبت آئی تو بڑے نے کہا اس کو کتر کر آدھا آدھا بال لے لینگے۔ چھوٹے بیٹے نے کہا میں بال مبارک کو کترنے نہیں دونگا کیونکہ یہ بے ادبی اور گستاخی ہوگی۔بڑے بھائی نے جب چھوٹے بھائی کی ایمانی قوت اور حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ مضبوط عقیدت کو دیکھا تو کہنے لگا۔اگر تجھے اس بال کے ساتھ اتنی زیادہ محبت ہے تو یہ تینوں بال لے لے اور باپ کی تمام جائیداد کا حصہ مجھے چھوڑ دے۔چھوٹے بھائی نے سمجھا کہ اب میری قسمت جاگ اٹھی۔بڑے بھائی کے حق میں ۳ بالوں کے عوض اپنے ورثہ سے دستبردار ہوگیا۔

بڑے بھائی نے اپنے باپ کی پوری دولت وجائیداد لے لی اور چھوٹے نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین موئے مبارک حاصل کر لئے چھوٹے بھائی کو جب کبھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد آتی اور شوق دیدار بڑھتا تو وہ فوراً کھول کر موئے مبارک کی زیارت کرتا اور کثرت سے درود پڑھتا۔

اللہ تعالیٰ نے موئے مبارک اور کثرت درود شریف کی برکت سے اس کے حالات بہتر کر دیئے اور مال و دولت میں زیادتی ہوگئی۔بڑے بھائی نے اسی مال ودولت کو جو ورثہ میں ملی تھی خوب مزے اُڑائے اور عیش وعشرت میں گذار کر وہ دولت ختم کر لی اور بالآخر وہ فقیر وکنگال ہوگیا۔چند سال بعد جب چھوٹے بھائی کا انتقال ہوگیا تو کسی

بزرگ نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور ساتھ ہی اس کو بھی دیکھا۔ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے میرے امتی تو لوگوں میں اعلان کر دے جس کسی کو حاجت اور کوئی مشکل پیش ہو وہ اس کی قبر پر جا کر اللہ سے سوال کرے (دعا کرے)''۔ اس نے بیدار ہو کر اعلان کر دیا۔ اس عاشق رسول (چھوٹے بھائی) کی قبر مرجع خلائق بن گئی اور لوگ جوق در جوق حاضر ہو کر دعائیں کرنے لگے۔ یہاں تک کہ کوئی سوار اُدھر سے گذرتا تو برائے ادب اس کی قبر کے پاس سواری سے اتر کر پیدل چلتا اور سلام کر کے گزر جاتا۔ (القول البدیع ، سعادۃ الدارین)

اسی سلسلہ کو جاری رکھتے ہوئے نزھۃ المجالس میں ہے کہ جب بڑے بھائی کا مال ختم ہو گیا اور بالکل فقیر بن گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو خواب میں دیکھا اور اپنے فقر کی شکایت کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے بدنصیب ! تو نے میرے موئے مبارک پر دنیا کو ترجیح دی اور تیرے بھائی نے وہ موئے مبارک لے لئے۔ جب وہ چھوٹا بھائی اُن بالوں کو دیکھتا تو درود پڑھتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو دونوں جہاں میں نیک بخت اور سعید کر دیا۔ بڑا بھائی بیدار ہو کر چھوٹے بھائی کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے خادموں میں شامل ہو گیا۔ (نزہۃ المجالس)

مذکورہ بالا واقعہ سے بھی واضح ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بھی پسند ہے کہ اللہ والوں سے عشق ومحبت کرنے والوں کے مزارات پر لوگ اپنی حاجات ومشکلات میں حاضری دیں اور وہاں جا کر اللہ تعالیٰ سے دُعائیں کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود' اولیاء وصالحین کی مزارات پر لوگوں کو بھیجتے ہیں چنانچہ مولوی اشرف علی تھانوی نے جمال الاولیاء میں لکھا ہے کہ فقیہہ کبیر احمد بن موسیٰ بن جمیل سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی کہ حضور ان کو فرما رہے ہیں ''اگر تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تم پر علم کے دروازے کھول دے تو ضریر کی قبر کی مٹی سے کچھ لو اور نہار منہ کھالو'' اس فقیہہ نے ایسا ہی کیا اور اس کی برکتیں ظاہر ہونے لگیں۔ (جمال الاولیاء ص ۱۰۵)

ایک عورت نے حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ وہ فوت شدہ بچی سے ملنا چاہتی ہے۔ حضرت نے فرمایا بعد نماز عشاء چار رکعت نفل پڑھ۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۃ الھکم التکاثر ایک بار پڑھ کر نماز کو مکمل کر لے اور سلام کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتے ہوئے سوجا۔

اس نے ایسا ہی کیا۔ خواب میں لڑکی کو دیکھا کہ عذاب میں مبتلا ہے اور اُسے گندھک کا لباس پہنایا گیا ہے

تا کہ آگ خوب بھڑکتی رہے۔ ہاتھوں میں آگ کی ہتھکڑیاں اور پیروں میں آگ کی بیڑیاں ہیں۔ یہ دیکھ کر پریشان ہوگئی اور صبح اٹھتے ہی حضرت کی خدمت میں روتی ہوئی حاضر ہوگئی اور تمام قصہ سنایا۔ حضرت خواجہ نے کہا کچھ صدقہ دے اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔ دوسری رات حضرت خواجہ رحمۃ اللہ نے خواب دیکھا ایک باغ میں شاندار تخت بچھا ہوا ہے اس پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی ہے۔ سر پر نورانی تاج ہے۔ اُس نے حضرت خواجہ رحمۃ اللہ کو دیکھ کر کہا۔ کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں۔ حضرت خواجہ صاحب نے کہا نہیں۔ عرض کی میں وہی لڑکی ہوں جس کو والدہ نے مجھے کل دیکھا تھا کہ عذاب میں مبتلا ہوں۔ اس پر حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ نے فرمایا۔ پھر میں اب اس کے برعکس دیکھ رہا ہوں۔ یہ سن کر لڑکی نے کہا میری والدہ نے جب دیکھا تھا میں عذاب اور تکالیف میں مبتلا تھی۔ اور میرے ساتھ ستر ہزار آدمی بھی اسی طرح عذاب میں مبتلا تھے آج یہاں پر ایک عاشق رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا گذر ہوا انھوں نے درود پڑھ کر ہمیں ایصال ثواب کیا۔ اللہ پاک نے اُس درود پاک کو قبول فرما کر ہم سب کا عذاب اٹھالیا۔ اور سب کو ان نعمتوں سے سرفراز فرمایا جو آپ دیکھ رہے ہیں (القول البدیع، نزہۃ المجالس، سعادۃ الدارین)

ایک بزرگ فرماتے ہیں میرا ایک ھمسایہ فسق وفجور میں مبتلا رہتا تھا میں اس کو اکثر توبہ کی طرف توجہ دلایا کرتا مگر وہ نہ مانتا تھا۔ جب مر گیا تو ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ وہ جنت میں ہے اور خوشی خوشی ٹہل رہا ہے۔ میں نے پوچھا جنت کیسے نصیب ہوئی۔ اس نے کہا کہ میں ایک واعظ کی مجلس میں حاضر ہوا انھوں نے بیان کیا کہ جو کوئی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر بلند آواز سے درود پڑھے اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔ یہ سن کر میں نے اور سب حاضرین نے بلند آواز سے درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو بخش دیا اور جنت عطا کر دی۔ (نزہۃ المجالس)

یہ کہہ کر علامہ صفوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے المورد العذب میں حدیث پاک دیکھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو دنیا میں مجھ پر درود پاک بلند آواز سے پڑھتا ہے آسمانوں میں فرشتے اس پر صلوٰۃ کے لئے آواز بلند کرتے ہیں۔

منصور بن عمارؒ کو کسی نے ان کی موت کے بعد خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا جواب دیا کہ مجھے میرے مولیٰ نے کھڑا کیا اور فرمایا ''کیا تو منصور بن عمار ہے'' عرض کیا ''ہاں''

میرے رب۔ پھر فرمایا تو ہی وہ ہے جو لوگوں کو دنیا سے نفرت دلاتا تھا اور خود دنیا میں مشغول رہتا تھا۔ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ بالکل درست ہے لیکن میں مجلس میں وعظ کرتا تو پہلے تیری حمد وثناء بیان کرتا اور اس کے بعد تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھتا اور اس کے بعد لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتا تھا۔ اس معروضہ پر اللہ تعالیٰ نے کہا تو سچ کہتا ہے اور حکم دیا اے فرشتو ! اس کے لئے آسمان میں منبر رکھو تا کہ جیسے دنیا میں بندوں کے سامنے میری بزرگی اور ثناء کرتا تھا آسمان میں یہ فرشتوں کے سامنے میری بزرگی اور عظمت بیان کرے۔ (سعادۃ الدارین)

ایک شخص مسطح نامی جو اکثر و بیشتر برائیوں میں مبتلا رہتا تھا فوت ہو گیا۔ کسی صوفی بزرگ نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کیا حال ہے۔ اُس نے جواب یا مجھے اللہ تعالیٰ نے بخش دیا۔ پوچھا کس سبب سے؟ میں ایک دفعہ واعظ کے وعظ میں بیٹھ گیا۔ وہ واعظ صاحب نے صلوعلی النبی کہا اور درود پڑھنا شروع کر دیا۔ سب لوگوں نے باآواز بلند درود پڑھنا شروع کر دیا تو میں نے بھی باآواز بلند درود پڑھا اللہ تعالیٰ نے درود پاک کی برکت سے ہم سب کو بخش دیا۔ (القول البدیع)

ایک بزرگ نماز پڑھتے ہوئے تشہد میں بیٹھے اور درود پڑھنا بھول گئے۔ رات میں خواب دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں اور فرمائے اے میرے امتی ! تو نے مجھ پر نماز میں کیوں درود نہیں پڑھا؟ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا میں ایسا مشغول ہوا کہ درود پڑھنا یاد نہ رہا'' یہ سن کر آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کیا تو نے میری یہ حدیث نہیں سنی ساری نیکیاں، سب عبادتیں اور ساری دعائیں روک دی جاتی ہیں جب تک مجھ پر درود نہ پڑھا جائے'' اگر کوئی بندہ قیامت کے دن دربار الٰہی میں سارے جہاں والوں کی نیکیاں لے کر حاضر ہو جائے اور اُن نیکیوں میں مجھ پر درود پاک نہ ہو تو ساری نیکیاں اس کے منہ پر ماردی جائیگیں اور ایک نیکی بھی قبول نہ ہوگی''۔ (درۃ الناصحین)

ایک بزرگ فرماتے ہیں: میں موسم بہار میں گھر سے باہر نکلا اور اس طرح اللہ تعالیٰ سے کہنے لگا۔ یا اللہ درود بھیج اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درختوں کے پتوں کی تعداد کے برابر۔ یا اللہ درود بھیج اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر پھولوں اور پھلوں کی گنتی کے برابر، یا اللہ درود بھیج اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر سمندروں کے پانی کے قطروں کے برابر۔ یا اللہ

درود بھیج اپنے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ریگستان کی ریگزاروں کے برابر۔ یا اللہ درود بھیج اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اُن چیزوں کی گنتی کے برابر جو سمندروں اور خشکی میں ہیں''۔

غیب سے آواز آئی اے بندے ! تو نے نیکیاں لکھنے والے فرشتوں کو لکھاتے لکھاتے تھکا دیا اور تو رب کریم کی بارگاہ سے جنت عدن کا حق دار ہوا اور وہ بہت اچھا ٹھکانہ ہے (نزھۃ المجالس)

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی فرماتے ہیں۔ میں نے خواب میں سیدی علی الحاج رحمۃ اللہ کو دیکھا اور پوچھا حضرت آپ کے ساتھ دربار الٰہی میں کیا معاملہ پیش آیا؟ تو کہا میں نے رب کو نہایت رحیم و کریم پایا۔

پھر میں نے اُن کے قریب میں مدفون اپنے دوستوں کے متعلق پوچھا تو فرمایا وہ سب اچھے ہیں''۔ میں نے حضرت سے پوچھا کہ مجھے کچھ وصیت فرمایئے۔ فرمایا تجھ کو اپنی والدہ کی خدمت لازم ہے آپ نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دے کر آپ سے پوچھتا ہوں کہ ہمارے متعلق آپ کو کچھ معلومات ہیں۔ فرمایا تجھ کو بہت تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کی کثرت رکھ اور جو آپ نے درود کے متعلق کتاب لکھی ہے اس کو خوب پڑھ اور زیادہ پڑھ۔ میں نے پوچھا آپ کو کیسے معلوم کہ میں نے درود پاک پر کتاب لکھی ہے حالانکہ وہ کتاب آپ کے وصال کے بعد لکھی ہے۔ فرمایا اللہ کی قسم اس کتاب کا نور ساتوں آسمانوں اور زمین میں چمک رہا ہے۔

(سعادۃ الدارین)

حضرت ابراھیم بن عطبہ رحمھما اللہ نے فرمایا میں نے خواب میں سید الانبیاء (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زیارت سے مشرف ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ سے اپنی شفاعت کی درخواست کرتا ہوں تو ارشاد فرمایا **اَکْثِرْ مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ**'' یعنی مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کر (سعادۃ الدارین)

ایک شخص باوجود نیک، پرہیز گار، پابند صوم وصلوٰۃ ہونے کے درود شریف پڑھنے میں کوتاہی اور سستی سے کام لیتا تھا۔ وہ ایک رات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ حضور نے اس کی طرف توجہ نہ فرمائی۔ وہ بار بار حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے آتا اور حضور اُس سے اعراض فرماتے۔ آخر میں وہ گھبرا کر حضور سے عرض کیا کہ کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں؟ فرمایا نہیں۔ اگر نہیں تو حضور مجھ پر نظر عنایت نہیں فرما رہیں تو فرمایا میں تجھے پہچانتا ہی نہیں

عرض کیا کہ میں آپ کی امت کا ایک فرد ہوں اور میں نے علماء سے سنا ہے آپ اپنی امت کو بیٹوں سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں فرمایا ایسا ہی ہے مگر تم مجھ کو درود کا تحفہ نہیں بھیجتے۔ میری عنایت اور شفقت اُس امتی پر ہوتی ہے جو مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے۔

وہ شخص بیدار ہوا اور ہر روز بڑے شوق و ذوق کے ساتھ درود پڑھتا رہا۔ ایک رات وہ پھر زیارت سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ سرکار بڑے خوش ہیں اور فرمارہے ہیں اب میں تمھیں اچھی طرح پہچانتا ہوں اور قیامت کے دن تمھاری شفاعت کا ضامن ہوں لیکن درود پڑھنا نہ چھوڑنا (معارج النبوۃ)

تحفۃ الاخیار میں یہ حدیث ہے جو شخص مجھ پر پانچ سو بار درود پڑھیگا وہ کبھی محتاج نہوگا۔ ایک شخص نے یہ بات سن کر مذکورہ تعداد میں درود پڑھنا شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے غنی کر دیا اور بے حساب رزق عطا فرمایا۔ پھر صاحب تحفۃ الاخیار بیان کرتے ہیں اگر کوئی شخص اس طرح سے پڑھے اور پھر اس کا فقر و فاقہ دور نہو تو سمجھو کہ اس کی نیت اور فطرت میں کچھ خرابی ہے اگر وہ اس کو مسلسل پڑھتے رہیگا تو یہ بھی نقص رفع ہو کر فائدہ پہنچے گا۔ جو شخص درود پاک کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب چاہے وہ کبھی محتاج نہوگا خواہ اس کے پاس دنیا کی کوئی چیز نہو کیونکہ قناعت غنا ہے۔ بلکہ قناعت وہ خزانہ ہے جو ختم ہونے والا نہیں ہے اور یہ دنیوی مال سے افضل ہے کیونکہ مال ختم ہو جاتا ہے اور قناعت فنا ہونے والی چیز نہیں ہے یہی حیات طیبہ ہے جو کہ اللہ کے فرمان مَنْ عَمِلَ صٰلِحًا مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ”میں مذکور ہے (سعادۃ الدارین)

درود اور اللہ کا ذکر

بیاض درود شریف بتوسط خورشید علی صاحب سے

قرآن میں خداوند کریم کا ارشاد ہے ”وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ “یعنی بلند کیا ہم نے تمھارے ذکر کو۔ علامہ قاضی عیاض تفسیر میں فرماتے ہیں حق تبارک وتعالیٰ نے اپنے حبیب سے ارشاد فرمایا ”میں نے تمھیں اپنی یاد میں ایسا یاد کیا کہ جس نے تمھارا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا“ اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ جس نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھا تو گویا اس نے اللہ کا ذکر کیا۔

حضرت مولانا محمد علی خاں مرحوم رامپوری اپنی مشہور کتاب ''دین ودنیا'' میں فرماتے ہیں جو شخص صدق دل سے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتا ہے تو وہ گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا۔ ایک لاکھ نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور اس کا نام زندہ اولیاء کی فہرست میں شامل ہوتا ہے۔ یہ ہے درود کا ثواب۔

''ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے''

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار فرمایا کہ تم جہاں کہیں ہو مجھ پر درود پڑھتے رہا کرو بے شک تمہارا درود میرے پاس پہنچتا رہتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ مجھ تک پہنچ جاتا ہے میں اس کے جواب میں درود بھیجتا ہوں اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں مشکوٰۃ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

''مجھ پر درود پڑھو تمھارا درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔''

درود شریف اور دریائے رحمت ورسالت:

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں جب تم نے اَللّٰھُمَّ صَلِّ کہا تو کرم خداوندی کے دریاؤں میں غوطہ زن ہوئے جب عَلٰی مُحَمَّد کے الفاظ زبان پر آئے تو دریائے رسالت کی موجوں میں آگئے اور جب وَعَلٰی اٰلِہٖ کہا تو اہل بیت کی محبتوں کے سمندر میں تیر رہے ہو۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ دیکھ کر سبحان اللہ کہا کہ آپ کا چہرہ اور رنگ کیسا نور سے لبریز ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ ان لوگوں کے لئے بڑی خرابی ہے جو قیامت کے دن اس چہرہ کو دیکھنے سے محروم ہو جائینگے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ بخیل ہونگے۔ عائشہ رضی اللہ عنھا نے پوچھا وہ بخیل کون ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بخیل وہ ہے جو میرا نام سنے اور درود نہ پڑھے۔

چاندسورج اور درود شریف

ایک مرید جو فناء قلبی کے درجے پر فائز ہو چکے تھے۔ اپنے مرشد کامل کے پاس حاضر ہوئے اور دیکھتے ہی چیخیں مار کر رونا شروع کر دیا اور بیہوش ہو گئے کچھ دیر بعد جب انھیں ہوش آیا تو اُن سے موجود حضرات نے دریافت کیا ایسا کیوں ہوا کہ آپ پاگل پن کی حرکات اور چیخ و پکار کر کے بے ہوش ہو گئے تو انھوں نے فرمایا کیا عرض کروں۔ سینکڑوں چاند اور سورج ہیں کہ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اطہر سے نکل کر میرے مرشد کے قلب میں جا جا کر سما رہے ہیں جن کی روشنیوں اور تجلیوں کی تاب مجھ میں نہ رہی اور میں بے اختیار ہو گیا۔ ایک مرید خاص نے مرشد کامل سے دریافت کیا کہ آپ کے یہ مرید نے سورج اور چاند دیکھے وہ کیا تھے۔۔۔۔۔۔۔ اتنی تعداد میں چاند اور سورج کہاں سے آ گئے۔ بزرگ مرشد نے آہستہ سے کہا۔ اس وقت میں حضورِ دل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھ رہا تھا چونکہ یہ مرید اپنے دل کے آئینہ کی ذکر قلبی اور ذکر خفی سے صفائی کر چکا تھا لہٰذا میرے دل کا عکس اُس کے دل کے آئینہ میں چمک اٹھا اور وہ بے اختیار ہو گیا اور یہ سب درود شریف کی برکتیں ہیں واضح ہو گیا کہ درود شریف چاند و سورج کی شکل میں ان کو نظر آئے حالانکہ چاند و سورج کی بھی کیا حقیقت ہے درود شریف تو ان سے بڑھ کر ہے اسی لئے کہ یہ فعل الٰہی ہے کہ خود اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے۔

مشرق و مغرب کا فرشتہ

دلائل الخیرات میں بتایا گیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر بسبب تعظیم درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کا ایک بازو مشرق میں اور دوسرا بازو مغرب میں اور پاؤں اس کے زمینوں میں ہوتے ہیں اور اس کی گردن عرش سے لگی رہتی ہے اللہ تعالیٰ اس فرشتے سے فرماتا ہے۔ اے فرشتے! درود بھیج اس بندے پر جس نے میرے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر تعظیم کے لئے درود بھیجا۔ وہ فرشتہ قیامت تک اس پر درود بھیجتا ہے۔

چارسومرتبہ جہاد

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جنت میں بندے کے سودرجے بلند کرتا ہے اور ہر دودرجے کے درمیان بلندی کا اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین وآسمان کے درمیان ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ جہاد فی سبیل اللہ، جہاد فی سبیل اللہ (مسلم)

اگر بیماری یاضعیفی وغیرہ کی وجہ سے جہاد کی طاقت نہ ہوتو پھر ایسے وقت میں درودشریف کام آتا ہے اور اتنا ہی ثواب مل جاتا ہے ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فضائل حج بیان فرمائے جو حج کر کے جہاد کو جائے تو ایک جہاد کا ثواب چارسوبار حج کے برابر پائے گا وہ لوگ جن کو طاقت نہ تھی اور ضعیفی کی وجہ ایسا نہ کرسکتے تھے وہ مایوس اور رنجیدہ ہو گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا وہ ایسی جزا پائے گا جو چارسومرتبہ جہاد کرنے والے کو ملنا چاہئے۔ اس روایت کو حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کیا ہے۔

درود کی غیبی امداد

مواہب لدنیہ میں تفسیر قشیری سے نقل ہے کہ قیامت میں جب کسی مومن کی نیکیاں کم وزن ہوجائیں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انگلی کے برابر ایک پرچہ نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہوجائے گا۔ وہ مومن کہے گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کون ہیں جو میری مصیبت کے اس وقت کام آئے ہیں تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں اور جو درود تو نے مجھ پر پڑھا تھا وہ میں نے میزان میں رکھ دیا ہے۔ اب تیری حاجت کے وقت اس درود کے حق کو ادا کر دیا۔

مصافحہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دو مسلمان مصافحہ کرتے وقت درود پڑھتے ہیں تو ان کے جدا

ہونے سے پہلے رب غفور ورحیم ان کے سب کے سب گناہ معاف کر دیتا ہے۔

آسان صدقہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا جس کسی مسلمان کے پاس صدقہ دینے کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو وہ یہ درود پڑھے۔ اسی طرح حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی ایسی ہی حدیث منقول ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ○

دولت کا نسخہ اور غربت کا خاتمہ

شرح احیاء العلوم الدین میں روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنا فاقہ وافلاس وغربت کو دور کرتا ہے۔ اگر کوئی بعد نماز عشاء ۳۱۳ بار بسم اللہ کے ساتھ درود پڑھے تو جلد از جلد مرفع الحال ہو جائے گا۔ حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے مسائل کے متولی اور وکیل ہوں گے، حشر، حساب ومیزان اور پلصراط پر چلنے کے وقت اس کے گناہ بخشوا کر اس کو جنت میں داخل کروائینگے۔ (ترتیب الصلوٰۃ)

مؤلف حصن حصین فرماتے ہیں "درود شریف کے شیریں پھل بے حساب ہیں کوئی بھی کسی حالت میں گن نہیں سکتا خصوصاً تنگی ومشکل مصائب وآلام کے دور ہونے اور حاجات کے برآنے میں بار ہا میں نے تجربہ کیا ہے یہاں تک کہ اکثر خوف اور ہلاکت کی جگہ پھنس گیا تو ایسے نازک وقت میں بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے درود شریف کی برکت سے مجھے نجات بخشی۔"

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں کہ دنیا اور آخرت میں تکلیفوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے درود سے بڑھ کر کوئی علاج نہیں۔

بے حد و حساب ثواب کا حامل درود

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ ہمارے گھرانے پر درود بھیجے تو اس کا ثواب بہت بڑے پیمانے پر ناپا جائے تو وہ ان الفاظ سے درود پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَآلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

علامہ شہاب خفاجیؒ کا فلسفہ

حضرت علامہ شہاب خفاجی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح شریف میں فرمایا ہے کہ کثرت سے درود شریف پڑھنے والے نہ پڑھ سکیں تو کم از کم ۳۱۳ بار ضرور پڑھے۔ یہی کثرت درود سمجھا جائے گا مرزع الحسنات میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے ۳۱۳ کے عدد میں خاص تاثیر رکھی ہے جہاں یہ عدد پایا جاتا ہے فلاح و خیر و برکت اور کامیابی ملتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں میں ۳۱۳ رسول بنائے۔

غزوۂ بدر میں شریک صحابہ کی تعداد ۳۱۳ تھی۔

حضرت طالوت کا لشکر جس نے جالوت اور اس کے لشکر کو مار بھگایا تھا ۳۱۳ کی تعداد میں تھے۔ اس لئے ۳۱۳ کا عدد ایک مسیحائی اثر رکھتا ہے۔

امام رازی کا فلسفہ

حضرت امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں استغفار اور درود میں سے درود کو بہتر جانو اور درود پڑھو اور استغفار کا کام

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں دے دو کیونکہ درود شریف تو سراسر فعل الٰہی ہے اس کے منظور نہ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا مگر استغفار دُعا کی ایک درخواست ہے ہمیں یقین نہیں کہ قبول ہوگی یا نہ ہوگی۔ اگر دُعا میں اخلاص وغیرہ شامل نہیں تو اس کے قبول نہ ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے استغفار کا یقین نہیں کیا جا سکتا اور درود شریف کے قبول ہونے میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ اس لئے کامیاب اور اطمینان بخش طریقہ یہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ درود پڑھتے رہیں اور استغفار کا کام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چھوڑ دیں وہ ہمیشہ ہی اپنی امت کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی استغفار اور دُعا ہر حال میں قبول ہی قبول ہے۔ اِدھر ہمارا درود قبول اُدھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاء استغفار قبول دونوں طرف کامیابی ہی کامیابی ہے۔

درود اور حضرت ابراھیم علیہ السلام

نماز میں جو درود پڑھا جاتا ہے اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام آتا ہے اس کی تین وجوہات ہیں۔

ایک تو حضرت ابراھیم علیہ السلام نے تعمیر کعبہ سے فارغ ہوئے تو اپنی دُعا میں کہا کہ "یا اللہ نبی آخر الزماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں جو بوڑھا اس گھر کی طرف منہ کر کے دو رکعت پڑھے تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ اس دُعا پر حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ علیھا السلام نے آمین کہا۔

پھر حضرت اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ ! محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کا جو نوجوان اس گھر کی طرف منہ کر کے دو رکعت پڑھے اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما" اس پر حضرت ابراھیم علیہ السلام اور بی بی ہاجرہ نے آمین کہی۔ حضرت ہاجرہ نے بھی دعا فرمائی۔

کسی موقع پر حضرت اسحٰق نے دعا مانگی "یا اللہ نبی آخر الزماں محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کا جو بھی ادھیڑ عمر شخص اس گھر کی طرف منہ کر کے دو رکعت نماز پڑھے تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ سبھوں نے آمین کہا اس کے بعد حضرت بی بی سارہ نے دُعا مانگی "یا اللہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی جو عورت اس گھر کی طرف منہ کر کے دو رکعت نماز ادا کرے اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ سبھوں نے آمین کہی۔

حضرت ابراھیم علیہ السلام کے خاندان کا یہ بیش بہا ہدیہ جو امت محمدی کے حق میں پیش کیا گیا اُس کے بدلے میں امت محمدی کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ خاندان ابراھیم کے حق میں پانچوں نمازوں میں دُعا کر دیا کریں۔ یعنی درود ابراھیم پڑھیں، درود ابراھیم یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

مجرب ترین عمل اور زیارت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص ذیل کے درود شریف کو اکیس (۲۱) دن تک بعد نماز عشاء ایک سو بار باوضوء پڑھے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سيدنا) مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ صَلٰوتِكَ شَيْءٌ وَسَلِّمْ عَلٰى (سدنا) مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ سَلَامِكَ شَيْءٌ وَارْحَمْ عَلٰى (سيدنا) مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ رَحْمَتِكَ شَيْءٌ۔

اس درود کا یہ حال ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اعرابی کو جو جاتے ہوئے دیکھا اور فرمایا کوئی شخص اس کو بلالائے چند اصحاب جنگ بدر جو کہ بدر میں شریک ہوئے تھے دوڑ کر اس کو سرکار کی خدمت میں بلالائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اعرابی میں دیکھتا ہوں کہ تیرے اطراف بکثرت فرشتے اتر رہے ہیں اور تل دھرنے جگہ نہیں ہے اس کا کیا سبب ہے۔ اُس اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے آپ پر یہ درود پڑھا تھا۔ (جو درود زیارت النبی کے سلسلہ میں درج ہے)

افضل ترین درود

علامہ حضرت ابن المشتھر یوں فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد بیان کروں جو سب سے زیادہ افضل ہو اور اب تک کسی مخلوق نے نہ کی ہو جو اولین و آخرین اور ملائکہ مقربین آسمان والوں اور زمین والوں سے افضل ہو اور خاص طور پر ایسا درود جو سب سے افضل ترین ہو وہ یہ پڑھا کرے

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا اَنْتَ اَھْلُہٗ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ فَاِنَّکَ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ۔

ترجمہ: اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے جو تیری شان کے مناسب ہے اور تو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیج جو تیری شان کے مناسب ہے اور میرے ساتھ بھی وہ سلوک کر جو تیری شایان شان ہو۔ بے شک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور تو مغفرت کرنے والا ہے۔

نوٹ: یہ درود بھی ہے، دوا بھی ہے اور دعا بھی۔

تین اعزازات

درود شریف پڑھنے والے کو اللہ کی طرف سے تین تحفے عطا ہوتے ہیں

۱) رحمت ۲) فضل و کرم ۳) شفقت

اسی طرح دربار رسالت سے بھی درود خواں کو تین تحفے ملتے ہیں

۱) سلامتی ۲) شفا ۳) مغفرت

اسی طرح درود پڑھنے والوں کو فرشتوں سے تین تحفے ملتے ہیں

۱) رحمت ۲) سلام ۳) حفاظت

ھُوَالَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَ مَلٰئِکَتُہٗ

اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی۔

حضرت جبرئیل (علیہ السلام) کیوں اور کیسے پیدا ہوئے

حضرت جبرئیل کی ایک ہزار زبانیں اور چھ سو پر ہیں۔ سر سے پیر تک زعفرانی بال ہیں ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان آفتاب ہے۔ ہر بال پر ایک ایک ستارہ چمک رہا ہے۔ ہر روز تین سو ساٹھ بار دریائے نور میں غوطہ لگاتے ہیں۔ جب دریائے نور سے غوطہ لگا کر نکلتے ہیں تو ہر پر سے قطرے ٹپکتے ہیں۔ ہر قطرے سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو قیامت تک اللہ کی تسبیح کرتا رہے گا۔

ایک روز حضرت جبرئیل نے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے جب مجھے پیدا کیا تو دس ہزار سال تک یہ پتہ نہ چل سکا کہ میں کس مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہوں اور میں کیا کروں دس ہزار برس کے بعد ندا آئی۔ یا جبرئیل ! میں نے فوراً عرض کیا لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ (اب مجھے معلوم ہوا کہ میرا نام جبرئیل ہے)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری تقدیس بیان کر، میں دس ہزار برس تک تقدیس بیان کرتا رہا۔ پھر حکم ہوا میری بزرگی بیان کر۔ دس ہزار برس تک میں بزرگی بیان کرتا رہا۔ اس کے بعد مجھ پر انوارِ عرش ظاہر ہوئے عرش پر لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا دیکھا۔ میں نے عرض کیا۔ اے باری تعالیٰ یہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کون ہیں ارشاد ہوا۔ اے جبرئیل اگر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو نہ پیدا کرتا تو تجھ کو بھی پیدا نہ کرتا بلکہ جنت، دوزخ، چاند، سورج، زمین و آسمان کو بھی نہ پیدا کرتا۔ اے جبرئیل محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود پڑھو چنانچہ میں نے دس ہزار برس تک حضور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود پڑھتا رہا۔ اب راز ظاہر ہوا کہ حضرت جبرئیل کس کام کے لئے پیدا کئے گئے۔

مزرع الحسنات میں درج ہے کہ اگر کوئی شخص اس درود کو پڑھے تو ستر فرشتے ایک ہزار دن تک اس شخص کے اعمال نامہ میں نیکیاں لکھتے رہتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَاهُ لَهٗ

ترجمہ: اے اللہ، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل پر رحمت نازل فرما جس طرح تجھے محبوب اور پسند ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سجدہ۔ اور خدا کا سلام

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور چلنا شروع کیا یہاں تک کہ ایک باغ میں داخل ہوئے اور سجدہ کیا اور بہت لامبا سجدہ کیا۔ یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی ہے۔ جب میں دیکھنے کیلئے قریب آیا تو حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سجدہ سے سر اُٹھایا اور فرمایا کہ جبرئیل امین آئے اور مجھے بتایا کہ میں آپ کو اس چیز کی خوش خبری دوں کہ جو کوئی آدمی آپ پر درود بھیجے گا میں اس پر اپنی رحمت نازل کروں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں خود اس پر سلام بھیجونگا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ　　صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

کتاب زاھد الواعظین میں ہے کہ قیامت کے دن ایک ایسی جماعت ہوگی جن کے منہ چاند کی طرح روشن ہوں گے اور ان کے بال موتیوں سے سجے ہوں گے نور کے تختوں اور میزوں پر بیٹھے ہوں گے۔ اہل جنت کہیں گے۔ آپ لوگ فرشتے ہیں یا انبیاء ہیں وہ جواب دیں گے ہم نہ نبی ہیں اور نہ فرشتے صرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی ہیں۔ وہ کہیں گے تم نے یہ درجہ کیسے پایا۔ وہ کہیں گے ہم آداب وشرائط کے ساتھ پانچ وقت نماز باجماعت ادا کرتے تھے اور جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک سنتے تو خلوص کے ساتھ درود پاک پڑھتے تھے۔

پانچ فرشتے

مجالس ابرار میں ہے کہ انسان کے ساتھ پانچ فرشتے رہتے ہیں۔

ایک سیدھی جانب جو نیکیاں لکھتا ہے۔

ایک بائیں جانب جو برائیاں لکھتا ہے۔

تیسرا آگے رہتا ہے جو نیکیوں کی تلقین کرتا ہے۔

چوتھا پیچھے رہتا ہے جو بلاؤں کو دور کرتا ہے۔

پانچواں پیشانی پر رہتا ہے جو درود شریف لکھتا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچا دیتا ہے۔

درود تاج

بہت ہی برکتوں کا درود ہے۔ سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ اگر کوئی زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آرزو رکھتا ہے تو اس کو چاہئے عروج ماہ شب جمعہ میں بعد نماز عشاء باوضو نہایت ہی اخلاص کے ساتھ خوشبو لگا کر ایک سو ستر بار اس درود شریف کو پڑھے اور سو جائے۔ گیارہ شب اسی طرح کرے۔ انشاء اللہ زیارت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوگا۔ صفائی قلب کے لئے ہر روز بعد نماز صبح سات بار، بعد نماز عصر ۳ بار اور بعد نماز عشاء تین بار ورد رکھے۔ دفع سحر اور آسیب، جن وشیطان کے دفع کے لئے اور امراض مہلکہ کے لئے گیارہ بار پڑھ کر دم کرے اور واسطہ کشائش رزق کے صبح کی نماز کے بعد سات بار ہمیشہ وظیفہ رکھے۔

درود تاج

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَ الْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ○ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ○ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَرْفُوْعٌ مَشْفُوْعٌ مَنْقُوْشٌ فِى اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ○ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُعَطَّرٌ مُطَهَّرٌ مُنَوَّرٌ فِى الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ ○ شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى صَدْرِ الْعُلٰى نُوْرِ الْهُدٰى كَهْفِ الْوَرٰى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِيْلِ الشِّيَمِ شَفِيْعِ الْاُمَمِ ○ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ ○ وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ○ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ ○ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ ○ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ ○ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ ○ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ ○ مُحِبِّ الْفُقَرَاءِ

وَالْغُرباءِ وَالْمَسَاكِيْنِ O سَيِّدِ الثَّقْلَيْنِ O نَبِي الْحَرَمَيْنِ O اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ O وَسِيْلَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ O صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدُ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ نُوْرٍ مِنْ نُورِ اللّٰهِ O يَاۤيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوا تَسْلِيْمًا O

درود لکھی

سلطان محمود غزنوی کا معمول تھا کہ وہ ہر روز ایک لاکھ بار درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ اسی میں سارا وقت گذر جاتا تھا اور امور سلطنت کے لئے بہت ہی کم وقت بچتا تھا ایک رات عالم خواب میں محمود غزنوی زیارتِ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا محمود اس درود کو بعد نماز فجر روزآنہ ایک بار پڑھ لیا کر لاکھ درود کا ثواب حاصل ہوگا۔ اس درود کو سلطان محمود غزنوی نے خود بھی پڑھا اور عوام کو بھی اس کی خوشخبری سنادی۔ چونکہ اس درود کی ایک بار پڑھنے کی برکت سے ایک لاکھ درود کا ثواب حاصل ہوتا ہے اس لئے اس کو درود لکھی کہا گیا۔

درود لکھی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رَحْمَةِ اللّٰهِ O اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ فَضْلِ اللّٰهِ O اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ خَلْقِ اللّٰهِ O اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ عِلْمِ اللّٰهِ O اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى

سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كَلِمَاتِ اللّٰهِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كَرَمِ اللّٰهِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حُرُوْفِ كَلَامِ اللّٰهِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ قَطَرَاتِ الْاَمْطَارِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رَمْلِ الْقِفَارِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا خُلِقَ فِي الْبِحَارِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْحُبُوْبِ وَالثِّمَارِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَا اَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَاَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَنْفَاسِ الْخَلَائِقِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمٰوٰتِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ شَیْءٍ فِی الدُّنْیَا وَالآخِرَةِ ○ صَلَوٰتُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَمَلٰئِكَتِهٖ وَاَنْبِیَائِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجَمِیْعِ الْخَلَائِقِ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ وَشَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَاتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَاَهْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِیْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○ وَیَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِیْنَ ○ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا دَائِمًا اَبَدًا اَبَدًا كَثِیْرًا كَثِیْرًا ط وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

درود واحد

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جب تم درود بھیجو تو خوبصورت اور اچھا کر کے پیش کرو کیونکہ وہ مجھ پر پیش کیا جائے گا۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَقَائِدِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ۔ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ یَغْبِطُهٗ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ ○

ترجمہ: اے اللہ اپنی صلوٰۃ، رحمت، برکت سید المرسلین، امام المتقین، خاتم النبیین پر بھیج جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور خیر کے امام اور رسول رحمت ہیں۔ ان کو مقام محمود عطا فرما جس پر پہلے والے اور پچھلے والے رشک کریں۔

درود عابد

یہ درود عجیب اور خاص الخاص کمالات کا وظیفہ ہے۔ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے وظائف مین سب سے پہلا یہ درود تھا۔ آپ ہر وقت درود عابدین پڑھا کرتے تھے اس لئے آپ کو عابدین اور صالحین میں خاص مقام حاصل ہوا دلائل الخیرات میں ذکر آیا ہے کہ آپ کا سب سے بڑا وظیفہ یہی تھا۔ اس درود کے ورد سے کئی کمالات کشف ہوتے ہیں۔ پڑھنے والے کا درجہ بلند تر ہوتا ہے۔ ہر مشکل کے وقت، اور ہر کام آسان کرنے کے لئے اس کو پڑھنا چاہئے۔ انشاء اللہ کامیابی حاصل ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ مِلأَ الدُّنْیَا وَ مِلأَ الآخِرَةِ وَارْحَمْ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ مِلأَ الدُّنْیَا وَ مِلأَ الآخِرَةِ وَاجْز (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّآلِ (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ مِلأَ الدُّنْیَا وَ مِلأَ الاٰخِرَةِ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ مِلأَ الدُّنْیَا وَ مِلأَ الاٰخِرَةِ۔

ترجمہ: الٰہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اُن کی آل پر سلام بھیج اتنا کہ دنیا و آخرۃ دونوں بھر جائیں اور ان پر رحم فرما اتنا ہی اور جزا دے اتنی کہ دنیا و آخرۃ بھر جائے اور سلامتی بھیج اتنی کہ دونوں جہاں بھر جائیں۔

فضائل درود مقدس

فرمایا گیا ہے کہ امت محمدیہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا جو بھی شخص اس درود مقدس کو صدق دل سے پڑھے گا قیامت کے دن صالحین اور شہداء کے ساتھ اُٹھایا جائے گا اور اس کو بے شمار نیکیوں کا ثواب ملے گا۔ اس کے تمام گناہ اس درود کے طفیل بخش دئے جائیں گے۔ روح آسانی سے قبض ہوگی۔ سکرات اس پر آسان ہوگی۔ بے حد وحساب فرشتے اس کے جنازے پر جمع ہوں گے۔ اس کی قبر نور سے منور ہوگی۔ اس کی تمام دنیوی واخروی حاجتیں مقاصد ومطالب

پورے ہونگے۔اس درود کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نہایت خلوص کے ساتھ باوضوء قبلہ کی طرف منہ کر کے صاف کپڑے پہن کر عطر لگائیں یا خوشبو جلائیں مسجد میں یا دیگر پاک وصاف مقام پر بیٹھ کر گیارہ بار درود مقدس پڑھ کر اس کے ثواب کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح طیبہ کو ایصال کریں اس کے بعد جو نیک دُعا ہو اللہ تبارک وتعالیٰ سے مانگیں اللہ کے فضل سے اس کی دُعا بارگاہ الٰہی میں قبول ہوگی۔

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص درود مقدس کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے گا حق تعالیٰ اس کو تمام بیماریوں اور تمام بلاؤں سے محفوظ رکھینگے۔ اگر وہ کمزور اور ضعیف ہوگیا ہو اس کا ورد رکھنے پر ان شاء اللہ اس کی عمر میں ترقی ہوگی اور صحت ہوگی۔ یہ مجرب اور آزمایا ہوا ہے۔

درود مقدس

یَا اِلٰہِیْ بِحُرْمَۃِ اَقْوَالِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَفْعَالِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ اَحْوَالِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ یَا اِلٰہِیْ بِحُرْمَۃِ بَدَنِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ بَطْنِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ بَرَکَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ بَیْعَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ بَرَآءِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ۔ یَا اِلٰہِی بِحُرْمَۃِ تَوَلُّدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ تَعَبُّدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ تَہَجُّدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ۔ یَا اِلٰہِی بِحُرْمَۃِ ثَنَاءِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ ثَوَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ ثَمَالِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ۔ یَا اِلٰہِیْ بِحُرْمَۃِ جَلَالِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَجَمَالِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَجَلِّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَجِھَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَجَعْدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ۔ یَا اِلٰہِی بِحُرْمَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَحُسْنِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَحَسَنَاتِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَحُرْمَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَحَالِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَحِلْیَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ۔ یَا اِلٰہِیْ بِحُرْمَۃِ خَلْقِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ خُلْقِ سَیِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَّخُطْبَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَخَيْرَاتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمْ۔ يَا اِلٰهِي بِحُرْمَةِ دِيْنِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّدِيَانَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَدَوْلَةِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَدَرَجَاتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَدُعَاءِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمْ ۔ يَا اِلٰهِي بِحُرْمَةِ ذِكْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَذَوْقِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ۔ يَا اِلٰهِي بِحُرْمَةِ رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَرَأْسِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَرِزْقِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَرَفِيْقِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَرِضَاءِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ۔ يَا اِلٰهِي بِحُرْمَةِ زُهْدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَزَهَادَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَزَهْرَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَزِيْنَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمْ۔ يَا اِلٰهِي بِحُرْمَةِ سِيَادَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَسَعَادَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَسُنَّةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَسِرِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَسَلَامِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمْ۔ يَا اِلٰهِي بِحُرْمَةِ شَرْعِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّشَرَفِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّشَوْقِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَشَارِبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ۔ يَا
اِلٰهِي بِحُرْمَةِ صِدْقِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَصَوْمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّصَلٰوتِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَصَفَاءِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ۔ يَا اِلٰهِي بِحُرْمَةِ
ضِيَاءِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَضَمِيْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّضُحَاءِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَضَافِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ ۔ يَا اِلٰهِي بِحُرْمَةِ طَلْعَةِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَطَهَارَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّطُهْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَطَرِيْقِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَطَوَافِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ۔ يَا اِلٰهِي بِحُرْمَةِ ظَاهِرِ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَظَهْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّظِلِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَظُهُوْرِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَظَفَرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ ۔ يَا اِلٰهِي بِحُرْمَةِ

عِشْقِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعِرْفَانِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعِلْمِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَقِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَوْنِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ یَا اِلٰہِیْ بِحُرْمَۃِ غُرْبَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَغَارِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَغَرِیْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَغَیْــرَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ غَنِیْمَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ یَا اِلٰہِیْ بِحُرْمَۃِ فَقْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَفِرَاقِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ فَضْلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَفَضِیْلَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ یَا اِلٰہِیْ بِحُرْمَۃِ قُرْبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَقَدْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَقَنَاعَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّقُوَّۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ یَا اِلٰہِیْ بِحُرْمَۃِ کَلَامِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَکَشْفِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَکِیَاسَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَکَسَابَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَکُنْیَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ یَااِلٰہِیْ بِحُرْمَۃِ لَیْلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَلِقَاءِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَلِیَاقَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ یَا اِلٰہِی بِحُرْمَۃِ مِعْرَاجِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَمُجَاہِدَاتِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَمُشَاہِدَاتِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّمُلَاحَظَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ مِسَاحَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ یَا اِلٰہِی بِحُرْمَۃِ نُورِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَنَوَالِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّنَصْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَنَفِیْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ یَا اِلٰہِی بِحُرْمَۃِ وَدُوْدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّوَقَاءِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّوُجُوْدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّوَدِیْعَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ یَااِلٰہِی بِحُرْمَۃِ ہِمَّۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَہِدَایَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَہَدِیَّۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ یَا اِلٰہِی بِحُرْمَۃِ یُتْمِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّتَیْسِیْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ بِعَدَدِ مَا هُوَ الْمَكْتُوْبُ فِي اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ وَّسَاعَةٍ وَّنَفَسٍ وَلَمْحَةٍ اَلْفَ اَلْفِ مِئَةِ اَلْفَ مَرَّةٍ اِلىٰ يَوْمِ الْعِلْمِ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

درودِ افضل

حافظ سخاویؒ فرماتے ہیں:

حضرت اُم المؤمنین حضرت جویریہ بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص حلف اٹھائے کہ میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افضل ترین درود پڑھوں گا تو وہ یہ درود پڑھے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلىٰ آلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَاءَ نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ ○

دُرودُ العارِفین

عارف کے معنیٰ اللہ کو جاننے والا اور پہچاننے والا کے ہیں ولی اپنے معتقد کو جنت کا راستہ دکھائے گا لیکن عارف اُسے لے جا کر جنت میں پہنچا کر ہی آئے گا۔ عارف کے لئے ہر راستہ صاف ہے اللہ تعالیٰ نے عارف کو عشق کے زیور سے آراستہ کیا ہے اور خاص الخاص پیار عارفوں کے لئے ہے۔

دُرودُ العارفین پڑھنے سے عارف کا رتبہ حاصل ہو سکتا ہے اس درود شریف میں جو راز ہے اُسے بھی عارف کے سوا اور کوئی نہیں جانتا یہ ایک ایسا راز اور خزانہ ہے جس کو آدمی مسلسل پڑھنے سے آہستہ آہستہ اس راز سے واقف

ہو جاتا ہے اور خدا کا دوست بن جاتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس درود کے لئے ارشاد فرمایا کہ جس کے پاس یہ درود شریف ہو اور وہ اپنے مسلمان بھائیوں کو نہ سکھلائے تو وہ مجھ سے دور ہوا اور میں اس سے دور ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ اس درود کو پڑھا کرتے تھے۔ حضرت عثمان نے فرمایا میں قرآن حکیم کو یاد نہیں کر سکتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یہ درود سکھایا۔ پھر اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو قرآن شریف کا حفظ عطا کیا۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ اس درود سے افضل کوئی اور درود نہیں ہے پس جو دعا مانگے اس درود کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے ستر دروازہ مصیبت اور عذاب وآفات کے بند کر دیتا ہے۔

درود العارفین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ سَمَّيْتَهٗ ذَاكِرًا وَّحَبِيْبًا وَّمُذَكِّرًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ سَمَّيْتَهٗ اَحْمَدًا وَّمُحَمَّدًا وَّسَيِّدًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ سَمَّيْتَهٗ صَابِرًا وَّمُنِيْبًا وَّرَاقِبًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ سَمَّيْتَهٗ غَالِيًا وَّرَحِيْمًا وَّحَلِيْمًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ سَمَّيْتَهٗ عَاقِبًا وَّكَرِيْمًا وَّرَحِيْمًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ سَمَّيْتَهٗ عَدْلًا وَّجَوَّادًا وَّمُزَمِّلًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ سَمَّيْتَهٗ قَاسِمًا وَّمَهْدِيًّا وَّهَادِيًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ سَمَّيْتَهٗ شَكُوْرًا وَّحَرِيْصًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ سَمَّيْتَهٗ قَائِمًا وَّحَفِيًّا وَّعَبْدَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ سَمَّيْتَهٗ شَاهِدًا وَّبَصِيْرًا وَّمَهْدِيًّا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ سَمَّيْتَهٗ نَاهِيًا وَّنُوْرًا وَّمَكِّيًّا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ

عَلٰی مَنْ سَمَّیْتَہٗ شَاکِرًا وَّ وَلِیًّا وَّنَذِیْرًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ سَمَّیْتَہٗ طَاھِرًا وَّ صَفِیًّا وَّمُخْتَارًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ سَمَّیْتَہٗ بُرْھَانًا وَّ صَحِیْحًا وَّ شَرِیْفًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ سَمَّیْتَہٗ مُسْلِمًا رَءُوْفًا رَحِیْمًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ سَمَّیْتَہٗ مُؤمِنًا وَ حَلِیْمًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ سَمَّیْتَہٗ قَیِّمًا وَّ مَحْمُوْدًا وَحَامِدًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ سَمَّیْتَہٗ مِصْبَاحًا وَّآمِرًا وَّنَاھِیًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَرَضِیَ اللّٰہُ عَنْ کُلِّ الصَّحَابَۃِ اَجْمَعِیْنَ۔

درودُ الاقطاب (قطبوں کا درود)

قطب الاقطاب سید احمد البودی رحمۃ اللہ علیہ کے معمولات سے یہ درود ہے انوار ذات اور کشف حاصل کرنے کے لئے لاجواب ہے یہ دونوں باتیں اس درود کو پڑھنے سے حاصل ہوتی ہیں اس سے زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہوتی ہے رزق بڑھتا ہے اور آسانی سے حاصل ہوتا ہے۔ قطب کے درجہ کو حاصل کرنے کے لئے یہ درود پڑھتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَ سِرِّ الْاَسْرَارِ وَتِرْیَاقِ الْاَغْیَارِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمُخْتَارِ وَآلِہٖ الْاَطْھَارِ وَاَصْحَابِہٖ الْاَخْیَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰہِ وَاَفْضَالِہٖ ۔

فضائل درود خمسہ

زندگی کو امن وعافیت سے گزارنے اور عزت اور بڑائی سے رہنے کے لئے درود خمسہ کا ورد اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ امام شافعیؒ نے درود خمسہ کے بہت اعلیٰ ترین فضائل بیان کئے ہیں معارج میں امام صاحب نے مرنے کے بعد مغفرت ورحمت پانے کا سبب اس درود کو بتایا ہے۔ ہر مصیبت میں یہ درود کام دیتا ہے اور ہر مہم میں یقیناً

کامیابی ہوتی ہے۔اس کے ورد سے ایک سو حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔عارفان وقت نے عرب کے ایک کامل انسان کی وفات کے بعد بذریعہ کشف دریافت کیا کہ خدا نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ بزرگ نے کہا کہ ہر جمعرات کو درود خمسہ پڑھتا تھا۔رب العزت نے مجھے اس کی برکت سے بخش دیا۔

درود خمسہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی (سیدنا) مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی (سیدنا) مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی (سیدنا) مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی (سیدنا) مُحَمَّدٍ كَمَا تَنْبَغِی الصَّلٰوةُ عَلَیْهِ۔

ترجمہ: اے اللہ! حضور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جن لوگوں نے درود بھیجا اس تعداد کے برابر درود بھیج اور آپ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تو جتنے بار اور جیسا تو چاہتا ہے ویسا درود بھیج' اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہم کو جیسا حکم فرمایا ہے ویسا درود بھیج اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جس شان کا درود بھیجنا چاہئے ویسا درود بھیج۔

درود نور

یہ درود دل میں نور پیدا کرتا ہے۔حضرت شیخ عبدالباقی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اس درود شریف کا ثواب بے حساب ہے اس درود کو ایک مرتبہ پڑھنے سے (۱۴۰۰۰) درودوں کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ عَدَدَ كَمَالِ اللّٰهِ وَكَمَا یَلِیْقُ بِكَمَالِهٖ۔

ترجمہ: اے اللہ درود وسلام و برکات بھیج ہمارے سردار سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کی آل پر اپنے کمالات کے برابر اور ایسا جو ان کے کمال وعظمت کے لائق ہو۔

احادیث جمع کرنے اور درود پڑھنے والوں کا جنت میں بغیر حساب داخلہ

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد روایات اور حدیثوں سے نقل فرمایا ہے کہ قیامت کے دن علمائے حدیث حاضر ہوں گے ان کے ہاتھوں میں قلم اور دواتیں ہوں گی جن سے وہ حدیث لکھتے تھے اللہ جل شانہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمائیں گے کہ ان سے پوچھو کہ یہ کون ہیں اور کیا چاہتے ہیں۔ وہ عرض کریں گے کہ ہم حدیث لکھنے اور پڑھنے والے ہیں۔ باری تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے۔ ''جاؤ جنت میں''۔ یہ انعام ہے کہ تم میرے حبیب کے احادیث لکھتے تھے اور اُن پر کثرت سے درود پڑھتے تھے۔ یہ بغیر حساب و کتاب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

ایک لاجواب درود

علامہ شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت شیخ محمد الحنفی کے دادا نے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا یہ (تمھارے سلسلے کا پوتا) عظیم آدمی ہے اور میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تو پھر اس کو دستار فضیلت باندھی جائے تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اجازت ہے اور بائیں طرف شملہ چھوڑا جائے۔ جب شیخ محمد الحنفی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات سنی اور اپنے دادا کی طرح زیارت سے مشرف ہوئے تو عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھ کو میرے دادا کی طرح امیری عطا فرمایئے اور ایسا ہی اعزاز بخشئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تیری امیری یہ ہے کہ یہ درود شریف پڑھتا رہ۔ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ ۙ
عَدَدَ مَاعَلِمْتَ وَزِنَۃَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْءَ مَا عَلِمْتَ O

ترجمہ: میرے اللہ خیر و برکت کے خزانے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی اولاد و اصحاب پر نچھاور کر۔ اتنی تعداد میں جس کا شمار تیرے اندازے اور علم کے مطابق ہو۔ (درود شریف اسماعیل نبہانی)

درود اور مقام محمود

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ آتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ

ترجمہ: اے اللہ اس دعوت۔۔۔۔اور نماز قائم کے صدقے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بزرگی اور فضیلت عطا فرما اور قیامت کے دن مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس نے یہ الفاظ اذاں کے بعد کہے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا ارشاد نقل فرمایا ''تم جب بھی مجھ پر درود پڑھا کرو تو میرے لئے وسیلہ بھی مانگا کرو۔ کسی نے عرض کیا وسیلہ کیا ہے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے فرمایا جنت کا اعلیٰ درجہ (مقام محمود ہے) یہ ایک درود بھی ہے۔

ایک لاکھ درود اور ایک لاکھ سلام کے برابر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النُّوْرِ الذَّاتِیِّ وَالسِّرِّ السَّارِیِّ فِیْ سَائِرِ الْاَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ ۔

ترجمہ: اے اللہ درود وسلام اور برکت بھیج سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جو نور ذاتی اور راز جاری وساری ہیں تمام اسماء وصفات میں۔

حضرت سید احمد انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ درود نورانی ہے اور ایک لاکھ درود کے برابر ہے۔ مصیبتوں کو دور کرنے کے لئے اس کو پندرہ سو کی تعداد میں بڑھا جائے کئی عارفوں کو اس درود کی وجہ بے شمار فائدے پہنچے۔ حضرت ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ درود اپنے پیرو مرشد سید احمد بغدادیؒ سے حاصل ہوا حضرت پیر نے اس کی کئی عارفوں سے نسبت بتائی ہے۔

حضرت شیخ احمد فرماتے ہیں مجھ کو اس درود سے فائدہ پہنچا۔ بے شک یہ درود شریف ایک لاکھ درود کے برابر ہے۔ بے شک یہ مصائب کو دور کرتا ہے۔ بے شک یہ ایک عجیب وغریب چیز ہے۔

جنت کی بشارت

سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص خلوص دل سے دن میں مجھ پر ایک درود پڑھے تو اس کو جنت کی بشارت ملے بغیر نہیں مرے گا۔ (عن انس کنزل العمال)

بے مثال محبت

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے یہ حدیث مروی ہے:

"اَولَی النَّاسِ بِی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرُ ھُمْ عَلَیَّ صَلوٰۃً"

یعنی قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھیگا۔

سبحان اللہ اس نعمت سے بڑکر کوئی نعمت ہوگی کہ سرکار کی قربت نصیب ہوگی۔ یہ بے مثال محبت ہوگی اور بے مثال اعزاز ہوگا اور عجیب وغریب انعام واکرام ہوگا جس کو نہ کسی کان نے سنا ہوگا اور نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا۔

درود قدسی

صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ ۔

اپنے حبیب پاک کے صدقے آپ کو اپنے بچوں کی راحت اور خوشیاں آپ کی آنکھوں کے سامنے دکھلائے گا آپ کے بچے نیک وصالح بنیں گے۔ آپ خود بھی پڑھیں اور بچوں کو دیگر دعاؤں کے ساتھ اس درود کو بھی سکھلائیں اور کثرت سے پڑھوائیں اور بچوں کو سمجھائیں کہ ہر نماز کے بعد دعاؤں کے ساتھ اس درود کو بھی پڑھا کریں۔ گھر مین بچوں کو باقاعدہ تعلیم دیں دین کی اور احکام اسلام کی۔ اُن کو سکھلائیں کے بیماری میں، تکلیف کے

وقت امتحان گاہ جاتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر مذکورہ درود پڑھتے ہوئے جائیں۔ اللہ کے فضل سے کامیابی اور مصائب سے نجات ملے گی۔ جب آپ کے بچے اسی طرح کا ورد کر سکے تو ساری زندگی صالحیت کا نمونہ بن جائے گی اور اللہ خوب برکتیں اور نعمتیں عطا فرمائے گا۔ دنیا میں بڑے عہدہ اور بڑا انعام اور نیک نامی حاصل ہوگی اللہ عزوجل عطا فرمائے گا اور وہ حد کمال کو پہنچے گا۔

درود شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

اس درود کو حضرت غوث الاعظم دستگیر نے اپنے اوراد و وظائف پر ختم کیا ہے۔ مطالع المسرات میں مذکور ہے کہ اکابر اولیائے اکرام ارشاد فرماتے ہیں جو شخص ہر روز صبح و شام اس درود کو دس بار پڑھے گا اللہ پاک اس کو اپنا قرب وحضوری عطا فرمائے گا اور رحمتوں کا نزول بے حساب ہوگا اور وہ ہر برائی سے محفوظ رہے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَرَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ ظُھُوْرُہٗ عَدَدَ مَنْ مَّضٰی مِنْ خَلْقِکَ وَمَنْ بَقِیَ وَمَنْ سَعِدَ مِنْھُمْ وَمَنْ شَقِیَ صَلٰوۃً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَتُحِیْطُ بِہِ الْحَدَّ صَلٰوۃً لَا غَایَۃَ لَھَا وَلَا مُنْتَھٰی وَلَا انْقِضَاءَ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا مِّثْلَ ذٰلِکَ O

درود روحی

عام طور پر اس درود کو قبرستانوں میں پڑھا جاتا ہے اس کی برکت سے روحوں کو سکون ملتا ہے۔ عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ ماں باپ کو ایصال کرنے سے ان کے حقوق ادا ہو جاتے ہیں۔ اس کے پڑھنے کے بعد ارواح بہت لطیف ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے فرشتے بھی ان کی زیارت کو آتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سیدنا) مُحَمَّدٍ مَا دَامَتِ الصَّلٰوۃُ وَصَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ مَا دَامَتِ الرَّحْمَۃُ وَصَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ مَادَامَتِ الْبَرَکَاتُ وَصَلِّ عَلٰی رُوْحِ

(سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰی صُوْرَةِ (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ فِی الصُّوَرِ وَصَلِّ عَلٰی اِسْمِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَسْمَآءِ وَصَلِّ عَلٰی نَفْسِ مُحَمَّدٍ اَلنُّفُوْسِ وَصَلِّ عَلٰی قَلْبِ (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ عَلٰی قَبْرِ (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ وَصَلِّ عَلٰی رَوْضَةِ (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ فِی الرِّیَاضِ وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ عَلٰی تُرْبَةِ (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ فِی التُّرَابِ وَصَلِّ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَاتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ وَاَحْبَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○

درودِ جمال

اس درود کو پڑھنے سے دل کو سکون ملتا ہے اور برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ قُلْتَ فِیْ وَجْهِهٖ قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ قُلْتَ فِی عُیُوْنِهٖ مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ قُلْتَ فِیْ رُؤْیَتِهٖ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ قُلْتَ فِی فُؤَادِهٖ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَارَاٰی ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِی قُلْتَ فِی اُذُنِهٖ قُلْ اُذُنُ خَیْرٍ لَّكُمْ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِی قُلْتَ فِی لِسَانِهٖ یَسَّرْنَاهُ بِلِسَانِكَ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِی قُلْتَ فِی صَدْرِهٖ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِی قُلْتَ فِی ظَهْرِهٖ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ قُلْتَ فِی نُطْقِهٖ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ قُلْتَ فِی وَصْفِهٖ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ O
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ قُلْتَ فِی عُنُقِهٖ وَلَا تَجْعَلْ یَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰی
عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا O اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ قُلْتَ فِی بَیْعَتِهٖ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ
اَیْدِیْهِمْ O اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ قُلْتَ فِی رَمْیِهٖ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ
رَمَیْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰی O اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ قُلْتَ فِی قِیَامِ
الَّیْلِ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ قُلْتَ فِی ثِیَابِهٖ
وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ O اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ قُلْتَ فِی خُلُقِهٖ اِنَّكَ لَعَلٰی
خُلُقٍ عَظِیْمٍ O اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ اَقْسَمْتَ بِعُمْرِهٖ وَقُلْتَ
لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ O اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ
قُلْتَ فِی رِسَالَتِهٖ وَاَمَرْتَهٗ قُلْ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا O اللهم
صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ قُلْتَ فِی ذِكْرِهٖ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ O اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ قُلْتَ فِی حُبِّهٖ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی O اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ قُلْتَ فِی فقره وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَاَغْنٰی O اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ قُلْتَ فِی حِفْظِهٖ اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی O اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِی قُلْتَ فِی شَرْعِهٖ وَنُیَسِّرُكَ لِلْیُسْرٰی O اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِی قُلْتَ فِی تعلیمه سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰی O اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ عَلَّمْتَهُ التَّعَوُّذَ وَاَمَرْتَ قُلْ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزَاتِ
الشَّیَاطِیْنِ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ O اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِی
عَلَّمْتَهُ الْاِسْتِغْفَارَ وَقُلْتَ وَقُلْ رَبِّی اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ

عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِی اَمَرْتَهٗ بِالصَّبرِ وَقُلْتَ لَهٗ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِر O اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ قُلْتَ فِی اَجْرِهٖ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ O اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِی قُلْتَ فِی نِعْمَائِهٖ اِنَّا اَعْطَیْنَاكَ الْكَوْثَر۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی اَدَبِهٖ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ لَا تَرْفَعُوا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ O اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ قُلْتَ فِی اِتِّبَاعِهٖ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِی یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ O اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ قُلْتَ فِی اُمَّتِهٖ قُلْ یٰا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوا عَلیٰ اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ O اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِی قُلْتَ فِی مَقَامِهٖ عَسٰی اَنْ یَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا O اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ سَمَّیْتَهٗ یٰسٓ وَطٰهٰ وَكٓهٰیٰعٓصٓ وَحٰمٓعٓسٓقٓ وَالٓمٓصٓ وَطٰسٓ وَطٰسٓمٓ وَ قٓ وَ نٓ وَصٓ وَحٰمٓ O اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِی قُلْتَ فِی نُبُوَّتِهٖ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِیْرًا O اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِی قُلْتَ فِی تَبْلِیْغِهٖ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَنَذِیْرًا O اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِی قُلْتَ فِی مِعْرَاجِهٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا O اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ قُلْتَ فِی بَرَكَتِهٖ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِم O اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ قُلْتَ فِی اَلْقَابِهٖ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُنِیْرًا O اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ قُلْتَ فِی فَتْحِهٖ وَنُصْرَتِهٖ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِیْنًا وَیَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِیْزًا O

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤَلِّفِ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن۔

نذر عقیدت

از حضرت تاج العرفاء سید شاہ محمد سیف الدین قادری شرفی رحمۃ اللہ علیہ

شانِ خدا ان کے آپ ہیں مظہر لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
رحمت عالم اپنے پیمبر لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
آپ کا رتبہ آپ کی عظمت ہم سب کو قرآن نے بتایا
جب ہی تو بھیجا خالق اکبر لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
صل علیٰ کی دھوم مچی ہے نورِ خدا کی دھوم مچی ہے
حق نے بنایا آپ کو اطہر لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
عرشی اُدھر سے فرشی اِدھر سے اے جانِ عالم اے ماہِ عالم
مسرور ہیں سب محفل میں پڑھ کر لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
سرِ حشر عاصیوں نے پکارا گنہگار خاطیوں نے پکارا
آؤ آؤ شافعِ محشر لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
تاجِ شفاعت آپ کے سر ہے بابِ رسالت آپ کا در ہے
کوئی نہیں ہے آپ سے بڑھکر لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
اس کا پرکھنا کھیل نہیں ہے یہ تو عطائے غیب ملی ہے
سیفؔ نبی کا کون ہے ہمسر لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

سلام

از حضرت شیخ العارفین پیر طریقت سید شاہ جمیل الدین قادری شرفی
سجادہ نشین درگاہ شرفی چمن

بارگاہِ رسالت میں لاکھوں سلام
اپنے آقا کی خدمت میں لاکھوں سلام
نورِ باطن کی عظمت میں لاکھوں درود
جسم ظاہر کی حالت میں لاکھوں سلام
پیش کرتا ہے مولا ملائک کے ساتھ
آپ کی شان و عظمت میں لاکھوں سلام
معترف آپ کے ذکرِ قرآن میں
ہیں یہی تو حقیقت میں لاکھوں سلام
آج تک یاد کرتا ہے غارِ حرا
لائے جبرئیل خلوت میں لاکھوں سلام
اسم اعظم ہے نامِ نبی کریم
حق کرے ورد جلوت میں لاکھوں سلام
سیفِ شرفی کا عطیہ وظیفہ ہے یہ
نامِ حضرت کی عظمت میں لاکھوں سلام
وہ سینہ ہے کوثر کا سرمایہ ہے
بانٹ دیتا ہے خلقت میں لاکھوں سلام
جس کے سر پر بھی ہے مثل ماں کے ہی ہے
لے کے دستِ کرامت میں لاکھوں سلام
پیش کرتا ہے ہدیہ جمیلِ حزیں
چند لفظوں کی صورت میں لاکھوں سلام



مجموعه صلوات الرسول فی صلوته و سلامه صلی الله علیه وسلم

از حضرت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم ساکن چھوہر شریف ضلع ہزارہ

یہ درود کی کتاب تیس پاروں پر مشتمل ہے اور ہر پارہ ۴۸ صفحات پر ختم ہوتا ہے اس کتاب کا انتیسواں پارہ اس فقیر عاجز کو جناب مولانا الحاج حکیم وڈاکٹر سید محی الدین قادری ہادی صاحب یم ۔ اے، یم فل، پی ایچ ڈی (عثمانیہ) وفاضل اجل جامعہ نظامیہ سجادہ نشین حضرت سید عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ مستعد پورہ نے از راہ خلوص ومحبت عنایت فرمایا ہے۔ جناب موصوف کو اکثر بین الاقوامی سمینارس میں مدعو کیا جاتا ہے جن سمینارس میں موصوف نے اپنے مقالہ جات سنائے ان میں ماہ اگسٹ ۱۹۹۵ء میں بغداد میں ساتویں بین الاقوامی کانفرنس جس کا عنوان ''اُخوۃ بین الھند والعراق'' نیز ماہ اپریل ۲۰۰۲ء میں بغداد میں سیرت النبی ﷺ کے سہ روزہ سمینار میں بہ عنوان ''حرمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حیا ومیتاً'' اور ''قرآن حکیم اور کمپیوٹر'' کے عنوان سے بزبان انگریزی ماہ اکٹوبر ۱۹۹۹ء میں بمقام ٹوکیو جاپان پڑھے گئے مقالے قابل ذکر ہیں۔ موصوف کو حج کے موقع پر کسی حاجی صاحب نے اس کتاب کے دس پارے عطا فرمائے اور قبل ازیں وہ حاجی صاحب دس پاروں کو کعبۃ اللہ شریف میں اور دس پاروں کو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں رکھنے کی عزت حاصل کر چکے تھے۔ اس کتاب کے دوسرے صفحہ کو بغرض مطالعہ سعادت وثواب حاصل کرنے کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھم انا نسئلک بشفاعۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم و
بشھادۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبازکی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
وبازکی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبانمی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد للہ رب العٰلمین ۝ الرحمٰن الرحیم ۝ مالک یوم الدین ۝
ایاک نعبد وایاک نستعین ۝ اھدنا الصراط المستقیم ۝
صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم و
لا الضالین ۝ وقال اللہ تعالیٰ عسیٰ ان یبعثک ربک
مقاما محمودا ۝ اللّٰھم احشرنا تحت لواء الحمد مع صاحب
المقام المحمود بشفاعتہ اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد الذی
قال لواء الانبیاء تحت لوائی صلی اللہ علیہ وسلم مع
تمام امتہ وخلق اللہ اللّٰھم صل وسلم علیٰ سیدنا محمد
وعلیٰ اٰل سیدنا محمد الذی جمیع الخلائق تحت لوائہ
بحمدہ وبحرمتہ اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد الذی
ادرج الرسل تحت لوائہ ونالوا اشرف کمالہ ولوائہ
اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد الذی یستظل تحت لوائہ
کل حامد لجلب المحمود اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد

نعت شریف

از حضرت قطب الاقطاب سید شاہ علیم الدین حسینی رضوی قادری شرفی رحمۃ اللہ علیہ
سجادہ نشین شرفی چمن

قرآں میں جو لکھا ہے سرکار جانتے ہیں
مفہوم کس کا کیا ہے سرکار جانتے ہیں

ہجرت کی ابتدا ہے سرکار جانتے ہیں
حکم خدا ہوا ہے سرکار جانتے ہیں

امت کی آبرو رکھ دونوں جہاں میں یارب
خادم کی التجا ہے سرکار جانتے ہیں

اپنا خلیفہ حق نے انسان کو بنایا
قدرت کی یہ عطا ہے سرکار جانتے ہیں

ظاہر میں اپنے کیا باطن میں اپنے کیا ہے
نادان کیا چھپا ہے سرکار جانتے ہیں

شمعِ رخِ نبی پر مثلِ پتنگا ہردم
ہر امتی فدا ہے سرکار جانتے ہیں

تُو اے علیم کم تر دربارِ عالیہ میں
چپ چاپ کیوں کھڑا ہے سرکار جانتے ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

HAFIZ MOHAMMED ABDULLAH QURAISHI AL-AZHARI
Khatib Macca Masjid
Naeb Shaik-ul-Jamia Nizamia,
20-4-20/B/3, PUNCH MOHALLA, CHARMINAR,
HYDERABAD - 2 A.P. INDIA. ☎ 4415518

حافظ محمد عبد اللہ قریشی الازہری
خطیب مکہ مسجد، نائب شیخ الجامعۃ النظامیۃ
العنوان: ۲۰/۳/بی/۲۰-۴-۲۰ پنچ محلہ، چارمینار، حیدرآباد ۵۰۰۰۰۲
اندھرا پردیش، الھند
تلفون: ۴۴۱۵۵۱۸

الحمدللہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ وعلیٰ آلہ وصحابتہ اجمعین وبعد

''شمس الخیرات''، یعنی اچھائیوں کا آفتاب، جو اولیاء کرام و صالحین عظام اور اتقیا واخیار وابرار کی مقدس زبانوں سے نکلے ہوئے ''درودوں'' کا ایک عظیم خزانہ اور دنیاوی واخروی اسرار ورموز اور نعمتہاء غیر مترقبہ کا ایک بحر ناپیدا کنار گنجینہ ہے جو تاجدار مدینہ رحمت عالم ﷺ کے تقرب کا ایک عظیم ترین وسیلہ ہے۔ اس مجموعہ کو خاندانِ نبوت کے چشم و چراغ، عالم باعمل صوفی باصفا طبیب کامل روحانی وجسمانی حضرت سید شاہ غوث محی الدین قادری شرفی زیب آستانہ حضرت شمسؒ نے ترتیب وتزئین سے آراستہ فرمایا ہے۔ جو یقیناً دین ودنیا کی سعادت واخروی نجات کے حصول کا انمول ذریعہ اور ایک پوشیدہ خزانہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اس ''مجموعہ صلوٰۃ'' کے جامع نیز اس اس کے استفادہ کنندگان کو دنیا وآخرت کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ بجاہ طٰہٰ ویٰسین ﷺ۔

(استاذ العلماء مولانا) حافظ محمد عبداللہ قریشی ازہری (مدظلہ)
خطیب مکہ مسجد ونائب شیخ الجامعہ نظامیہ، حیدرآباد

Prof. M. Sultan Mohiuddin
DEPARTMENT OF ARABIC, OSMANIA UNIVERSITY, HYD - 500 007



Ph : (O) : 7018951/298,
(Resi) : 4566354

الحمدلله رب العالمین والصلوٰة والسلام علیٰ سیدنا محمد النبی الکریم وعلیٰ اٰله واصحابه اجمعین.

''جودرود وسلام کووظیفہ بنایاوہ فائزالمرام ہوا''

فرمان حق تعالیٰ ہے''ان الـله وملئکته یصلون علی النبی یایھاالذین اٰمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیماً '' بے شک اللہ اوراس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتے ہیں۔اے ایمان والوتم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجو! جس عمل کو اللہ اور فرشتے انجام دیتے ہوں تو اس کی جلالت شان' عظمت وفضیلت کا کیا پوچھئے۔حق تعالیٰ کا ایمان والوں کو حکم ہوا کہ تم بھی ہماری طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجا کرو۔درود شریف کا ورد کرتے رہنے سے رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل ہوتا ہے۔حُب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں دن بدن اضافہ ہوتے جاتا ہے۔اخلاق وکردار سنور جاتے ہیں۔برکتوں سے نواز جاتا ہے۔مصائب دور ہوجاتے ہیں۔درود مجلسوں کی زینت ہے۔گناہوں کا کفارہ ہے۔

سلسلہ شرفیہ حیدرآباد کے ایک بزرگ مولانا حکیم وڈاکٹر سید شاہ محمد غوث محی الدین قادری شرفی دامت برکاتھم نے درود شریف پر ''شمس الخیرات'' کے نام سے بڑی بابرکت کتاب لکھی ہے۔مولف موصوف نے اس موقر کتاب میں آیات واحادیث اور واقعات وواردات کی روشنی میں درود شریف کے فضائل وبرکات تفصیل سے بیان کیا ہے۔اسلوب وطرز بیان ایسا جاذب وموثر ہے کہ قاری میں درود شریف پڑھنے کی رغبت پیدا ہوجاتی ہے۔

موقر مولف نے بڑی دیدہ ریزی' تلاش ومحبت سے اس کو مرتب کیا ہے۔اس میں انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنھم' علمائے سلف صالحین کے اقوال وآراء کو بیان کیا ہے۔لائق وفائق مولف نے صلاۃ وسلام کے فرق کو بھی واضح کیا ہے۔حکیم صاحب جہاں امراض جسمانی کے طبیب حاذق ہیں' وہیں امراض جسمانی وروحانی کا نسخہ شفاء بھی تجویز کیا ہے ترتیب کتاب میں معتبر واہم مراجع ومصادر موقرہ سے استفادہ کیا ہے۔

پروفیسر وحکیم سید محمد غوث محی الدین شرفی ایک گوشہ نشین بزرگ' متواضع عالم ہیں۔نیز وہ محقق بھی ہیں۔انہوں نے تذکرۃ الکحالین'' نادر مخطوطہ پر تصحیح وتحقیق کا کام انجام دیا جو دائرۃ المعارف العثمانیہ سے شائع ہوا' وہ عابد وذاکر اور صالح ومتقی ہیں۔

احب الصالحین ولست منھم لعل الله یرزقنی صلاحاً

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ مولف محترم کو جزائے خیر دے۔صحت وعافیت سے رکھے۔ان کی اس کتاب کو مقبول عام بنائے۔

بجاه سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔ مولایا صل وسلم دائما ابدا علیٰ حبیبك خیر الخلق کلھم

(علامہ مولانا) پروفیسر ڈاکٹر محمد سلطان محی الدین
سابق صدر شعبہ عربی جامعہ عثمانیہ حیدرآباد وسابق معتمد جامعہ نظامیہ حیدرآباد

نام کتاب	:	شمس الخیرات
موضوع	:	فضائل درود شریف
نام مولف	:	مولانا ڈاکٹر سید محمد غوث محی الدین قادری شرفی
کیفیت	:	عمدہ کاغذ، کمپیوٹر کتابت، فوٹو آفسیٹ طباعت
زیر اہتمام	:	حضرت شاہ شرفی ایجوکیشنل سوسائٹی حیدرآباد
قیمت	:	30روپے

کتاب شمس الخیرات: فضائل درود شریف کے موضوع پر ایک اچھی تالیف ہے یہ کتاب (۱۵۲) صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں مختلف بزرگوں کی کتابوں سے درود شریف کو نقل کرکے مولف نے ان کے فضائل اور فوائد بیان کئے ہیں۔ بالخصوص الحصن الحصین، دلائل الخیرات، اوائل الخیرات، بشائر الخیرات، جذب القلوب، القول البدیع، نزہتہ المجالس، سعادۃ الدارین، جیسی عظیم کتب کو مولف مکرم نے اپنی کتاب کا ماخذ بنایا۔ فضائل درود کے عنوان پر بلا شبہ القول البدیع اور سعادۃ الدارین کو دنیائے عشق ومحبت میں بڑا بلند مقام حاصل ہے۔ القول البدیع کے مولف حضرت حافظ شمس الدین المعروف امام سخاوی علیہ الرحمہ ہیں آپ کی یہ عظیم کتاب کو ملت اسلامیہ تقریباً چھ سوسال سے اپنی گراں قدس دولت تصور کرتے آرہی ہے۔ اور سعادۃ الدارین حضرت مام محمد یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمہ کی تالیف ہے۔ جس کے بارے میں اگر چہ کہا جائے تو مبالغہ آرائی نہیں ہوگی کہ یہ عظیم کتاب یعنی سعادۃ الدارین جو دو جلدوں پر مشتمل ہے فضائل درود شریف پر لکھی جانے ولی عربی کتابوں میں ضخیم کتاب ہے اور امام یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمہ کو امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ سے خط وکتابت تھی بلکہ امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی کتاب جو علم غیب رسول پر اپنی مثال آپ ہے جسے دنیائے علم میں ''الدولة المکیه'' کے نام سے شہرت حاصل ہوئی اس کتاب پر امام یوسف بن اسماعیل نبہانی علیہ الرحمہ نے تقریظ لکھی ہے۔ المختصر شمس الخیرات اپنے دامن صفحات پر درود شریف پر لکھی جانے والی کتابوں کا عطر ہے اس کتاب کی تدوین پر مولف محترم مبارکباد کے مستحق ہیں۔

کتاب حیدرآباد میں ملنے کا پتہ: حضرت شاہ شرفی ایجوکیشنل ٹرسٹ،
حسینی علم بازارکوکہ، 20-1-350/A
حیدرآباد فون نمبر 24578840

رہنمائے دکن ۱۶؍جون ۲۰۰۳

درود شریف کا بکثرت ورد دنیوی اور اخروی نجات کا ذریعہ

مجموعہ درود شریف "شمس الخیرات" کی رسم اجراء۔علماء اور مشائخین کی مخاطبت

حیدرآباد۔مولانا ڈاکٹر سید شاہ محمد حمید الدین رضوی شرفی ڈائرکٹر آئی ہرک نے کہا کہ درود شریف کا کثرت سے ورد کرنا دنیاوی کامیابی اور آخرت میں نجات کا ذریعہ ہے۔جب کوئی مسلمان ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے تو اس کے دس گناہ معاف ہوتے ہیں اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں درج کی جاتی ہیں اور آخرت میں دس درجات بلند ہوتے ہیں اور درود شریف مقبول بارگاہ الٰہی ہوتی ہے۔اس لئے علمائے سلف مشائخ عظام کا یہ وطیرہ رہا ہے کہ کسی دعا سے پہلے اور آخر درود شریف پڑھا کرتے تا کہ درود شریف کے باعث دعا مقبول بارگاہ الٰہی ہو۔ ڈاکٹر سید حمید الدین شرفی' شرفی چمن سبزی منڈی میں حضرت مولانا حکیم سید شاہ محمد غوث محی الدین حسینی رضوی قادری شرفی کے مرتبہ مجموعۂ درود شریف "شمس الخیرات" کی تقریب رسم اجراء سے خطاب کر رہے تھے۔جو مولانا سید شاہ محمد جمیل الدین رضوی شرفی سجادہ نشین شرفی چمن وصدر نشین زاویہ قادریہ ٹرسٹ کی صدارت میں منعقد ہوئی تھی۔اس مجموعۂ درود شریف "شمس الخیرات" کا رسم اجراء مولانا مفتی محمد عظیم الدین صدر مفتی جامعہ نظامیہ نے انجام دیا۔ڈاکٹر حمید الدین شرفی نے کہا کہ درود شریف کے مجموعہ کی ترتیب ایک عظیم اور احسن کارنامہ اور خدمت ہے۔ مولانا حکیم سید شاہ محمد غوث محی الدین رضوی شرفی سابق صدر شعبہ فارماکولوجی نظامیہ یونانی میڈیکل کالج نے اپنے افتتاحی کلمات میں درود شریف کے فضائل بیان کرتے ہوئے کہا کہ جب کوئی سید الثقلین پر ایک مرتبہ درود پاک کا نذرانہ پیش کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالی اپنے فضل وکرم سے اس کے لئے رحمت کے 70 دروازے کھول دیتا ہے۔مولانا محمد خواجہ شریف شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ نے کہا کہ درود شریف کا تعلق دل سے ہے جس کو سرکار دوعالم ﷺ سے جتنی الفت ومحبت ہوگی وہ اتنی مرتبہ نبی مکرم ﷺ کی بارگاہ میں نذرانہ درود شریف پیش کرتا ہے۔ تقریب کا آغاز مولانا حافظ سید محمد عبد الصمد رضوی شرفی کی قرات کلام پاک اور جناب طاہر محمود شرفی کی نعت شریف سے ہوا۔مہمان شعراء جناب حسن فیاضی اور جناب برکت مدراسی نے منظوم تہنیت پیش کی۔

(روزنامہ "منصف" ۹ رمئی ۲۰۰۳ء)

گنجینۂ درود شریف

درود شریف کی یہ کتاب واقعی درودوں کا ایک خزانہ ہے۔ اس میں کئی درودوں کے علاوہ بعض نایاب درود مع اسماء درج کئے گئے ہیں اس کتاب کے ۴۳۰ صفحات ہیں۔ اس میں ۳۳۰ صفحات صرف درودوں پر حاوی ہیں باقی صفحات دیگر اوراد، دعائیں اور خصائص عظمیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر پھیلے ہوے ہیں۔
اس کتاب کے مصنف مولانا محمد اسلم نقشبندی ومجددی ہیں۔ یہ کتاب فرید بک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ دہلی سے ۱۹۹۹ء میں شائع ہوئی اس کا ہدیہ -/Rs.100 روپے ہے۔

درود شریف ریسرچ سنٹر کا آئندہ پروگرام

١ "شمس الخیرات" گلدستۂ درود شریف کا عالمی زبان انگریزی میں ترجمہ

٢ قومی زبان ہندی میں ترجمہ

٣ مقامی زبان تلگو میں ترجمہ

اظہار تشکر دعاؤں کے ساتھ

١ حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر سید شاہ ظہور الحق قادری مجیبی ومخدومی

٢ حافظ سید شاہ عبد الصمد قادری شرفی

٣ محمد منیر الدین قادری شرفی

٤ جناب الطاف حسین قادری شرفی

٥ محمد افسر خاں صاحب

زیراہتمام حضرت شاہ شرفی ایجوکیشنل سوسائٹی رجسٹرڈ 1660
حسینی علم، بازارکوکہ، حضرت سیف الدین شرفی روڈ، حیدرآباد۔
آندھراپردیش (انڈیا)

(۱) شَمسُ الحَسَنات

یہ احادیث کا ایک مجموعہ ہے، جو مذہبی ومعاشرتی اوراخلاقی ابواب کا احاطہ کرتا ہے۔

(زیرترتیب)

(۲) شَمسُ اَذکَار

یہ کتاب قرآنی اور ماثورہ دعاؤں پر مشتمل ہے۔

(زیرطبع)